

مجموعہ

فوائد عثمانیہ (فارسی)

ملفوظات مکتوبات معمولات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ  
قطب زمان غفر جہان حضرت خواجہ  
حاجی محمد عثمان صاحب دانی نقشبندی جوہری  
خلیفہ اجل و سجادہ نشین  
حضرت خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری  
متوفی ۲۲ شعبان ۱۳۱۳ لکھنؤ ۷۷ سال  
خدا و دیار عالیہ محمد رفیق

حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی قدس سرہ

موسیٰ زئی شریف



[www.maktabah.org](http://www.maktabah.org)









مجموعہ

# فوائد عثمانیہ

ملفوظات مکتوبات معمولات

حضرت خواجہ خلیفہ محمد عثمان رضا قدس سرہ العزیز شریف

بی تصحیح

حضرت مولانا مفتی عطاء محمد رضا سکنہ چودھواں ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

بجس توجہ

حضرت مولانا حافظ محمد نصر اللہ خان خاکی کڑی افغانان ملتان

ناشر

حافظ محمد یوسف خان خاکی ولد حافظ محمد نصر اللہ خان

طابع

مطبع صدیقیہ بیرون بوہڑ روڈ ملتان شہر

# اجازت نامہ

باسمہ تعالیٰ

فقیر محمد زاهد ابن خواجہ محمد سراج الدین مرحوم ساکن موسیٰ زئی شریف بطور ولی  
جائزہ و وارث حقیقی کے مجازہ ہوتے ہوئے اس امر کا اختیار و اجازت طبع  
کرائی مجموعہ فوائد عثمانی بحق حافظ محمد نصر اللہ خان صاحب خاکوانی سکینہ نمان  
کے دیتا ہوں کہ موصوف مذکور دوبارہ اس مجموعہ کو بمع ایندوی حالات حضرات  
مابعد کے طبع کرائے چونکہ یہ متبرک رسالہ اب سابقہ طبع شدہ ختم ہو چکا ہے  
جو کہ حضرت والد مرحوم کے امر سے مرتب ہو کر طبع ہوا تھا۔ اس لئے اب اس  
کو دوبارہ طبع کرنے کی اہم دینی ضرورت ہے۔ فقط المرقوم، اربع الاول ۱۴۰۸  
مطابق ۲۹ بروز منگل۔

گواہ شد العبد گواہ شد  
فقیر عطاء محمد عفی عنہ بقلم خود محمد زاهد عفی عنہ اسقر فضل محمد خاکوانی بقلم خود  
گواہ شد

(حافظ، عبد الاحد، بقلم خود)

## مجموعہ فوائد عثمانیہ

۱۵۰۰

صایقہ پریس نمان

حافظ محمد بیگ خان خاکوانی ولد حافظ محمد نصر اللہ خان

۲۱۸

تعداد و طبع ثانی

طابع

ناشر

صفحات



# پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى إمامنا

ایمانیات کے سلسلہ میں ایک مشہور حدیث ہے کہ جبریل علیہ السلام انسانی شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دربارِ حضور سے کچھ سوالات کئے اور حضور نے ان کے جواب عنایت فرمائے جب وہ واپس تشریف لے گئے تو حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا جانتے ہو یہ کون تھے صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ و رسولہ اعلم حضور نے فرمایا یہ جبریل تھے جو ان سوالات و جوابات کے ذریعہ آپ لوگوں کو ایمان سکھانے آئے تھے جو سوالات جبریل علیہ السلام نے پوچھے تھے۔ ان میں سے ایک سوال و جواب یہ تھا۔

سوال: احسان کیا چیز ہے؟

جواب: احسان یہ ہے کہ تم اپنے پالنے والوں کی اس طرح محویت سے عبادت کرو۔ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر یہ مرتبہ پیدا نہ ہو سکے تو کم از کم یہ درجہ ہونا چاہیے کہ یہ تصور ہو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ یہ احسان کا مرتبہ پیدا کرنے کی خاطر اخلاق و عادات میں جو محاسن پیدا کرنے پڑتے ہیں اور نفس کو جس طریقہ پر اعمال و افعال میں ریاض کرنا پڑتا ہے۔ اُس طریقہ کا نام بعد کی زبان میں تصوف پڑ گیا۔ اور اس طریقہ عالیہ کو تصوف کی زبان میں سلوک اور طریقت کہا جاتا ہے۔

سلوک و طریقت کے جس قدر سلسلہ ہائے عالیہ ہیں ان میں پاک و مہندہ میں چار سلسلے سب سے زیادہ معروف ہیں (۱) سلسلہ چشتیہ (۲) سلسلہ سہروردیہ (۳) سلسلہ قادریہ (۴) سلسلہ نقشبندیہ۔

سلسلہ نقشبندیہ کے اکابر سنتِ نبویہ اور ظاہرِ شریعت کی متابعت پر سب سے زیادہ زور دیتے ہیں خصوصاً حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ اور ان کے متبعین نے مسالکِ تصوف میں جس قدر تجدیدی



کارنامے کئے وہ اظہر من الشمس ہیں اس لئے علماء و فضلاء کی توجہ اس طریقہ عالیہ کی طرف زیادہ رہی اور ان حضرات نے علم ظاہر کے ساتھ علم باطن کا صحیح اشتراک عملی طریقہ پر ظاہر کر کے دنیا کے سامنے جو راہ عمل متعین فرمائی اس پر چلنا بہت ہی آسان اور بہت ہی سہل ہے۔

نقشبندی مجددی سلسلہ کے حضرات میں سے حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رحمہ اللہ اور ان کے خلیفہ حضرت مولانا خواجہ محمد عثمان صاحب کے اسمائے گرامی ہمدردانہ کی طرح روشن و نمودار ہیں۔ حضرت حاجی صاحب قندھار، موسیٰ زئی اور خانقاہ شاہ احمد سعید صاحب دہلی کے سربراہ تھے۔ اور تینوں مقامات پر ان کا فیض فیضانِ فکر رہا۔ وفات کے وقت انہوں نے خواجہ محمد عثمان صاحب کو اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ خواجہ صاحب کا وطن چونکہ خانقاہ موسیٰ زئی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے قریب تھا۔ اس لئے آپ کا زیادہ تر قیام موسیٰ زئی رہا۔ مگر آپ بھی تینوں مقامات کی خانقاہوں کے سربراہ رہے۔ حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے قصبہ لونہ کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد عالم و فقیہ تھے۔ آپ نے بھی سب سے پہلے علم ظاہر حاصل فرمایا اور اس کے بعد حضرت حاجی صاحب کے ہاتھ پر حصولِ علم طریقت کی خاطر بیعت کی اور پھر عمر بھر ان کی خدمت میں رہے۔

حاجی صاحب قدس سرہ العزیز نے بوقت وفات اہلیت کی بنا پر انہیں اپنا نائب اور خلیفہ بنایا۔ مگر حضرت توفیق کی بنا پر ہمیشہ یہ فرمایا کرتے تھے میں درویش ہوں، اپنے پیر کے مزا کا جا رو بکش ہوں اور خانقاہ کا خدمت گزار۔ اور صرف زبان ہی یہ دعویٰ نہیں تھا۔ بلکہ عمر بھر عمل سے بھی یہی ظاہر فرمایا، نہ کسی قسم کی کوئی جاگیر بنائی نہ اپنے اور اپنی اولاد کیلئے عالیشان مکان بنوائے اور نہ کسی قسم کا کوئی دوسرا ایسا انتظام کیا جس سے یہ ظاہر ہو کہ وہ آج کی بجائے کل کیلئے کچھ کر رہے ہیں۔ جس قدر آمدنی ہوتی اور جو کچھ تو کلاً علی الشہر مل جاتا وہ سب خانقاہ کے لشکر پر خرچ کر دیتے۔ خانقاہ خراسان میں ایک قبیلہ نے ایک کارینا اور اس کی جملہ متعلقہ زمین دینی چاہی مگر آپ نے قبول نہ فرمائی۔ چودھواں کے حاجی غلام نبی خان باڑہ موسیٰ زئی نے ایک باغ ایک سکونتی مکان خراسان کا ایک حصہ اور کچھ



زمین دینی چاہی جن کی مجموعی قیمت اُس زمانے میں گیارہ ہزار روپے کے قریب تھی، اور تحریکیا کہ میں خود خانقاہ نشین ہونا چاہتا ہوں تو آپ نے تحریر فرمایا کہ ہمارے حضرات کا طریقہ تقویٰ و توکل کا ہے باغ وغیرہ کے قبول کرنے سے تو مجھے معذور سمجھا جائے البتہ خانقاہ میں رہائش کی ہر طرح اجازت ہے۔ آمدنی کا کوئی ظاہری ذریعہ نہیں تھا مگر خانقاہ میں چالیس پچاس آدمی متقل رہائش رکھتے تھے اور اتنے ہی آدمیوں کی علی العموم آمد و رفت بھی رہتی تھی اور عرس یا دوسرے مخصوص اوقات میں لوگ زیادہ بھی ہو جاتے تھے مگر کبھی خرچ میں کمی کی شکایت پیدا نہ ہوئی۔ اور اسی بنا پر لوگ آپ کو کمیہ گریا عملِ تسخیر کا عامل سمجھتے تھے۔ ملا عبد المجید انخوند زادہ نے اسی سوزن کی بنا پر تسخیر یا دستِ غیب کیلئے تعویذ یا وظیفہ مانگا۔ تو حضرت نے جواب دیا:

”نزد فقیر این چنین تعویذ نیست و نہ فقیر عامل است، نزد دعا طلال و درو تعویذ بیابا شد

دریں بارہ کہ استدعائے شماست نزد فقیر پہنچ نیست“

ایک اور صاحب کو اسی قسم کے سوالات پر تحریر فرمایا:

”فقیر نے حزب البحر میں کبھی نہیں پڑھیں کیونکہ یہ دوسرے عاملوں کا کام ہے۔ مجددؒ کے درویشانِ طریقت کا کام اور ہے“

آپ پر طریقت اور عالمِ کامل ہی نہ تھے بلکہ ایک خوش ذوق شاعر بھی تھے۔ میر صاحب قلندر کے نام آپ کا ایک پشتو کا منظوم خط موجود ہے، اسی طرح مولانا محمود شیرازی کو بھی تین شعر تحریر فرمائے تھے مگر شاعری کی طرف زیادہ توجہ نہیں تھی۔ اتباعِ سنت کا یہ اہتمام تھا کہ جس شخص کو بھی کچھ تحریر فرماتے اتباعِ سنت کی تاکید ضرور فرماتے تھے۔ جو لوگ بھی آپ کو یہ لکھتے کہ ہمیں بھلائیگا نہیں اس کے جواب میں تحریر فرماتے:

”فقیر ہرگز شما را فراموش نخواہد کرد، مگر حتیٰ الوسع خود از مخالفتات شرعی اجتناب دارند“

اور یہ اہتمام اس واسطے تھا کہ لوگ عمل بالشریعت سے بے پروا اور پیر کی دعاؤں ہی پر اعتماد کر کے بے عمل ہو کر نہ رہ جائیں۔ اپنے صاحبزادہ صاحب کو تحریر فرمایا:



خاک شو خاک تا بروید گل کہ بخز خاک نیت منظر گل

نیز تحریر فرمایا:

”صاحبزادگی کو طاق میں رکھو اور کشنگی و عجز کی ٹوپی سر پر اٹھو، تب کام چلے گا۔“

یہی عاجزی جو اپنے صاحبزادہ والا تبار میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ خود اپنے اندر بھی موجود تھی اور بے نفسی کا عالم تھا کہ جو لوگ آپ کے دعا طلب ہوتے تھے ان سے آپ اپنے لئے اور اپنے صاحبزادہ کیلئے دعائیں طلب فرماتے ملا امان اللہ کو لکھا: ”یہ دعائے حسن خاتمہ یاد فرمائیے۔“

اور ملا جاناں اخوندزادہ کو تحریر فرمایا: ”برخوردار محمد سراج الدین نے فلاں فلاں کتاب پڑھ لی ہے۔ اس کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دلی مطلب کو پہنچائیں۔“

مولوی نورالحق صاحب فناء پوری نے ایک قصیدہ مدحیہ لکھ کر آپ کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے دیکھتے ہی کس قدر حیا و ابواب عنایت فرمایا:

”قصیدہ دیکھ کر خوشی بھی ہوئی اور رنج بھی ہوا۔ خوشی آپ کے اشتیاق پر ہوئی اور رنج اس پر ہوا کہ آپ نے میری مدح لکھ کر وقت ضائع کیا اور ایک ممنوع معاملے میں کو خداں ہے۔ یہی مدح مودعہ اور مدح دونوں کیلئے مضر ہے۔ بلوچ کیلئے اسلئے کہ ایک نا اہل اور غیر متبحر مدح کی تعریف کی اور مدح کیلئے اسلئے کہ اُس میں مدح سن کر طبعی طور پر حفا اور انگبار کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ ایسی مدح کے لئے حدیث میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں۔

قطعت عنق اخیک  
تو نے اپنے بھائی کی گردن ہی کاٹ لی

آئندہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں مشغول رہیں۔

یہی اعتدال اور یہی پاسداری شریعت ہی فقہندی حضرات کا طرہ امتیاز ہے۔ اور ایسی ہی تربیت وہ اپنے متبعین اور متعلقین کی کرتے ہیں۔ ایسے حضرات کے ملفوظات و معمولات کو عوام تک پہنچانا ایک اسلامی و اشاعتی فریضہ ہے۔ خواجہ محمد عثمان صاحب کے ملفوظات آپ کے محبوب خلیفہ میر اکبر علی صاحب دہلوی نے جمع کئے جو بیس سال تک حضور کے ساتھ مفرد حضریں رہے اور کبھی غیر حاضر نہیں ہوئے



آپ انہیں اپنی اولاد کی طرح سمجھتے تھے اور ان کا کھانا بھی ہمیشہ گھر سے بھجواتے تھے۔ میرا کبر علی صاحب کے والد حاجی حافظ میر احمد علی صاحب دہلوی تھے ان کے آبا و اجداد محمد شاہ کے زمانہ میں خراسان سے آکر دہلی میں آباد ہوئے اور ”سروچکی“ خواصان کے عہد پر مامور ہے۔ سترھ کے ہنگامہ میں، ان میں سے اکثر انگریزوں سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ ان کے والد حاجی صاحب سے بیعت ہو کر اہل دعیال بیعت موسیٰ زئی شریف میں آکر مقیم ہو گئے۔ اور حاجی صاحب کے بعد حضرت خلیفہ محمد عثمان صاحب قدس سرہ سے مراحل سلوک طے کئے۔ میرا کبر علی صاحب بھی ساتھ تھے اور وہ بھی خلیفہ صاحب سے بیعت ہو گئے۔ اور حضرت خلیفہ صاحب کے ملفوظات مکتوبات اور معمولات کی ترتیب کی سعادت انہیں نصیب ہوئی۔ مدت ہوئی یہ کتاب طبع ہوئی تھی جس کی حضرت خواجہ سراج الدین قدس نے حضرت مولانا حسین علی مرحوم ساکن وان کچھراں سے تصحیح کروائی تھی مولانا مرحوم نے اس متبرک کتاب پر متعدد جگہ پر حواشی بھی تحریر فرمائے ہیں اور ایک تقریظ بھی ثبت کی مولانا مرحوم کے حواشی اور تقریظ اصل کے ساتھ طبع ہوئے ہیں۔ باتوں سے اب یہ کتاب ناپید تھی۔ اس خالو اوہ کے ایک خیر متوسل مولوی حافظ محمد نصر اللہ خان خاگوانی کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ داعیہ پیدا فرمایا کہ اس مبارک کتاب کو مکمل زور طبع سے آراستہ کیا جائے تو انہوں نے حضرت صاحبزادہ محمد زاہد صاحب کی خدمت میں اس کا اظہار کیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اس خالو اوہ کے بزرگ ترین فرد اور بزرگوں کے باقیات الصالحات میں سے ہیں انہوں نے انتہائی مسرت کے ساتھ اس کے دوبارہ طبع کرنے کی اجازت عنایت فرمائی اور ساتھ ہی ایک اجازت نامہ بھی عنایت فرمایا جو تبرکاً اس اشاعت میں بھی مندرج ہے اور اصل حافظ صاحب کے پاس بھی محفوظ ہے کتاب کی تصحیح کا کام زیادہ تر حضرت مفتی عطاء محمد صاحب نے اور کچھ راقم المحروف نے کیا۔ قارئین کرام سے اتنا عہد ہے کہ وہ کتاب سے استفادہ کے وقت حافظ صاحب مفتی صاحب اور راقم کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کرام کے طفیل ہم سب کا خاتمہ ایمان پر کرے اور آخرت میں ان حضرات کے دامن پناہ میں جگہ عنایت فرمائے آمین ثم آمین رحمہ اللہ ع۔ ا قال آمینا



## آہ علامہ طالوت

علامہ طالوت صاحب نور اللہ مرقدہ فرائد عثمانیہ کی کتابت و طباعت کے نظم تھے جبکہ کتاب کی کتابت کا کام مکمل ہو گیا اور صرف مقدمہ ہی باقی تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے مساعی جلیلہ کے مقبولیت کے آثار ظاہر فرمائے۔ چنانچہ مولانا مرحوم بیعت حافظ محمد نصر اللہ خان کے ۲۷ رمضان المبارک کو چودہواں تشریف لے آئے۔ اور نماز جمعہ میں شریک ہوئے بعد اداۓ نماز کے حضرات کرام موسیٰ ذی شریف کی زیارت سے مشرف ہو کر نہایت مسرور ہوئے۔ ۲۸ رمضان کو واپس ملتان ہو کر مقدمہ ہذا تحریر فرمایا جب فقیر گھر سے واپس ہوا مقدمہ ہذا کو دیکھا تو مولانا مرحوم نے تکمیل طباعت کی استدعا کی۔ تقریباً ۲۰ اشوال کو یہ مقدمہ مولانا ابوسعید شیر محمد کاتب کے حوالہ کرنے کو لے گئے۔ کاتب جو کہ ان کے خاص دوست ہیں موجود نہ تھے۔ گھر والوں کے پیرو کر کے کہہ آئے کہ بھائی صاحب کو کہہ دینا یہ آخری کاپی ہے۔

مشیت ایزدی نے ۲۳ اشوال ۱۳۸۵ بروز بدھ کی شام کو ظاہر کیا کہ واقعی مولانا مرحوم کی یہ آخری کاپی ہے۔ اور مولانا بیٹھے بیٹھے اس وادفانی کو ہمیشہ کیلئے الوداع کر گئے انا اللہ وانا الیہ راجعون مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔ ربک بڑا الکا بجا و رشید آٹھ سال کی عمر میں ہے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ مرحوم کو ہمیشہ کے لئے اپنے جوار قرب و رحمت میں نزول کرمت عنایت فرمائے اور جملہ پس ماندگان کو صبر جمیل اور اجر و جزیل سے نوازے۔ اور ان کی برکت ان کی اولاد میں رکھے۔ آمین

فقیر عطا محمد عفی عنہ

## کتاب ہذا کے ملنے کا پتہ

۱۔ مفتی عطا محمد موضع قدیر آباد ڈاکخانہ اسٹیشن تحت محل ضلع بہاول نگر

۲۔ حافظ محمد نصر اللہ خاں معرفت دکان حاجی غلام حیدر خان مرحوم غلامندی بہاول نگر



### بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعل الليل والنهار خلفه لمن اراد ان يذكره واد شكو راة ورفع عن  
 الذاكرين الحجاب ولقاهم نصرته وسوراة والصلوات والسلام على نبينا محمد سبب الذاكرين  
 وسند العارفين الذي كان صبارا لشكو راة وعلى اله واصحابه الذين بذلوا اموالهم و  
 انفسهم في طاعته وسقاهم ربهم شربا طهورا اما بعد می گوید فقیر حقیر تقصیر لا شیء الا علی  
 سیدنا و الخفی زید بن ابی نقشبندی مجتهدی العتانی مشربا و دلی موطنا عفی عنه این رساله ایست در  
 فوائد جناب خواجہ مشکاشا سید الاولیاء سند الانقیاز بدة الفقہار اس العلماء رئیس الفضائل شیخ المحدثین  
 قبلہ السالکین امام العارفين برهان المعرۃ شمس الحقیقة فريدة العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشرفین  
 منظر فیض الرحمان پیر و تنگیہ حضرت مولانا محمد عثمان صاحب قلبی و روحی و اہلی و مالی فسادہ

تتبعہ :- باید دانست کہ جناب مولانا مولوی حسین علی صاحب السکچران کو صحیح اندوخت معائنہ از اول تا آخر شاہد و ہما نشین  
 از یاد خویش نوشتہ اند و علامت آن در آخرش صح نوشتہ شد و ہر جا کہ حاشیہ نوشتہ کتاب ہر جا مندرج است علامت آن  
 در آخرش لفظ منہ ثبت کردہ شد ۱۲ (ماورین بلخ بجائے علامت کمال رسم شریف نوشتہ درج شدہ است ۱۱ اعطامہ -

مقتدا اللہ تعالیٰ بادامتہ افاضاتہ یا رحمہ الرحمن آمین، چونکہ اس پرچہ اس سچے عمل از اعمال نہ دار و لہذا حجج آوری اس اوراق در حق خویش وسیلہ جزیلیہ پذیرا شستہ با وجود عدم لیاقت کمریت بر لبت۔ بیت

ہر کہ خواند دعا طبع دارم ز آنکہ من بندہ گنہگارم  
موسوم شد مجموعہ فوائد عثمانی مشتملہ بر مقدمہ و شش فصل و خاتمہ مرتب گشت و اللہ الموفق  
والمعین و بیہ نستعین

مقدمہ :- در بیان کیفیت مشغولی بذکر حق سبحانہ و بیان بعض اوراد و آداب برائے طالبان مبتدیان کہ مستحب اند بطریقہ علیہ نقشبندیہ احمدیہ افاض اللہ علی العالمین انوار ہا۔

فصل اول در ملفوظات حضرت قبلہ ماقبلی و روحی فداه، فصل دوم در مکتوبات حضرت قبلہ ماقبلی و روحی فداه، فصل سوم در عبارات عجیبہ و غریبہ نصیحت آمیز حضرت قبلہ ماقبلی و روحی فداه، فصل چہارم در بیان خوارق و کمالات و مکشوفات حضرت قبلہ ماقبلی و روحی فداه، فصل پنجم در بیان معمولات حضرت ماقبلی و روحی فداه، فصل ششم در بیان خلفاء حضرت قبلہ ماقبلی و روحی فداه۔

خاتمہ در بیان بعضی حالات و کیفیات اراض و انتقال و تہذیب و تکفین و تدفین حضرت قبلہ ماقبلی و روحی فداه مع احوال تاریخی و نقشہ کل عمر شریف و احوال اجازت نامہ و تحصیل علوم و تداربندی فیضیت و بعد وصال حضرت ایشاں بر سید ارشاد شستہ اجرائے طریقہ فرمودن جناب حقائق و معارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مظلہ و عمر و ورشدہ مع احوال تاریخی و نقشہ عمر شریف از وقت ولادت با سعادت تا وقت جلوس بر سید ارشاد و ہفت سلاسل و نیات مراقبات مقامات مجددیہ و ختم جمیع خواجگان نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم۔

مقدمہ در بیان کیفیت مشغولی بذکر حق سبحانہ و بیان بعض اوراد و آداب برائے طالبان



مبتدیان که منتسب اند بطریقه عالیقه شنبه احمدیة فاضل الله علی العالمین الزوار باید دانست که این طریقه  
شریفه منی است بر تبايع سنت سنیة و اجتناب بدعت غیر مضیه در عقائد بر آنچه مقرر کرده است الهیست جماعت  
شکر الله سعیم و در فروع بر آنچه مقرر کرده است اهل بر تدبیری از خفیه شافعی و مالکیه و حنبلیه ممکن نیست حصول  
معرفت الهیه بکتاب تبايع شریعت غراسنیة و تخلف با خلاق شریفه نبویه و محبت مشایخ کرام که در سائل اند  
بحق تعالی و باستمداد بایشان پس واجب است بر مرید که بخدمت یکی از دوستان خدا بریده  
باشد و باخذ بیعت و تلقین ذکر از او شرف گشته باشد که بر خیزد و آخر شب برائے تہجد و وقتی که بیدار  
شود از خواب بگوید استغفر الله و سبحان الله و الحمد لله و الله اکبر ده بار  
بعد از آن طهارت کند و نماز تہجد بخواند و او نایش دو رکعت و اعلاش دو از ده رکعت اند بعد از آن  
مستغسل شود بذکر قلبی که شیخ او تلقین کرده باشد و آن ذکر اسم ذات است باین طریقی که  
زبان را بکام چپانیده و دل را از خواطر و وساوس تنہی ساخته بخمال صرف بی حرکت زبان و  
بی حرکت هیچ عضوی از اعضائے از لطیفه قلب که محلش زیر پستان چپ است بفاصله دو انگشت  
مائل به پہلوئے بگوید الله الله و مفهوم آن که ذات پاک است که بران ایمان آورده ایم در  
لحاظ دار و بی تکلیف و بی تمثیل و بی تکلف بند نمودن نفس و فرو گذاشتن او بی تلفظ بزبان  
ظاہری تا که جاری شود و قلب بند کر یعنی راسخ شود و تخمیل اسم ذات در قلب فتنه متوجه شود  
بان و اگر شیخ او الطائف دیگر هم تعلیم کرده باشد از آن هم ذکر بکنند همین دستور آن لطیفه  
روح است و محل آن زیر پستان راست بفاصله دو انگشت مائل به پہلوئی است و لطیفه سمر  
و محل آن برابر پستان چپ بفاصله دو انگشت مائل بوسط سینہ و لطیفه خفی و محل آن برابر پستان  
راست بفاصله دو انگشت مائل بوسط سینہ و لطیفه اخفی و محل آن وسط سینہ است و لطیفه  
نفس و محل آن وسط پیشانی است و لطیفه قالب و آن تمام بدن است تا از هر بن موی ذکر  
مہویا گردد و این را سلطان الاذکار نامند و باید که صرف کند مرید اوقات خود را در ذکر تا در یاد  
اسرار آن راز و دو اقل ذکر از هر لطیفه یک یک ہزار راست در روز و شب محروفت بیاید ذکر



و ذکر قلب را پنجم از تکمیل کند بسیار بهتر است. اگر شیخ او را مراقبه احدیت تعلیم کرده باشد بآن  
 مشغول بشود زیرا که مقصود از ذکر مراقبه است و آن ملاحظه و رؤیت فیض است از ذات که موصوف  
 است با جمیع صفات کمال و منزله است از جمیع نقائص بر طبقه قلب بواسطه شیخ و درین مراقبه  
 حضور با حق تعالی و غفلت از ماسوائے او حاصل می شود پس اگر مرید را بغایت خداوند جلشانه  
 این دولت حضور همیشه گشت و باقی ماند تا دو ساعت شیخ او را مراقبه معیت تعلیم کرده باشد بآن هم  
 مشغول بشود و آن انتظار و رؤیت فیض است از ذاتیکه همراه او همراه هر ذره از ذات عاکم است  
 بر قلب بواسطه شیخ و مواظبه کند بر آن تا که او را حضور با حق تعالی علی الدوام حاصل شود و معنی  
 حضور این است که بر دل او نگذرد و خطره که مزاحم باشد او را از توجه بحق سبحانه پس اگر ظاهراً او  
 مشغول خلق بود باطن او مشغول بحق تعالی باشد و ذکر کفایت و اثبات هم بکند فائده عظیم می دهد برای  
 دفع غواط و تنهید ریب اخلاق و تحصیل فنا و طریقتش اینک نفس خود را زیر ناف بند کند بزبان خیال کلمه  
 لا ارا ازاناف بدماغ خود رساند و لفظ الله را بر دوش راست فرود آورد و لفظ الا الله را بر بسمه  
 لطائف گزرا نمیده بر دل ضرب کند و شرط است درین لحاظ معنی کنیت بیچ موجود یا مقصود یا  
 معبود بجز ذات پاک حق تبارک و تعالی و هیچ عنری از اعضا و حرکت ندارد بلکه مشغول باشد  
 بخيال صرف بے تکلف و در وقت گذاشتن نفس محمد رسول الله گوید و آن هم بزبان خیال و  
 اول سه بار و یک نفس گفته باشد چند روز بعد از آن پنج بار و یک نفس گفته باشد چند روز بعد از آن  
 هفت بار بعد از آن نه بار و پنج بار دو روز یا ده کرده شود و رعایت عدد طاقی تا که برسد به بیست و یک بار  
 و متعاقب شود بر آن و این اول درجات ذکر است که بر آن آثار مرتب می شوند از فوق و شوق و حرارت

له ملازمه و بر فرموده پیراست حضرت قبا له فرموده اند پیرا مناسب مرید التزام هر دو نماید که در غایت خوف نقصان است ۱۱  
 (مولانا حسین علی صاحب دال بچران)

۱۲ حضرت امام میان احدیه و حقیه مراقبه مشارب فرمایند ۱۲ (مولانا حسین علی صاحب دال بچران)

۱۳ این را حضرت اقدس سره قبل مراقبه احدیه فرموده اند و در وقت مراقبات تمیل اسافی فرموده اند ۱۳ (مولانا حسین علی صاحب دال بچران)

۱۴ حضرت قبله فرموده اند معنی لا موجود در عینی حضرتان نیست معنی لا مقصود و مراد است منتفی حتی لا معبود می کند ۱۴

(مولانا حسین علی صاحب دال بچران)







آداب ظاهره و باطنه و التماس کرده باشد رضائے اور و رغیب او تشخیص کند صورت مبارک  
 اور او بند و دل را بآن و اعتقاد کند معیته معنوی روحانیہ اور و التفات نکند هیچ بسوی شایخ  
 دیگر و یقین کند شیخ خود را در دوازده وصول بحق سبحانہ و باید میرا کہ روزہ بار دسہ روز از ہر ماہ در  
 ایام بعض و شش روز از ماہ شوال و نہ روز از اول ذی الحجہ و روز عاشورہ و اگر تواند روزہ داشتن  
 یک روز و افطار کردن دو روز بہتر از ان صوم حضرت داؤد علیہ السلام است روزہ داشتن یک  
 روز و افطار نمودن یک روز و بآن تصفیہ عظیمہ حاصل شود و کوشش بکند در ماہ رمضان باشتغال  
 با انواع عبادات تا بود در تمام ماہ بخصورتا م زیرا کہ جمعیتہ دریں ماہ مبارک موجب جمیعہ است  
 در تمام سال و تفرقہ باطن دریں ماہ موجب تفرقہ است در تمام سال و وقتیکہ برائے خوردن برود  
 باید کہ مراعات آداب کردہ باشد از شستن و دست در اول و تسمیہ و غیرہ آن و غافل نشود از  
 حق تعالی در انشاء خوردن بکہ حق تعالی را یاد کردہ باشد و اگر بخواند سنت چاشت را در دوازہ  
 رکعت بقرآنہ تخفیف بہتر است و اوسط آن ہشت رکعت است و ادنیٰ چہار رکعت قبل از نظر اندکی  
 قیلو کہ کردہ باشد تا اعانت دہد اورا بر تہجد و بخواند سنت زوال را چہار رکعت بطول قنوت قبل  
 از ظہر باز بخواند ظہر با جماعت بسن و آداب بعد از ان چیزی را از قرآن شریف بخواند بنظر کمال تا بود  
 و ترتیل و تدبر معنی پس از ان کسیکہ کار دارد مشغول بآن شود و کسیکہ نہ از مشغول نہ کار شود تا کہ  
 وقت عصر رسد پس بخواند سنت عصر را چہار رکعت بعد از ان فرقیہ را در اول وقت با جماعت بسن  
 آداب آن باز کسیکہ کار دارد کار خود بکند و کسیکہ نہ از کتب تصوف خصوصاً مکتوبات قدسی آیات  
 حضرت امام ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت خواجہ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 و یادگیر رسائل سلوک حضرات کرام نقشبندیہ احمدیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مطالعہ  
 نماید و غہ نشود بانچہ واقع میشود اورا از کمشوفات و ظہورات کہ اینہا از مقاصد نیستند مقصود  
 استقامت است بر اتباع سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در ظاہر و در باطن یعنی در ظاہر بہتہ  
 کردن اخلاق خود با تصاف بچشم و تواضع و خاکساری و شفقت خصوصاً بر عیال و احسان و مدارا



وایشان و خدمت خصوصاً با فقر و عفو و صفح و سخا و حیا و صدق و امانت و وفا بعهد و حسن ظن  
و تعظیم نفس و استحقاق آنچه نزد خود است و استعظام آنچه نزد غیر است و باجتناب از دروغ و حیث  
و غضب جنگ و غلبت و سخن چینی و دشنام و فحش و اہانت و اذیت و ظلم و در باطن با تصان و تبویب  
و انابت و زہد و درج و صبر و شکر و توکل و رضا و اخلاص در جا و خج و باجتناب از حرص و تجمل و  
حق و حسد و بغض و تکبر و عجب و ریا و کسب و غیرہ آن و باید کہ مشغول شود اول روز و آخر او بہ تسبیح  
تہلیل و تحمید و تکبیر و استغفار و در برابر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و چونکہ داخل شود وقت مغرب ادا  
کند فرض را بلا تاخیر با جماعت بسنن و آداب آن و اگر بخواند سنت ادا بین را و اعلامی اولبت کحت  
است و وسطا و دوازده و ادائی اشش است و بہتر باشد کہ باز مشغول شود و یکم و مراقبہ تا خفتن پس  
بخواند سنت عشاء و فرض اورا با جماعت بسنن و آداب آن و تسبیح بگوید قبل از خواب سی و سہ بار و تکبیر  
سی و سہ بار و تکبیر گوید سی و چہار بار و مشغول نشود در این وقت بغير حق تعالی تا کہ خواب رود و باید کہ  
بخواہد بظہارت دراز کشیدہ بر پہلوئے راست رفتی بچنان قبیلہ آمادہ برائے تسبیح بر بتر پاک بلکہ لازم  
مُرید را دوام ظہارت در سہہ اوقات زیر اک ظہارت ظاہر را تاثیر عظیم است در ظہارت باطن و باید مُرید  
را کہ توسل کند بقی تعالی بمشائخ کرام خود در یک وقت از روز و شب اولی العباد از فراغت از تسبیح  
است و اگر دو وقت کند اولی تراست و طریقی اینکہ بخواند فاتحہ را یک بار و اخلاص را سہ بار یا گوید  
الہی برسان ثواب آنچه خواندہ ام بروح مقدس حضرت سید المرسلین شفیع المنین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ  
وسلم و بار واج علیہ جمیع انبیاء و المرسلین و ملائکہ مقربین و صحابہ و تابعین و اولیاء صالحین خصوصاً بار واج  
حضرت نقشبندیہ احمدیہ قدس اللہ اسرارہم علیہ بعد از آن بگوید -

الہی مہرست شفیع المنین رحمۃ اللہ علیہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، الہی

حضرت قبیلہ ما فرمودند بعد از نماز فرضی دعائے از حق تعالی بواسطہ حضرت قدس اللہ تعالیٰ فرماید ۱۲

(مولانا حسین علی صاحب ان بچران)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ أَفْضَلُ صَلَوَاتِكَ بَعْدَ دَعْوَائِكَ  
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ شَفِيعَ الْمُنِيبِينَ مَحْبُوبَ رَبِّ الْعَالَمِينَ آمِينَ بار واج العاشقين حضرت محمد بن عبد اللہ بن  
(باقی حاشیہ ط ۱ پرند خط)



بحرمت خلیفہ رسول اللہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ الہی بحرمت صاحب رسول اللہ حضرت  
سلطان فارسی رضی اللہ عنہ الہی بحرمت حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم  
الہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ الہی بحرمت حضرت سلطان العارفین حضرت  
شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ الہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

البقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵) عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن  
فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ ووالدہ مکرمہ بی بی آمنہ بنت وہب ولادت با سعادت شش صد سال بعد از حضرت عیسیٰ  
علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام دوازدهم ربیع الاول روز دوشنبہ نبوت در ہمدان بمرت در شصت و نهمین و نسات  
شریف در عرکت و ستی علی از حج قوال روز دوشنبہ فی الشہر ربیع الاولی دوازدهم و قیل غیر ذلک تاریخ رحلہ صلی اللہ علیہ وسلم قال  
من قال فی شاذ صلی اللہ علیہ وسلم رباعی چکریم و صف تریشاہ لولاک : کہ شانت بزر است از ہم وادراک پکیشتم  
بر طرود تو بر عرش : چہ نسبت خاک را با عالم پاک :

۱۰ خلیفہ اول و بانشین افضل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسم شریف عبد اللہ بن  
عثمان بن عامر از بنی قسیم بن مرہ نسب شریف ایشان در ہجرت پیغمبر پیغمبر انقلین متی میشد و والدہ شان سلمی بنت ضحرو لادت شان بعد  
واقعہ قبل دوسال و چہار ماہ افضل الناس بودند بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات شریف شصت و دہ سال دوم جمادی الاولی یا  
ست دوم جمادی الاخری و قیل غیر ذلک فی ۱۳ ہجری قمر مبارک متصل بر قدس نبوی علی ساکنہ الف الف صلوٰۃ و رحمت و بركات ۱۲

۱۱ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلمان فارسی در شان ایشان دارد است سلمان مناہل البیت از اصحاب صفہ اند و با وجود  
شرف صحبت سر و کائنات صلی اللہ علیہ وسلم افطر لقیق از حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمودہ حضرت امیر المؤمنین علی المرتضیٰ  
کرم اللہ تعالیٰ وجہہ صحبت داشتہ عمر شریف ایشان دو صد و پنجاہ سال یا سہ صد و پنجاہ سال و رسالتی و شش از ہجرت در مدائن مہاجر  
حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ از نقباء سجدہ مدینہ اند کسب فیوض از خدمت سلطان فارسی نمودہ  
در طایفہ بیت و چہارم جمادی الاولی در سنہ یکصد و یک ہجری و ملت نمودند ۱۲

۱۲ کنیت ابوعبد اللہ لقب صادق در علم و ظاہر و باطن بے ہمتا آیتہ من آیات اللہ بودند ولادت و وفات ایشان مہاجرہ منورہ سین عمر شصت  
مہشت سال ولادت ہشتاد و دہ سال ہجرت و وفات در یکصد و چہار مضیجر شریف و رحمت البقیہ و مقبرہ ابوجعفر حضرت امام انتساب در طریقت ہم  
بابائے کلام است و ان را سلسلہ المذہب گویند و ہمہ کاتب از حضرت قاسم کہ جہادری ایشان بہند ۱۳

۱۳ سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نام ایشان طیفیر است در مجاہدات و ریاضات و کلمات آیتی بودند از حضرت جنید  
رحمۃ اللہ علیہ منقول است کہ بایزید در میان ماچوں چہرہل است در میان ملائکہ عریشان منہا دوسہ سال با نزد ہم شعبان سال دو صد و شصت و یک ر  
سلطان وفات یافتند و قیل در سنہ ۲۳۳ھ ۱۴

۱۴ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ انتساب ایشان در طریقت لطیف روحانیت و اوسیت بحضرت بایزید است و کلمات ایشان بہت  
کہ صوفی بر ترقی و سجادہ صوفی نبود صوفی بر عود و عادات صوفی نبود و صوفی آن بود کہ نبود در شب شنبہ عاشورہ و قیل نہ شنبہ در سنہ ۳۳۳ھ و ملت نمودند ۱۴



الهی بجزمت حضرت خواجه ابوالقاسم گمگانی رحمه الله علیه، الہی بجزمت حضرت خواجه ابوعلی  
فارمدی رحمه الله علیه، الہی بجزمت حضرت خواجه ابوالیوسف سہدانی رحمه الله علیه، الہی بجزمت  
خواجه جہان حضرت خواجه عبدالحق عجدوانی رحمه الله علیه، الہی بجزمت حضرت خواجه عارف  
ریوگری رحمه الله علیه، الہی بجزمت حضرت خواجه محمود انجیرفغوی رحمه الله علیه

۱ حضرت شیخ ابوالقاسم قدس سرہ النزی از گمان طوسند و دقت خود قطب ربانی دعوت بخانی بوده در ۳۵۴ ہجری  
ہجری ولادت یافتہ نسبتہ اداۃ ایشان بدو طریق است یکے بجزمت حضرت خواجه ابوالحسن خرقانی تہرتیب متن مذکور دیگری شیخ ابوعلمانی ہرقی  
دیشاہ ابوالولی رودباری داد السید الطائفہ جنید بغدادی قدس سرہ از آنجا حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ میر سہ ۱۲

۲ حضرت خواجه ابوالولی رحمه الله علیه قطب الاقطاب عصر بودند ولادت ایشان در ۳۳۳ ہجری و چارہ دفات ایشان  
در ۳۳۵ ہجری و یازده تاریخ وفات چہارم ربیع الاولی استفادہ باطنی بدو طریق اولیت از خواجه ابوالحسن خرقانی داشتند ۱۳

۳ حضرت خواجه ابوالیوسف رحمه الله علیه کنیت ایشان ابوالیقہاب مستند و کوفہ آذربایجان بودند جمہ کرامات قدس سرہ از آنجا  
دوات و خراسان مرقند و بخارا و لامیخ انوار ایشان منور بودند منعم نور و نچمال دلالت ایشان در ۳۳۵ ہجری و چہارہ دفات و چہارہ  
دقیل در ۳۳۵ ہجری و چہارہ دفات و پنج مدفن ایشان در دشا جہان است از توابع ہرات ۱۴

۴ سر سلسلہ خواجه گمان حضرت خواجه عبدالحق عجدوانی رحمه الله علیه گفتہ اند حضرت خضر سیرتقا ایشانند و حضرت خواجه ابوالیوسف  
پیر صوبت و خرقہ و در اتباع سنن و اقتساب بدعت لجاہت ملوک بودند و این سلسلہ شہادت کلہ سنا کے طریقہ خواجه گمان پرانست و خوش  
در دم نظر بقدیم سفر و وطن خلوتہ در انجمن یاد کرد و باز گشت نگاہ داشت یادداشت گوید کہ ربیع الاولی ۶۱۱ ہجری قمری ۱۲۱۵  
سلا و علی پیر سہ فخر و ان بکبر عین مجیدہ ۱۵

۵ حضرت خواجه عارف ریوگری رحمه الله علیه از کبار خلفائے حضرت خواجه عبدالحق عجدوانی رحمه الله علیه فیہن باطن از آنجا بہ طلب  
یافتہ در ۶۱۶ ہجری صد و شانزدہ خورہ شوال ہجری مملکت شافقتہ مولد و مدفن ریوگری است ۱۶

۶ حضرت خواجه محمود رحمه الله علیه از کبار خلفائے حضرت خواجه عارف از آنجا خلافت و ارشاد و مقام و حسب مصطفیٰ عالمیان را  
ذکر چہ فرمودہ اند و کسب گلکاری و حب و معاش صفاختہ مولدشان انجیر فغہ است تاریخ ولادت سہ ربیع الاولی است  
و سال غیر معلوم ۱۷

علہ در سلسلہ حضرات کوام ما نام شریف ایشان درج نشد است ۱۷ عطا محمد حنفی عنہ  
(حاشیہ صفحہ ۱۸)

۷ حضرت خواجه عزیز علی رشتی رحمه الله علیه قطب وقت بودند مذہب حنفی و فقیہ ہر کہ یکہ روز و صحبت فریق بودے بحقیقت رسیدے  
دوین من و سہے برائے فرزند ہیکہ آہستہ شام بخورے بر گشتے در دہشت و ششم ذی قعدہ ۶۲۱ ہجری قمری ۱۲۲۴ ہجری قمری  
رحلت فرمودہ مولدش راہمتن عقبہ بزرگ از طایفہ بخارا است و مرقد در بخازم است ۱۸







الهی بحرمت حضرت خواجہ درویش رحمۃ اللہ علیہ ، الہی بحرمت حضرت مولانا خواجہ گنجی ،  
 آمینکے رحمۃ اللہ علیہ ، الہی بحرمت حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ ، الہی  
 بحرمت امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ، الہی  
 بحرمت حضرت عودۃ الوثقی حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ ، الہی بحرمت سلطان الاولیاء

القیمہ صفحہ ۱۸) رتلاخ عبتا پورہ دفن سہروردی است ۱۲ -

۶ حضرت مولانا محمد زام رحمۃ اللہ علیہ خزانۃ الادات از خواجہ عبید اللہ احرار پرشیدہ دہمین نوجہات عالیہ مرتبہ خلافت رسیدہ  
 از فرخہ ربیع الاول دای املا را الیک اجابت فرمودہ اند ۱۲  
 (عاشیہ صفحہ ۱۸)

۷ حضرت خواجہ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ نسبت و خلافت از خال خود مولانا محمد زام رحمۃ اللہ علیہ دارند تباریکہ نوزدیم ہجرت  
 المصطفیٰ اصل الحبيب الى الحبيب را عبور فرمودہ ۱۲

۸ حضرت خواجہ اسکندر رحمۃ اللہ علیہ خزانۃ الادات و خلافت از والدہ خواجہ درویش مولانا محمد درویش پرشیدہ  
 رعایت اصل طریقہ شریعہ را بنیاد التزام می فرمودند از مختصرات و مکتبہ حیات مثل ذکر مہر و غیرہ اجتناب کلی می داشتند قدم بہ  
 قدم خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ می رفتند سنین عمر قریب بہ نود و دو سال بود و وفات در ۱۰۰۹ کیمیا بود نسبت دوم شہان فہم گندہ  
 حضرت ایشان سہروردی الاصل کاظمی الولد علیچ بودند از جانب والدہ بہ حضرت شیخ محمد عمر غسانی کہ جہاد می خواہد  
 از میرتہ علم ظاہری مولانا صادق حلوانیہ دارند و کمالات باطنی بہ تربیت معنوی خواجہ احوار نمودہ و یکم بشارت سبب ظاہری  
 از مولانا خواجہ اسکندر نمودہ تا سادہ افاضہ صحت و برکات کردہ اند در دہلی رسیدہ مری طالبان خدا شدہ عمر شریف چل سال  
 بہت در پنجم جمادی الاخری روز شنبہ ۱۲۰۲ ہجری در محبت حق پیوستہ دفن در دہلی ۱۲

۹ حضرت مجدد الف ثانی محبوب صدیقی شیخ احمد فاروقی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ در فرغ مذہب حنفی داشتند و اعتقادات  
 مجتہد بودند تحصیل بعض علوم از والدہ خواجہ خود و دیگر علمائے سہروردیہ پس بیا کلوت رفتہ بعض کتب معتقدان مولانا کمال کشمیری و کتب  
 حدیث از شیخ یعقوب کشمیری سند کردہ و نیز اجازت بعض تفاسیر و احادیث و غیرہ از قاضی بھلول بدخشان یافتند و کتب اخلاق  
 بردارد خود سند کردہ و اجازت اکثر سلاسل صوفیہ از والدہ خواجہ خود دارند و نسبت نقشبندیہ از حضرت خواجہ محمد ربانی باللہ استفاضہ  
 فرمودند بہ ترتیب رسیدہ نہ کہ حضرت خواجہ بیگز خود نہ کہ شیخ احمد آقا حبیب کوشل و نہ از ان شاہ و نہ سایر او گم اند و مثل ایشان در وقت  
 ورنہ فلک نیست خالق و کلمات ایشان از حد اصحاب برین است و نہ شنبہ موافق عمر شریف رسیدہ بود کہ از دارالافتا دار البقا سفر افتا  
 نمودند و قبر مبارک در بہرہ ناس است ۱۲

۱۰ حضرت ایشان فرزند ثالث حضرت مجدد و اندو در سن نہ سالگی متکلم بکلام توحید و جدی میشدند و در کمال خفا از ان  
 (عاشیہ صفحہ ۱۲)



حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ، الہی بکرمیت حضرت حافظ محمد محسن رحمۃ اللہ علیہ، الہی بکرمیت حضرت سید نور محمد بدائی رحمۃ اللہ علیہ، الہی بکرمیت حضرت خواجہ شمس الدین حبیب اللہ حضرت میرزا جان جان منظر شہید رحمۃ اللہ علیہ، الہی بکرمیت

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) مجید نمودند و در شانزده سالگی تحصیل هیچ علوم فرمودند و در یازده سالگی طریقه ذکر و مراقبہ از والد بزرگوار خود اخذ نمودند حضرت مجدد مقرر نمودند کہ حال عمہ معظمہ در تحصیل نشانی مثل صاحب شرح دقایقہ است کہ جبرئیل مرتد کہ تالیف می کرد او یاد می گرفت و در ترویج طریقه مجددیہ حضرت ایشانند پنجم ربیع الاول ۱۲۰۵ ہجری قمری در علت فرمودند و ایشان در سہرند است ۱۲

۱۱. فرزند پنجم قیوم زمان عودۃ الوثقی حضرت خواجہ محمد مصوم رحمۃ اللہ علیہ کہ فرزند ثالث حضرت مجدد و رحمۃ اللہ علیہ نسبت باطن از والد ماجد خود تحصیل کرده اند و در حق و انقیاد کمال و کمال بودند و در ترویج شریعت محمدیہ و اشدت طریقه مجددیہ لجاجت استقام می فرمودند و در امر معروف و نہی متکد کوشش می نمودند و ولادت ایشان در ۱۰۴۵ ہجری قمری یک ہزار پنجاہ و پنج و اربع شہ در شب بیستم جمادی الثانی ۱۰۴۵ ہجری قمری اہل رابلیک اجابت گفتہ جان بجان سپردند و نین عمر ۱۲ ہفت و تہ مرتد ایشان در سہرند است عندہ رحمۃ اللہ علیہم ۱۲

۱۲. حضرت خواجہ حافظ محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ یکی از اولیائے کرام اند و از فیوض باطن ایشان ہزار ہا مستفیض شدہ اند و بر انوار ایشان در کشمیر است در ۱۲۱۹ ہجری قمری وفات یافتند ۱۲

۱۳. حضرت سید نور محمد بدائی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ و بخدمت حضرت حافظ محمد حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ حضرت خواجہ محمد مصوم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سالہا تحصیل فیوض نمودہ بحالات و ارادات بلند رسیدند و صاحب استغراق قوی کہ تا پانزدہ سال بجز وقت نماز بہوش نمی آمد و نہ بجاہت اتباع شریعت می داشتند یکبار در بیت الخلاء پایستہ لاست نہادند تا صبر و رقبض در فیض باطن شد۔ بعد از استغفار بسیار مرتفع شد و از حمہ ذی تعدہ شکلاہ بملا علی ملحق گردیدند ہزار در دہلی بکار محبوب الاولیاء است رحمۃ اللہ علیہم ۱۳

۱۴. حضرت ایشان مصافحہ و صحبت این طریقہ شریفہ در ہزہ سالگی از حضرت سید نور محمد بدائی رحمۃ اللہ علیہ نمودند و تا بخدمت حضرت شیخ الشیوخ محمد عبد السمیع رحمۃ اللہ علیہ حاضر شدہ نسبت احمدیہ از اول با تمام رسانیدند و حضرت میرزا صاحب فرمودند کہ معلومات و اشارات شما صحیح است اگر گویند بہر سنی علیہ السلام سلم سجد کن نام شب دہم محرم ۱۱۵۵ ہجری قمری شہادت نوشیدند تاریخ انتقال حضرت ایشان ازین عالمی ظاہر است۔ (رباعی)

مرتب حدیثی از پیغمبر: صلوات اللہ علیہ الاکبر: عاشق حمید امات شہیدا: سال وفات مرزا منظر شہید و مرزا نور حضرت ایشان در شاہجہان آباد است حتی قبر در خانقاہ خود ۱۲ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔



مجدد مائتہ الثلث والعشرون سب غیر البشر خلیفہ خدا مرد و ج بشریت مصطفیٰ حضرت مولانا  
عبد اللہ المعروف بشاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، الہی بجزمت غوث  
اوان قطب زمان حضرت شاہ ابوسعید احمدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، الہی بجزمت  
غوث اوان محبوب رحمن حافظ قرآن و سلیتنا الی اللہ الجید حضرت شاہ احمد سعید احمدی

۱۔ حضرت قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ از اولاد حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اند ولادت آنجناب در ۱۱۰۰  
در موضع بگل از دیار پنجاب بطور آمدہ و در شہ سالگی در ۱۱۰۰ بخدمت حضرت میرزا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رسیدہ شرف بیعت  
حاصل کردہ متعین فیض باطنی شد تا پانزدہ سال التزام صحبت شریف داشتہ جمیع مقامات طریقہ مجددیہ طے کردند و حالی  
فیض اشتال آنجناب از ہر من اشمن است کہ حدیث علیہ بزرگوار کس از دیار دور فائز میشدند و مرتبہ کمال تکمیل میرسیدند از غنای  
شریفہ است کہ در طریقہ مجددیہ چارہ دیا فیضی جمع اندر دیا کے نقش بندید و قاریہ و چشمہ و سپر و روپہ و از طہات آنجناب است  
کہ روز یکشنبہ یا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ندا آمد کہ گویم یا ارحم الراحمین شینا شد روز شنبہ سبت و دوم ماہ  
مفر ۱۲۰۲ بدو القرا و انتقال فرمودند نماز مبارک حضرت ایشان در خانقاہ شریف دہلی کہ منسوب بآحضرت است ۱۱۰۰  
سال تولد و حیات و فوت آن سلطان پاک منہر و دوام منہر زوان پاک

۲۔ حضرت شاہ ابوسعید صاحب اولاد حضرت مجدد بواسطہ حضرت ایشان اند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم ولادت بشریت دوم واقعہ  
۱۱۰۰ در مدینہ رام پور واقع شد تاریخ ولادت از مصرع حافظہ عالم دلی یاد : ظاہر است حافظہ قاری و حاجی محدث بودند :  
اول از شیخ در گاہ علی الرحمۃ کہ از خلفائے طریقہ مجددیہ زبیریہ بودند کسب نسبت نمودند بعدہ حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ تعالیٰ  
علیہ پیوستند ایشان بجائے خود نشا تیدند و مردان مشرق و مغرب و بابیان آوردند بعدہ سال ۱۱۰۰ قمریہ گوار در سمرقند وقت حیات  
پیرم حید الفطوۃ ۱۲۰۰ بکار رحمت حق پیوستند بوقت شریف ایشان نقل کردہ جلی آوردند و جنب پیر ایشان دفن کردند تا پنج دفات  
عربی بقیس اللہ مکتوبہ امام و مرشد شاہ ابوسعید سعید : بر ذعید چو شد اصل جناب خدا : دل شکستہ نمود گفت تا بخش  
ستون حکم دین بنی فادہ زپا :

۳۔ حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ولادت با سعادت ایشان در ۱۱۰۰ در مدینہ مصطفیٰ واقع شد  
است و بیعت از حضرت قبلہ شاہ صاحب در ۱۱۰۰ سالگی کردند آغاز کسب سلوک نمودند و اکثر کتب قانون و حدیث شریف یعنی بقراۃ  
و بیعت با ساحت خدمت حضرت قبلہ شاہ صاحب استغفادہ نمودند و بشریت بہ نسبت سال رسیدہ بود کہ از تحصیل علوم معقول و منقول  
فارغ شدہ و در ترقی و فضیلت نسبتہ دہ از انتقال و الہا بجا خویش برسد ارشاد حضرت قبلہ شاہ صاحب نوشتہ در سال ۱۲۰۴ م  
ماہ عمر از دینی شریف مع الہی و خیال بخت فرمودند ہمین استقامت فرمودند و در آن مدہ طب و طریقہ شریفہ را شیوعی در حاجی بخشیدند و در آن مکان  
از خدمت ایشان جام صرف نوشیدند چون عمر شریف پشھت رسیدہ بجا رفتہ جمعی شدہ و اسبہاں مغرط بسیار شدہ بین الظہر العصر در شنبہ  
۱۰ ربیع الاول ۱۲۰۴ شربت رحمت وصال ویزان نوشیدند و بموجب وصیتہ بجنب قبضت سیدہ عثمان بجنب قبضت الطبع مدفون شد

۱۱۰۰ در مدینہ مصطفیٰ واقع شد و در ۱۱۰۰ سالگی در خانقاہ شریف دہلی کہ منسوب بآحضرت است ۱۱۰۰ سال تولد و حیات و فوت آن سلطان پاک منہر و دوام منہر زوان پاک



رحمة الله عليه، الهی بجمت حاجی اکرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی  
 الله الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندهاری رحمه الله علیه، الهی بجمت حضرت خواجہ شمس گلشا  
 سید الاولیاء سند الاتقیاء، زبدة الفقهاء، راس العلماء، رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبله السالکین  
 امام العارفین برهان المعرفت شمس الحقیقة فرید العصر وحید الزمان حاجی المومنین الشریفین منظر  
 فیض الرحمان پیر و سنگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی الله تعالی عنه.

۱۰ حضرت حاجی دوست محمد صاحب رحمه الله علیه از قوم افغان یوسف زئی اند مولد شریف ایشان از توالج قندهار است  
 و نشو و نما در بلاد وفاق یافته در فنون علم ظاهر و باطنی بود و در زمان غوری و افغانی و کرامت بر جمیع استقامت عالمگیر  
 می داشتند و شهرت خرق عادات و قوت عزم و کفایت از جمیع پیشروان و با وجود قبل از مسلک سلاسل صوفیة بقوة جذبیه  
 شهرت یافتن حکومتی را بقصد تسخیر کرده با متعاقب زدن کشتی کشتی با کلیل خلیل قبولیت خاص و عام سرافراخته ایام بودند و در  
 از حضور صحبت شیخ ذر و حمید حضرت خانقا شاه احمد سعید مجددی رحمه الله علیه و حکمت برکات و کرامت استعدا و نویل و حسن تاثیر داشت و  
 شیخ افانصت کیش در اندک مدتی در جمیع سلاسل مشهوره منشور و نفاذ یافت و بهر ایت عاملش قند در معرفت و در معرفت تأثیر و تسهیل  
 تسلیک متفق علیه و در دوز و نزدیک بودند و در کثرت ارشاد و ضرب المثل بلا گشته مزار مبارک در خانقاہ شریف واقع موسی زئی که قریب  
 دامن کوه کسیر که از توالج ضلع ڈیره اسماعیل خان واقعیت و تاریخ ولادت با سعادت حضرت ایشان ۱۱۱۹ هـ و وفات شریف و شریف  
 بت دودیم ماه شوال المکرم ۱۲۸۴ هـ بجزلیت ۱۲

۱۱ حضرت حاجی محمد عثمان صاحب رحمه الله علیه ولادت شریف ایشان در ۱۲۳۴ هـ بجزلی در موضع لونی علاقہ تحصیل کلاچی  
 توالج ضلع ڈیره اسماعیل خان متعلق سرحد پنجاب است پنجه مت جناب حاجی دوست محمد صاحب قندهاری حاضر شده و شرف بیعت  
 حاصل کرده و تعقیق فیوض باطنی شدند تا سیمیه سال چهار ماه سیزده ایم التزام صحبت شریف داشت جمیع مقامات طریقه نقشبندیه  
 مجربیه طی کردند با وجودیکه جناب حاجی دوست محمد صاحب قندهاری برابر غلظت و غلظت و شرف و وفات خویش ایشان را مخصوص تمام مقام  
 خود کرده و خلیف مطلق و نائب مناب بر حق خویش نموده بجای خود نشاندند و حالات و نهضات باطنی ایشان مشهور جهان است که در این  
 مردمان از خراسان و در امان و دیگر بلاد باطنی پنجاب و هند و سند بر دست مبارک بیعت کرده و فیضیاب گردیدند بت و سال و ماه بر  
 مندر ارشاد شسته اجرائی طریقه عالی نقشبندیه مجربیه فرموده و وقت اشراف یوم سه شنبه بیست و دوم روم شعبان المظلم ۱۳۱۴ هـ  
 وفات یافتند مزار مبارک در خانقاہ شریف واقع موضع موسی زئی که قریب دامن کوه کسیر که از توالج ضلع ڈیره اسماعیل خان  
 زیر قدم حضرت پیر و مرشد خویش واقع است ۱۲



# فصل اول

## در ملفوظات حضرت قبله مقلبی و روحی فدا

### ملفوظ اول

روزی فدوی بحضور والا حاضر گردیده عرض چندی از عرض حال باطن خویش نوشته پیش حضرت قبله قلبی و روحی فدا گذرانیدم بعد یک لحظه باینده مخاطب شده ارشاد فرمودند که احوال فقیری که بزرگان در کتب با نوشته اند درین زمانه که تا بحر سیده است یافته نمی شود و هر کس بقدر حوصله خود می کوشد و بحسب استعداد خویش سعی می نماید موافق حال زمانه این هم غنیمت است و این طائفه پیران دوکان داران که الحال رواج گرفته اند ازین چنین پیری حق تعالی را نگاهدارد - باز فرمود که روز بروز کثرت جهال زیاده میشود و یونانیو ما حال زمانه ابرمی گردد محض اسم فقیری باقیست ورنه فقیری کجاست -

### ملفوظ دوم

روزی در حضور فیض مخیر حضرت قبله مقلبی و روحی فدا حاضر شدم در آنوقت مولوی سعد الله صاحب نمیره جناب حقائق و معارف آگاه حاجی مولوی غلام حسن صاحب مرحوم و یردی نیز حاضر آمد پیش حضرت قبله قلبی و روحی فدا حال شکایت زمانه و تنگی معاش خویش ظاهر نمود و ارشاد فرمودند که حق تعالی شما را با خود دارد و باغی خود نگذارد و کار شما از غیب الغیب سرانجام سازد و ببرکت حضرت قبله نور الله مرقدہ الشریف شما را ضائع نخواهند گشت و حضرت قبله قلبی و روحی فدا اشا و ابی عاصی پرمعاصی کرده ارشاد فرمود که این سید که اهل دینی است چندین سال شده که تالقاء شریف است و بسبب عیال داری خانه درین شهر موسی زنی میبارد و با وجود ناداری و غربت تعلق با کسی ندارد و گاهی ذکر

تنگی معاش پیش مانیا و ردہ بابا ہر کس کہ بتوکل و قناعت کمر بست حق تعالیٰ برائے او سبب خیر  
ہیامی سازد و این مصرعہ فرمودند ع

خدا خود میرا ناست ارباب توکل را

## ملفوظ سوم

روزہ در حضور پرنور حاضر شدہ شرف البشر آستان بوسی گردیدیم خط ملا محمد رسول  
آخوندزادہ صاحب کہ یکی از خلفائے حضرت قبلہ اند از خراسان آمدہ در ان مندرج بود کہ من برائے  
استقامت زمستان جائے در تنگے ساختہ ام کہ در نیجا آسائش گرمی است چندان شدت گرمی  
نیت و در تعمیر مکانات و حجرا مشغول ہستم حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ یک لحظہ سکوت فرمودہ ارشاد  
فرمودند کہ جمیع کارهای دینی و دنیاوی بر نیت موقوف انداجہ و ثواب بر نیت مرتب من کہ تعمیر  
مکانات و حجرا و خدمت خالقہ شریف حضرت قبلہ نور اللہ مرقدہ الشریف می کنم محض اللہ فی  
اللہ برائے همانان مسافران کہ از اوطان بعیدہ در طلب خدامی آیند و برای طالبان ددیشان  
کہ برای یاد الہی درین جا متوقف اند و عبادت و ذکر مولیٰ جل شانہ می کنند این کار برائے راحت  
نفس خویش و عیال اطفال خویش می کنم .

## ملفوظ چہارم

روزی ابن بدنام بکفل عالی مقام حاضر شد پیش حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ شخصی آمد و وقفہ  
خربوزہ نور سید برائے طبع دنیاوی آوردہ فرمودند کہ مردمان بپہن می دانند کہ نزد عثمان دولتیت کہ

۱۔ تنگ نام جائیت کہ در ملک خراسان علاقہ قندلر بر زمین سرحد واقع است و تنگ از نہایت می گویند کہ  
دو کوہ یک از جانب مشرق و یک از جانب مغرب در یکجا واقع اند و در میان ہر دو کوہ دو نہر آب روان کہ یک را خرچہ از کابل و  
تانی را خرچہ از غزنی است و در اینجا تنگ از قدیم جاری اند ۱۲ منہ



تمام ندارد و بعضی برهنگان کیمیا دارند حالانکه حال من امنیت به فتوحات کون میرسد خسر چ  
 درویشان میکنم و غنیمت فردا دارم و ایضا باز ارشاد فرمودند که حضرت شاه غلام علی شاه صاحب  
 قبله توکل و قناعت باین حد داشته بودند که یکبار برای خرج کردن در دست چتری نبود  
 فاقد رونمودند و درون یک جره داخل شده و برادر خود بستند باین خیال که این جامه که بر بدن  
 دارم کفن است و این جره گور ما است چرامروانرا برای تمیز و تکفین خود مبتلا سازم سیزده  
 روز در حالت فاقه در آن جره بودند که شخصی آمد به در جره استاد آواز کرد که این سینه و روپیه  
 برای جناب آورده ام قبول فرمایند حضرت شاه صاحب قبله آواز نداد آخر الامر آن شخص نکو  
 مبلغان مذکوره در روزی دروازه اندرون جره انداخته بعد از آن کار حضرت شاه صاحب قبله  
 جاری شد و همیشه عادت شریف این بود که برای خرج خانقاه شریف قرض گرفته و روزی این  
 میکردند حتی که رفته رفته تاده هزار روپیه نان بانی قرض میشد بعد رسیدن فتوحات اول قرضه  
 سابقه ادا می فرمودند و بقیه را خرج خانقاه شریف می نمودند و بعد تمامش قرض گرفتن شروع  
 می کردند و ایضا فرمودند که از شخصی هیالدار توکل و قناعت بسیار مشکل است اگر او بنفس خود  
 قادر شده توکل اختیار میکند زن و فرزند توکل نمیشود صدق آیته کریمه یا اَیُّهَا الَّذِینَ  
 آمَنُوا إِن مِّنْ أَرْوَاحٍ لَّکُمْ دَآءِلَآءٍ لَّکُمْ عُدُوٌّ لَّکُمْ فَاخْذَرُوهُمْ هُوَ ضرور و بلا و  
 فساد می اندازند باید که کدام کسب یا هنر که از اکل حلال باشد اختیار نماید که سنت پیغمبر علی  
 نبینا علیهم الصلوٰة والسلام است .

### ملفوظ پنجم

روزی این حقیر بر تقصیر در حضور پیر نور حضرت قبله قلبی دروچی فدا حاضر شد ارشاد  
 فرمودند که یک روز شخصی سائل خراسانی آمد و گفت که توا خدا تعالی بادشاهی داده است مرا  
 جامه های پوشیدنی از سر تا پا بده من با و گفتم که اول پادشاهی ماثبوت کن یعنی پادشاهان



را ملک می باشد ما را ملک ظاہر کن بعد از آن سویم حصه از پادشاهی خود شمار می بخشیم اگر تو از این راضی نمی شوی نصف پادشاهی بشما خواهم داد شخصی سائل لاجواب گشت و بیان نمود که عرض من سوال است پس هر چه دادنی بود موافق سوال او دادم -

فائدہ کلام :- باز فرمودند کہ در عالم مشہوری غنا و مہربکت حضرت پیر در شد ما قد سنا اللہ تعالیٰ بسر ہم الا قدس شدہ است در نہ در جہان مثل ما سکین نیست .

### ملفوظ ششم

روزی این فقیر در محفل فیض منزل حضرت قبلہ قلبی در وحی فداہ حاضر شدہ شرف آستان بوسی حاصل کردہ در حضور فیض گنجور شخصی سکہ سخی گمان نگاہ آمد قد مبوسی حاصل کردہ عرض نمود کہ بندہ نام نامی آنجناب شنیدہ آمدہ است ما را در اسلام داخل نمایند کلمہ شریف و ذکر اسم ذات تلقین فرمایند حضرت قبلہ یک خادم را ارشاد فرمودند کہ چو این را بہ برید و تمام سرش را بہ برید و تمام را بہ تراشید بعد از آن تلقین دین بتین فرمودہ خادمی را ارشاد کردند کہ این را ترتیب نماز بیاموزانند و نامش عبد الکریم نہاد بعد سہ روز او بیعت نمودہ و ذکر قلبی فرمودند فی الحال قلب او جاری گشت و یک ساعت مجذوب شد .

### ملفوظ ہفتم

روزی بحضور فیض گنجور حاضر گردیدم شخصی از حاضرین مجلس عرض نمود کہ قبلہ باب حلقہ برائے مایان چیزی سند بہت ارشاد فرمودند کہ دریں باب چندین احادیث وارد اند ایں حدیث از زبان در افتاش خواندند عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرج معویہ علی حلقۃ فی المسجد فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا نذکر اللہ قال اللہ



مَا اجْلِسْكُمْ اِذْ لَكَ قَالُوا اللّٰهُ مَا اجْلِسْنَا فَيُرَدُّ قَالِ اِمَا اِنِّى لَمِ اسْتَحْلَفْكُمْ قَهْمَةً  
 لَكُمْ وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْلَ عَنْهُ  
 حَدِيثًا مَتَّى وَاِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلَقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهِ  
 فَقَالَ مَا اجْلِسْكُمْ هُنَا قَالُوا اجْلِسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنُحَدِّثُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ  
 وَمِنْ بَعْدِهِ عَلَيْنَا قَالِ اللّٰهُ مَا اجْلِسْكُمْ اِذْ لَكَ قَالُوا اللّٰهُ مَا اجْلِسْنَا اِذْ لَكَ قَالِ  
 اِمَا اِنِّى لَمِ اسْتَحْلَفْكُمْ قَهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ اَتَانِي جِبْرِئِيْلٌ فَاخْبَرَنِي اَنْ اللّٰهَ غَرَضُ  
 بِيَاكُمْ بِالْمَلَائِكَةِ ۝

## ملفوظ هشتم

روزی این عاصی پُر معاصی بحضور والا حاضر بود که حضرت قبله قلبی و روحی فدا  
 بعد نماز فجر برای خواندن ختم خواجگان که معمول پیران ما نقشبندیه مجدییه است نشسته  
 جمیع خادمان درویشان خانقاه شریف گرداگرد یک از دیگری جدا جدا یعنی پس و پیش  
 در میان فرجه‌ها گشته نشسته حضرت قبله قلبی و روحی فدا ارشاد فرمودند که این چنین  
 نباید که شیطان از پس فرجه‌ها درون آید مانند کچکه بز در حدیث شریف و اراست بعد از  
 فراغ ختم و حلقه این عاصی پُر معاصی عرض نمود که قبله از زبان درافتاش حدیث شریف  
 فرمایند حضرت قبله این حدیث خواندند من انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 رصوا صفوفكم وقاربوا بينها وحازوا بالاعتناق فوالذي نفسي بيده اني لادى الشيطان  
 يدخل من خلال الصف كانها المحذوف رواه ابو داود ۱۲۵۱ ايها - ارشاد فرمودند که برای  
 خواندن مشکوٰۃ شریف و بخاری و سنن مولانا روم صاحب دو کتب احلویت استعداد  
 و افزه و مشکاثره می باید و اکثر علماء و فضلاء قرآن شریف می خوانند و تفسیر را می خوانند لکن  
 کما حقہ نمی فهمند پس این شعر خوانند - شعر



جميع العالم في الفهم لكن تقاصد عنه افهام الرجال  
 وايضا ارشاد فرمودند که حضرت پیر و مرشد ما بر دالته مشجعه الشریف و نور الدین مرقده  
 المنیف روزی یک کلام مجید را بخشیدند من عرض کردم که قبله مرا شروع نیز بفرمایند حضرت  
 ما را شروع فرمودند همین طور سه بار در اوقات متفرقه حضرت قبله قرآن شریف تبرکاً شروع  
 کردم بعد از چندین سال که برای زیارت حرمین الشریفین رفتم و بوقت واپسی در بند رعدان  
 آدم در اینجا تاثیر وفاده شروع کردن کلام الله شریف که از حضرت پیر و مرشد خود تبرکاً کرده  
 بودم حاصل گشت و حجاب قطعات و متشابهاات قرآن مجید از من برداشته شد. را قم گوید  
 عفی عنه ازین کلام حضرت قبله قلبی و روحی فدا شده معلوم گردید که فوائد و تاثیرات بعضی مقامات  
 بعد از چندین سال باسالی بنظر می آیند، بعد از آن سبق مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم  
 صاحب شروع شد و انشاء سبق حضرت قبله قلبی و روحی فدا شد ارشاد فرمودند که فقها که الصاق  
 کعبین و روقت رکوع و سجود نوشته اند مراد حدیثی که درین باب وارد است نمی بیند اند مراد از آن  
 محاذات و تسویه صفوف است درین باب جناب حضرت شاه عبدالغنی صاحب از کتبه  
 یک رساله بنام تحفیه و تحائق و معارف آگاه مولوی غلام حسن صاحب فرستاده بودند.

### ملفوظ نهم

روزی در مجلس شریف حاضر شدم در آنوقت سبق مکتوبات حضرت امام ربانی قیوم  
 ربانی مجد و الف ثانی رضی الله تعالی عنه شروع شد و انشاء سبق حضرت قبله قلبی و روحی فدا  
 ارشاد فرمودند که زمین مهندوستان را شرفیست او نا جابل انجا در فهم و ذکا و عقل و فکر از  
 عالم اینجا فوقیت می دارد که اکثر مردمان این ملک برای تحصیل علم به هندوستان می روند و در عرض  
 قلیل علم تحصیل نموده می آیند.

از لسان در فتاا حضرت قبله این قصه من هم شنیده ام لکن فرموده اند آثار مراقبه حقیقه قرآنی  
 کما حقہ حاصل شد و پیش ازین قدر نبود. ۱۲ مولانا حسین علی وان پورانی



## ملفوظ دهم

روز دومی در محفل فیض منزل حاضر گردیده سبق کتاب و المعارف پیش حضرت قبله قلبی و روحی فداه شروع کرد و قتی که عبارت باینجا رسید و ایضا در آن روز تذکره اسمای خواجهای نقشبندیه رضوان الله تعالی علیهم اجمعین آمد. حضرت ایشان فرمودند که خواجهای نقشبندیه که ختم ایشان مشهور است هفت اند اول خواجه عبدالخالق غجدانی و دوم خواجه عارف ریگوری و سوم خواجه محمود انجیر فغوی، چهارم خواجه علی رامینی، پنجم خواجه بابائی سماسی، ششم خواجه امیر کلال، هفتم خواجه بهاء الدین نقشبند قدس الله تعالی باسمه ارحم الله امرئ حقنی من فیوضاته و لا تحرمنی من برکاته و امین یا رب العالمین و عاصی پرمحاصی عرض نمود که قبل این خواجگان که پیران برائے اند و دیگر طقه های خواجهانند یا دیگر دیگر عوام الناس که برائے حاجات دنیوی ختم خواجگان می خوانند همین بزرگان مراد اند یا دیگر حضرت قبله قلبی و روحی فداه ارشاد فرمودند که برائے هر کس پیران خود خواجگان خود اند و برائے ما همین پیران ما خواجگان اند و فرمودند که من هم یک روز بخدمت حضرت پیر و مرشد خود بردم الله مرقدہ المنیف دریں باب بعض نموده بودم همین جوابی زبان گوهر نشان صادر شده بود.

## ملفوظ یازدهم

روزی این عاصی پرمحاصی بوقت تباهی بحضور حضرت قبله حاضر بود در آنوقت حضرت قبله قلبی و روحی فداه بر میز ارپا قرار حضرت حاجی اکرمین الشریفین جناب حضرت دوست محمد صاحب برد الله مضجعه الشریف و نور الله مرقدہ المنیف متوجه نشسته بودند بعد از چند ساعت از آنجا بوقت در صحن مسجد خالقاه شریف استراحت نموده که ظاهر اجامه باریک بر وجود مبارک خود انداخته مثل خواب در گذشت و مشغول شدند بعد از چند ساعت مؤذن اذان فیراد حضرت قبله قلبی و روحی



فداه برای خواندن سنت برخواستند و فرمودند که وقت سنت است سید امیر شاه صاحب  
 بنیال اینکه شاید حضرت صاحب بواب رفته بودند عرض کرد که برای وضو آب بیارم فرمودند  
 حاجت وضو ندارم و از کمال کسری نفسی بیان ساختند که من گنهگارم و هیچ عمل ندارم بعد از آن  
 در جوش آمده این ابیات فرمودند.

### قطعه

بزمین چو سجده کردم ز زمین ندا برآمد      که مرا خراب کردی تو لبسجده ریائی  
 بطواف کعبه رفتم بحرم رهم ندادند      که برون در چه کردی که دهن خانه آئی

### ملفوظ دوازدهم

روزی در حضور پیر نور حضرت قبله قلبی و روحی فداه حاضر شدم در آن وقت سبق مکتوبات  
 حضرت خواجه محمد معصوم صاحب شروع شد و قتیکه عبارت با بنجار رسید که فرضاً اگر عمر نوح پنهان  
 خطره غیر خطور نکند عرض کردم که قبله معنی این کلام فیض نظام چیست حضرت قبله قلبی و روحی  
 فداه این معنی ارشاد فرمودند که خطره غیر در باطن از هیچ تصرف نکند که مانع باشد از آنکه حضور او.

### ملفوظ سیزدهم

در حضور پیر نور حضرت قبله قلبی و روحی فداه حاضر شدم در آن وقت حقائق و معارف  
 آگاه جناب حضرت صاحبزاده مولوی محمد سراج الدین صاحب منظره و عمره و ریشه  
 بخدمت حضرت قبله عرض نمود که ختم حضرت چگونه مقرر شده اند ارشاد فرمودند که حضرت  
 حاجی صاحب پیر و مرشد ما بر دال الله مضجعه الشریف و نور الله مرقدہ المنیف پیش حضرت  
 قبله شاه احمد سعید صاحب عرض کرده بودند که چیزی از کلام فرمائید که برای حضرت قبله ما  
 بنیت ثواب ختم خوانده شود حضرت شاه احمد سعید صاحب قبله یا رحیم کل صریح



و مکروب و غیاثه و معاذه یا رحیم ارشاد فرمودند که جناب حضرت مولوی  
 رحیم بخش صاحب درباره طلب کردن اجازت ختم شریف از دلی عریفه تحریر کرده بود  
 جناب حضرت پیروم شد ما بر دالله مضجع الشریف و نور الله مرقدہ المنیف در جواب آن عریفه  
 این ختم شریف ارقام فرمودند رب لا تذرنی فرداً وانت خیر الوارثین بعد از آن  
 من ہم پیش پیروم شد خود عرض کردم که برائے خواندن این ختم شریف مرا هم اجازت دهند  
 فرمودند ترا هم اجازت است پس حضرت قبله قلبی و روحی فداه ارشاد فرمودند که دیگر ختم هائی  
 حضرت نیز این چنین جاری شده اند در این میان جناب حضرت صاحبزاده مولانا مولوی محمد  
 سراج الدین صاحب و جناب مولوی حسین علی صاحب التماس نمود که قبله این ختم شریف  
 در حیاتی پیران جاری شده بودند یا بعد وفات از زبان درافشان فرمودند که در حیات  
 پیران مقرر شده بودند بعد از آن جناب حضرت صاحبزاده صاحب ممدوح و جناب مولوی  
 صاحب موصوف سوال کردند که قبله برای خواندن ما خواران ہم چیزی از کلام اجازت فرمایند  
 ارشاد فرمودند که من این قدر لیاقت ندارم که برائے ما ختم خوانده شود باز التجا نموده که قبله  
 سنت حضرت همین چنین جاری آمده است که برای ما کینگان مجدد حضرت ایشان هستند که  
 فیض و نفع از ایشان گرفته ایم بعد از تأمل فرمودند که این جرأت کرده نمی شود که در وقت حیات  
 فقیر بکضور مزار پیروار پیروم شد ما بر دالله مضجع الشریف و نور الله مرقدہ المنیف ختم برای  
 فقیر خوانده شود بعد از آن جناب مولوی حسین علی صاحب عرض نمود که قبله ما کینگان و دعا باری  
 دیگر خوانیم بعد از توقف در روز دیگر جناب حضرت صاحبزاده مولانا مولوی سراج الدین صاحب  
 پیش حضرت قبله عرض نمود که قبله چیزی از کلام برای ختم شریفش ارشاد فرمایند که حضرت  
 قبله این حدیث شریف آخر بخاری از زبان گوهر نشان خواندند این است حدیثی  
 احمد بن اشکاب حدیثنا محمد بن فضیل عن حماد بن القعاء عن ابی زرعنا عن  
 ابی هریرة رضی الله عنه قال قال النبی صلی الله علیه وسلم کلمات



حیبتان الی الرحمن حیقتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان سبحان الله وحمده  
 سبحان الله العظیم ووارثا و فرمودند که اول صد بار درود شریف و پنجاه بار این حدیث  
 شریف یعنی سبحان الله وحمده سبحان الله العظیم مع زیادت لفظا آخری و حمده  
 و صد بار درود شریف آخر چنانچه معمول دیگر ختم است خوانده شود لکن در حین حیات فقیر  
 در خانقاه شریف سخنانده شود بعد از آن اختیار است و ایضا فرمودند که لفظ و بحمد که مآخر  
 حدیث زیاده کرده شده پیر و مرشد ما بر الدنیا مضجع الشریف و نور الدنیا قد المنیف همین طور  
 فقیر ابرائی خواندن وظیفه نشان داده بودند و فقیر همواره بعد صلوة تہجد وظیفه می خواند و در تریزی  
 شریف جلد دوم باب ما جاء فی فصل التسمیة والتکبیر والتہلیل والتحمید و ریک  
 حدیث من قال سبحان الله العظیم وحمده غفرست له مئة الف مرة فی الجنة و در حدیث  
 دیگر من قال سبحان الله وحمده مائة مرة غفر له ذنوبه وان كانت مثل  
 ذبذب البحر آمده است -

### ملفوظ پیر آدم

روزی در محفل فیض منزل حاضر گردیدم و در آن وقت سبق مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم  
 صاحب شروع گردید و در اثنا سبق جناب مولوی حسین علی صاحب سوال کرد که قرابت شوم  
 اگر شخصی سورة واقعه چنانچه در حدیث شریف آمده است من قرء سورة الواقعة  
 کل لیلۃ لم تصبه فاقة اید ابرائی تنگی رزق بخواند غایتہ الامر اینکه ثواب قرآءة حاصل  
 نشود و اینکه گناه باشد چنانچه ریا و عبادت حضرت قبله فرمودند بے شک گناه نیست و لکن  
 نزو اهل الدنیا و این و بال است باز جناب مولوی صاحب موصوف عرض نمود که قبله اگر شخصی  
 کسبی بطریق موافق شریعت کند گناه هم نیست و وبال هم نیست و در خواندن قرآءة ابرائی تنگی رزق  
 چه وجه است که وبال دارد حضرت قبله قلبی و روحی فدا از زبان در افتان این سلک منظوم



از دهان مبارک اظهار فرمودند که قرارة قرآن شریف هیتا برائی امری عظیم بود بکم استعدادی  
 خویش در غیر مصرف اصلی خود آنرا صرف کرد بخلاف کسب که او موضوع برای همین امر است -  
 ملفوظ پانزدهم روزی این عاصی پرمعاصی در حضور آن قبله اتمام حاضر گشت در آن  
 وقت سبق مکتوبات حضرت خواجه محمد معصوم صاحب شروع شد در انشاء سبق جناب مولوی  
 حسین علی صاحب سوال کرد که قبله چوں نداده کار درین طریق به صحبت پیر و مرشد منحصر است و صحبت  
 ماموران به نسبت عذر ها خانگی یا بیدید عدم کمال محبت میر نمی شود لکن بسیاری از  
 ارباب کمال چرا صحبت دائمی اختیار نه نمودند بلکه در تهاود صحبت شیخ مانده باز مخلص میشوند  
 باغش چیست حضرت قبله فرمودند که بیشک صحبت شیخ ضرر نیست و ترک صحبت آن نهایت  
 مخل بلکه اهل تصوف فرموده اند هر که تاده روز مانده و اردین است و اگر بازده و دوازده روز  
 مانده از آئین است و آنکه جان خود پیش پیر می سپارد و مثل کاملیت بدین رسیدن الغسال  
 شود آن حکم مرید دارد لکن چوں پیر کامل مکمل می داند که این مرید باین قدر رسیده که غیبت  
 و بُعد این را ضرر نخواهد رسانید و فرستادن آن منافع متعلق می باشد لاجرا آن را  
 رخصت کنند و آنهم این چنین غیبت نباشد که باز بالکل ملاقات حاصل نشود بلکه مدت بعدیت  
 می آیند باز جناب مولوی صاحب موصوف عرض نمود که قبله حال مانده و اردین چگونه باشد  
 فرمودند این هم خوب است ما لم یدرک کله لا یتروک کله -

ملفوظ شانزدهم روزی در حضور حاضر شدم و آن وقت مکتوبات حضرت خواجه  
 محمد معصوم صاحب شروع شد و قتیکه سبق بمکتوب بست و سویم جانان بیگم رسید حضرت قبله  
 قلبی و روحی فداه ارشاد فرمودند که هندوستان را شیخ تعالی فهم و ذکا و علم و دانائی عطا فرموده است  
 اکثر باشندگان آنجا ذکی الطبع می باشند بیان فرمودند که در دلی شریف دختر فرزند جناب شاه  
 عبدالعزیز صاحب و عطا کلام الله شریف و حدیث شریف و تثنوی مولانا دوم صاحب می  
 کردند و جمعی زنان کثیر در عطا و جمع میشدند و ایضا ارشاد فرمودند و قتیکه فقیر در هندوستان



رفته بود در آن وقت مراسلات از طرف مستورات نزد فقیر می آمدند و عبارات های گوناگون  
و رنگین و الفاظ علمیه و لغات و قیقه در آن ممدج می بودند که علماء را این ملک این چنین خطوط  
نخواستند نوشت.

ملفوظ هفتم روزی پنجشنبه بعد از صلوٰۃ عصر مولی محرم الحرام ۱۳۱۳ هجری کمترین و کمترین خادم  
دیرین بحضور حضرت قبله قلبی و روحی فداه حاضر بود حضرت قبله احوال حال خویش باین طرز ارشاد  
فرمودند که وطن ما از آباد و آباد شهر لونی است روزی بیاس خاطر بر او دم محمد سعید که در آن وقت  
نزد مامول صاحب مولی نظام الدین و شهر کوه سیبهاران سبقت زنجانی خواند من جا بهای پوشیدنی  
و در آنجا بوده برادر عزیز را رسانیدم بعد از آن مامول من مولی نظام الدین صاحب فرمودند که شما از  
پیر من که اسم مبارک ایشان حضرت حاجی دوست محمد صاحب است و کثری ایشان نزد شهر  
چو و هوای قیام میدارد خبری و احوالی میداری یا نه من در جواب بیان کردم که ما را هیچ خبر  
نیست و نیدانم که پیر شما کدام کس هستند و کدام جا قیام میدارند و قتی که از آنجا واپس می شدم مامول  
من مولی نظام الدین صاحب فرمودند که هر چو دهمال و در راه شما است سلام من به پیر من  
برسانید و عرض کنید که درویشان جناب که برای کاری در این جا آمده اند فردا حاضر بحضور  
خواهند شد و رخصت شده بشهر چو دهمال و کثری ایشان آمده بطور عابر بیل پیش  
حضرت صاحب رفته پیغام سلام مامول صاحب خود رسانید حضرت صاحب بمن مخاطب  
شده فرمودند درویشان من که در آنجا رفته اند کدام وقت می آیند عرض نمودم که قبله فردا خواهند  
آمد پس همی قدر گفتگو کرده روانه بدس خویش شدم بعد از چند مدت غلبه ذوق و شوق الهیه و دلکسید  
و هر وقت در هر لحظه استغراق طاری می شد حتی که از مطالعه کتاب و سبق باز ماندم پیش استاد  
خود عرض کردم که حالا از من بختیصل علم نمی شود که محبت الهی روز بروز کمال غلبه می کند از او مصمم می  
وادم که پیش کسی اهل الله حاضر شده بیعت نمایم استاد صاحب فرمودند این آخر هدایه که قدسی  
باقیست با تمام رسانید بعد از آن انشاء الله تعالی من نیز همراه شما میروم و هر دو یکجا بیعت می نمایم



من عرض نمودم که در انتظار ختم کردن برای چند روز توقف باید و ما را از اضطراب باده جبکمال است  
 که استغراق هر وقت غالب است و به هیچ کار نمیگذارد من عرض رفیقته تعالی فرموده خواهش شد  
 در این اثنا برادر کلان استاد من بود و فرمودند که اگر اختیار کردن فقری اراده شما  
 بالیقین است بسیار مناسب است که با نیکوکار محکم باش من بیان کردم که حالاً از ته دل بیس  
 ندایم برآید که بخدمت جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب بیعت نمایم بعد از آن از  
 دلس خود با اراده بیعت روانه بطرف شهر چو حوالا شدم و فتنه که به شهر موسی زئی رسیدم  
 از سبب ذکر و غالب شدن نسبت حرارتی سخت در وجود من پیدا شد یک لحظه در نهر نشسته  
 غسل کردم با وجودیکه در آن وقت این چنین قوه داشتند بودم که اگر در ماه یا از وقت دوپهر  
 تشنه روانه میشدم تا وقت غروب آفتاب سفر یا پیاده میکردم و از سبب گرمی دل  
 تنگ منی شد بعد از آنجا روانه شده وقت عصر روز جمعه ۸ ماه جمادی الثانی ۱۲۶۶  
 هجری بخدمت جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب حاضر شدم و عرض بیعت  
 نمودم حضرت انکار فرمودند که فقری اختیار کردن با مشکل است باز عرض کردم که  
 من محض برای این کار تیار شده آمده ام و از هر چیز تعلقی برداشته ام دلس پشت  
 کردم به هر چیزی را و اودام سه طلاق فرمودند که باش بعد صلوٰه مغرب مرا از سعادت و شرف  
 بیعت مشرف فرمودند در آن وقت حالتی عجیب و غریب بطور آمد و قبل ازین علم صرف  
 و نحو و عقائد و فقه و اصول و تفسیر و دیگر علوم ضروری همه یاد بودند بعد از آن در علم حدیث مشکوه  
 شریف و صحاح سته یعنی صحیح بخاری - صحیح مسلم - جامع ترمذی - سنن ابوداود - سنن  
 ابن ماجه و در علم اخلاق احوال العلوم کامل و در علم فقه معالم التنزیل تمام - و علم بی تمام و کمال  
 و در علم تصوف - مکتوبات قدسی آیات جناب حضرت امام ربانی محمد الف ثانی صاحب هر  
 سه جلد و مکتوبات جناب حضرت خواجه محمد معصوم صاحب هر سه جلد به تحقیق تمام و دیگر جمیع کتب  
 تصوف کما حق الله از حضرت پیرم شد خود خواندم روزی حضرت پیرم شد مرا از شاد فرمودند که



تر آن روز یاد دست که پیغام سلام با مومن خود پیش من رسانیده بودی من عرض کردم که مرا خوب یاد است از زبان در افتاشان فرمودند که من در آن روز در پیشانی تو نسبت حضرت خود مشاهده کرده بودم و در خود دانستم که این شخص ضرورتاً فیض و نسبت حضرت مائتین بالمال خواهد شد و بعد از آن چند مدت تنقزی شد که تو نیامدی و در دل خود خیال کردم که شاید در کشف من خطا واقع شده حالاً از شسته ازی تو بظهور آمد بعد از آن ما را حضرت قبله گاه گاه میفرمودند که ترا مناسب است که علم منطق قدسی بخوان من پیش حضرت عرض نمودم که قبله برای خواندن منطق دل نمی خواهد چرا که مقصود خدا هست بعد چندی فرمودند که مرا سفارشش یعنی حضرت خضر علی نبینا و علیه السلام می فرمایند که عثمان را برای خواندن علم منطق مجبور نکن که مقصود خدا هست باز فرمودند که ما را در هر کار سفیدیش صلاح میدهند و بغیر صلاح او هیچ کاری نمیکنم

ملفوظ ایچدهم روزی در حضور پرورد حاضر گردیدم در آن وقت حقائق و معارف آگاه جناب صاحبزاده مولوی محمد سراج الدین صاحب پیش حضور حضرت قبله قلبی و روحی فداه عرض نمودم که قبله از جمیع کتب تصوف و طریقت حاصل اتباع حبیب خداست صلی الله علیه وسلم یا چگونه از زبان گوهر فشان ارشاد فرمودند که بیشک بغیر اتباع حبیبی هیچ فیض حاصل نمی شود لکن در این زمانه متابعت رسول اکرم صلی الله علیه وسلم بسا مشکل شده است و از جمیع کتب تصوف و طریقت برای عوام الناس مقامات عشره که مراد از توبه و انابت و زهد و قناعت و وداع و صبر و شکر و توکل و تسلیم و رقتا است حصول کردن است و حالاً اسرار که سیر الیه فی حبیب خاص است که در این زمانه بسا مشکل از هزاران یک یک فیه باز می باشد این نعمت عظمی که تعیب الی او شایسته حاصل می نمایند

ملفوظ نوازدهم روزی این خادم در محفل فیض منزل حاضر گردیدم در آن وقت حضرت قبله قلبی و روحی فداه بیان فرمودند که یکبار جناب حضرت لعل شاه صاحب برای حج بیت الله شریف بطرف حرمین الشریفین تشریف بوده بودند و مدینه منوره یک گرده درویشان



بمع پیر او نشان دیدند که حلقه زده می گردیدند و دست بردست میزدند و میخواندند یا شیخ  
عبد القادر جیلانی ختم شد و پیر او نشان بطور توجه بطرف یک مرید خود نگاه کرده ضرب حق زد  
بانه همی طود گردیدند و پیر او نشان باز همی طود بطرف دیگر مرید خود نگاه کرده ضرب حق  
زد علی هذا القیاس همی طود تمام درویشان خود را توجه نمودند من گفتم که طریقه قادرید داشته  
بودند و ایضا بیان فرمودند که فقیر نیز وقتیکه برائے حج شریف رفته بود و بعد تمام کردن امکان حج  
بدرینه منزله جان خود را رسانیدم و جای انتقامت متصل در وضع مطهره بود یک روز دست  
والی آمد و گفت تشریف بیارید که تماشا می مروان قادرید یتیم که معمول و کرایشا عجب طریق  
است او را جواب دادم که فقیر برای تماشا دیدن غیبت و عیب جوئی دیگران نیامده است  
فقیر برای عاجزی و ذلای آمده است که مرا حق تعالی اتباع حبیب خود صلی الله علیه و سلم  
کامل عطا فرمایند و ایضا ارشاد فرمودند که فقیر اکثر بخدمت فقرا برای ملاقات و حصول  
شرف صحبت اذیل جهت نیرود -

ملفوظ بیستم - روزی این خادم گننام در حضور آن قبله انام و کعبه خواص و عوام حاضر  
گردید در آن وقت تذکره فنا در میان آن عرض کردم که قربانت شوم انسان را که اول  
درجه فنا حاصل شد پس از آن معرفت الهی که مقصود اصلیت چه حاصل میشود - حضرت  
قبله قلبی در وحی فداه ارشاد فرمودند که فنا عبارت از این است شخصی را باید که نه بشادی جهان  
شاد میشود و نه بغمی جهان غمگین میشود و جمیع اعمال و افعال و ذات خود را و جمیع ممکنات را  
پس میداند و نیست و نابود می بیند بجز خدای عز و جل پس میرشدن همی فنا کمال معرفت الهی است  
ملفوظ بیست و یکم - روزی فدوی الجفل عالی حاضر گردید و الاوقات شدت گرمی بسیار  
بود شخصی اساده شده با دزدن برای دفع گرمی بر سر مبارک حضرت قبله قلبی در وحی فداه بفرمود  
اذیل کار او را منع فرمودند که این چنین اساده خدمت کردن نباید بنشین او پشت باز آن شخص



عرض کرد که قبله من خادم مہتمم پس غایت کردن ما را واجب است فرمودند کہ بیشک خدمت جائز است لکن آنقدر کہ در شریعت مصلفویہ رواہست نہ غلاب آن پس فرستیدن این کلام فیض نظام از زبان گوہر نشان شخصی مذکور یک نعرہ زدہ مجذوب شد یکی مولوی دل آں محفل نشسته بود حضرت قبلہ باد مخاطب شدہ فرمودند کہ نسبت حضرت خواجہ نقشبند صاحب قبلہ آنست چنانچہ بنیاد حال این شخص مجذوب را نسبت مجددی حضرت جناب امام بانی صاحب شکل است۔

ملفوظ بہست دوم۔ روزی این کمترین بآں قبلہ اصحاب دین حاضر شد حضرت قبلہ قلبی و روحی فداه بیان فرمودند کہ یک روز پیروم شد یا بر داشتہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف و رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ارضاء عنادہ صحرا برای قضا حاجت نشستہ ناگاہ بے فہم یک برگ گیاه سبز از زمین برکنہ نہ بعد چند سال اندی امر استغفار کردند کہ خداوند باید کردم کہ در ملک تو بغیر ضرورت اسراف کردم و ہمیشہ این حادث مبارک بود کہ اگر کسی از درویشان ادنی چیز مثل پاچک شتی یا لشک و خاشاک و غیرہ اسراف بجا میکرد بسیار ناراض شدہ زجر میکرد نہ کہ این مال خداہست چرا اسراف و بے ضرورت صرف کردی بلکہ بردار و ازین لفع حاصل نہایت کل اشیا حکم مال دار و مال لابی ضرورت نقصان و برباد کردن اسراف است۔

ملفوظ بہست سوم۔ روزی این خاکسار در حضور فیض گنجور حاضر گردید حضرت قبلہ قلبی و روحی فداه ارشاد فرمودند کہ یکبار پیروم شد یا بر داشتہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف و رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسبب خوف فساد دشمنان سفر خراسان را ترک نمودہ اقامت در کوہ کیغیر کہ بکوہ سلیمانی مشہور است اختیار نمودند و خنیکہ جناب حضرت شاہ احمد سعید صاحب قبلہ ازین ماجرا خبر داشتند مکتوب باین مضمون بنام نامی قبلہ مآثر فرمودند کہ دروغ بیفروغ را جزہ سوائی نیست بکار باہ خویش سرگرم باشند مصرع دیدہ احمد دل بہرہ تست



انت کافی انت شافی فی مهم الامور انت حبیبی انت ربی انت لی نعم الوکیل

يُرِيْدُ وَنَ لِيُطْفِئُو نُوْرَ اللّٰهِ بِاَوْ اِهْمِسْ وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ؕ

ملفوظ لیست و چهارم روزی بحفل فیض منزل حاضر گردیدم عوفی متفمن احوال رویار که  
بر این احقر گذشت بدو بحضور حضرت قبله قلبی و روحی فداه گذرانیدم مضمون خواب بعینه بنویسم  
قریبات شوم روز گذشت بدقت و پیر در عالم رویار می بینم که بر مزار شاه ترکان صاحب  
که در قرب خانقاه شریف دلی واقع هست گذر کردم و در دل خیال گذرانیدم که ای بزرگ  
شاید صاحب نسب نیست شهرت بسیار دارند لکن اسناد بزرگی ایشان از کسی بسماع  
زیبیه است بغیر خواندن دعا و فاتحه از آنجا عبور کردم چند قدم از درگاه ایشان بیرون رفته  
بودم که احوال باطن این کترین نباه و بر باد شد و بقلب سیاهی بسیار طاری گشت نهایت  
حیران و پریشان ماندم حتی که از این اندوه طاقت رفتن نماند شستم بسبب خوف انجامت  
بانه برگردیدم و بر مزار شاه ترکان صاحب دعا و فاتحه از دل خواندم فی الفور در آل ساعت حال  
خود را بحال دیدم دل اطمینان گرفت در همان وقت بیدار شدم بطائف خود متوجه شده و دریافتیم که  
ذکر جاریست واجب دانسته عرض نمودم اگر از تعبیر این خواب چیزی ارشاد فرمائید تسلی خاطر  
گردد و آئینه بر آن عمل نموده آیه ۱۲ حضرت قبله قلبی و روحی فداه بر پشت عرضی جواب ارقام  
فرمودند آل را تبرکات ابرار و مینایم و آن ایست جواب باطنی و در حق مسلمان گناهی است و در شرع  
شریف و بجهت عارضه گناه سیاهی بر باطن محسوس گردید چون ناوم و نائب گردیدی نورانیت ذکر ظاهر  
گردید و شاه ترکان صاحب مرحوم بزرگی باشند که مزار شریف ایشان در آن شهر مشهور و معروف  
است آینه در باره هیچ کس از حیا باشد یا موتی باطنی نباید نمود.

ملفوظ لیست و پنجم روزی این کترین بحضور فیض گنجور بوقت تجرد و تسبیح خانه حاضر گردید  
حضرت قبله قلبی و روحی فداه به بند مخاطب شده فرمودند که در روز عرس شریف حضرت پیغمبر شد  
ما بر و ان مضجعه الشریف و لول الله مرقد المینف و رضی الله تعالی عنه در باطن خویش ترقی تاثیر یافته



یانه عرض کردم که قبله بسیار تاثیر معانته کردم فرمودند که در کدام مقام ترقی و ترقی عرض کردم که در مراقبات  
 مشارب یعنی همه لطائف در جوش و خروش آمدند و عجیب حالت روحی نمود و چند ساعت عالم  
 بی هوشی غالب گشت باز بمیرا صاحب قلند مخاطب شده ارشاد فرمودند که در این روز عرس  
 شهادت چه ترقی تاثیر ظهور پوخته و نشان عرض کردند که قبله در خانقاه شریف یحیی روز تا تیر خالی نیست  
 و لکن در روز عرس شریف کیفیتی هویدا شد که آن زمین و آسمان خبر نداشتند بوم بلکه این چنین  
 معلوم گردیده که گویا از مراد پیران و اولیای شعله نور بیرون آمده بلند شدن گرفت حتی که تمام عالم خاص و  
 عام را فرا گرفت باز حضرت قبله قلبی و روحی فداه آن زبان گوهر فشان ارشاد فرمودند که عادت  
 زنان هر دو بار و امصار است که هر روز خانه را جاروب میکنند و آن گرد و غبار خوش و خوشاک صاف  
 می نمایند که کدورت و کلفت و دره میشود که مکن را آن صفائی مکان زعی خوش السوی و رونق  
 بنظر می آید و روحنائی خاطر زیاده تر می گردد و قلب صوفی نیز همین مثال میدارد باید که قبل  
 از مراقبه چند تسبیح استغفار و تهنیت کرده گرد و غبار که بسبب جهاننداری بر قلب نشسته است  
 شست شو نماید بخش و خوشاک که از جهت بشریت بر قلب افتاده است صاف  
 کند و از جمیع خطرات دل را پاک سازد سواکی محبت حق تعالی بعد از آن مراقبه کند و  
 متوجه فیض شود انشاء الله تعالی فیض خالص می آید و فیض یاب گردد و روحنائی خاطر حاصل  
 آید و نه آن کدورت و آلائش که از علل و عوامل بر قلب افتاده است فیض را نیز  
 مکه در می کند چنانچه بارش باران که پاک صاف مصفا بر کوه میبارد و آب باران با گرد  
 غبار آفتابی که بر کوه افتاده است آمیزد و بر بلندی و پستی کوه که توده خاک می دارد و آن  
 آب باران خلط شد و قینکه آب زیرین کوه آمد بسیار غلیظ و مکه گرد که دل آدمی از  
 حد نفرت میکند که قابل نشیدن میماند و نه بشستن جامه بکار می آید که خود مکه است جا  
 را چه طول سفید ننماید بلکه یک قطره از آن آب اگر بر جامه سفید می افتد جامه را داغدار میسازد  
 و نه در نختن طعام و مالیدن آرد استعمال نمایند غرضی که در صفائی آب باران هیچ نقصان



نیست لکن از آمیزش خاک و آلاش خس و خاشاک بد رنگ و غلیظ و مکرر میشود معدی  
خیر از وی علیه الرحمۃ می خوانید

بالا آن که در لطافت طبعش خلاف نیست در باغ لاله روید و در شود بوم خس  
بعضی بعضی ناواقف میگویند که در صحبت فلان فقیر این چنین تاثیر حاصل شد و در توجه فلان بزرگ  
این چنین فیض حاصل گردد و گویا این زمانه نمیدانند که چه طوره فیض شده است اگر فیض او  
فقیر صفائی میداد فیض یاب کند و اگر فیض او بزرگ مکرر است و دیگر آنرا نیز مکرر سازد  
تفصیل فرمودند که فقر و بزرگان غیر تشرع را نیز فیض می آید و تاثیر میدارند و لکن تاثیر فیض او شان  
مثال آب مکرر است که خود مکرر اند و دیگر آن را هم مکرر میزند فائده او این حاصل می آید  
که انسان را بهود و هوس استاده میکنند و راغب میسازد بر لذات نفسانی و شهوانی دل را سرد  
می کند از کارهای دین و بزرگان اهل الله که تشرع اند فیض و تاثیر او شان مثال آب مصفا  
میدارد پاک و صاف است و در قلوب مردمان زد و زد سرایت میکند و فائده آن فیض و  
تاثیر او شان این است که انسان را آماده میکند بر کارهای دین و نفرت میدهد از لذات نفسانی  
و شهوانی و خاطر را سرد میکند از اسوای الله و ایضا فرمودند که بزرگان فرموده اند و اصل الله در  
کتب هائے تصوف نوشته اند که صوفی را اول بیاید که ادب خانقاه فقر را بکند و در اینجا  
یا ادب میماند که خانقاه بزرگان جائے فیض است.

ملفوظات ششم یکبار حضرت قیام قلبی و روحی فداه در موسم زمستان با امراض  
گوناگون مریض بودند و مردمان برای عیادت از اطراف و جوانب بکثرت آمده بودند این  
خادم دیرین بجزیره و الا با خردقت بهیچ حاضر گردید و در آن مجلس دیگر مخلصان و درویشان خانقاه  
شریف نیز جمع بودند و در آن وقت حضرت قبله قلبی و روحی فداه از زبان گوهر نشان ارشاد  
فرمودند که بعد از نماز مغرب در حالت مرض تکیه زده نشسته بودم و در دل خیال کردم که غرض از  
این تمام مخلوقات که برای عیادت مرض من جمع آمده اند و از جهت بیماری من در تکلیف



انداگر وقت من با خرد بیه است زود خاتم بخیر کن که مردمان بسبب من تنگ نشوند و  
اگر ایام زندگانی من باقی اند پس صحت عطا فرما که اضطراب دوستان و درویشان دفع  
شود و در این اثنا قدری نقاهت از جهت امراض غالب شده و بیپوشی آید و در آن حالت یم  
که حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی صاحب و حضرت شاه  
غلام علی شاه صاحب و حضرت شاه ابوسعید صاحب و حضرت شاه احمد سعید صاحب و  
حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبله بروا الشرف مجتهد الشریف و نور الشرف قاضی المصنف و  
رضی الله تعالی عنهم تشریف تشریف الازانی فرمودند و با فقیر مصافحه نمودند و حضرت عزرائیل  
علی نبینا و علیه السلام نیز تشریف فرما شده و فقیر مصافحه کردند و از پیشانی مبارک ایشان تجلی نورانند  
شماره بطور پیوسته در دل خیال کردم که تشریف آوری این حضرات کرام و حضرت عزرائیل  
علی نبینا و علیه السلام از دوام خالی نیست شاید که وقت فقیر با خرد بیه است یا صحت حاصل  
یشود بعد از یک ساعت کامل از زیارت ایشان مشرف بودم بعد از آنحضرات کرام علیهم  
الرضوان و حضرت عزرائیل علی نبینا و علیه السلام بنوا استند از آن وقت در امراض فقیر قدری  
تخفیف معلوم میشود بشتیدن این سخنان از زبان درافشان همه حاضرین مجلس شکرانه خداوند کریم  
اداکردند.

ملفوظ است و منقح در روز عرس تشریف جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب بر الله  
مفتحه الشریف و نور الشرف قاضی المصنف و رضی الله تعالی عنهم بقدر قبله نام حضرت قبله قلبی روحی  
فراخ حاضر بودم که شخصی مولوی از خادمان پیش حضرت قبله آمده عرض نمود که قبله مرا برای خواندن  
چیزی از دیفیه فرماید که بر آن مواظبت و عمل نموده آید از خدا فرمودند که یک تسبیح استغفار بعد از  
نماز عصر قبل از نماز مغرب بخوان و یک تسبیح استغفار و یک تسبیح سبحان الله و بحمد الله  
سبحان الله العظیم و بحمد الله بعد از نماز تهجد قبل از نماز فجر بخوان انشاء الله تعالی فایده عظیم  
می بخشد.



ملفوظ لیست و هشتم روزی در حضور فیض گنج در حضرت قبله قلبی و روحی فداء فرمودیم  
 فرمودند که اگر جواب مُراسلات نوشته اند بیار حسب فرموده آورده ملاحظه کنانیدم و در جواب  
 یک خط که بنام حقائق و معارف آگاه جناب حافظ محمد یار صاحب بود این عبارت نوشته  
 بودم که واقعه جانگاز انتقال حضرت لعل شاه صاحب مرحوم چند ای غم و الم داده که از حد  
 تقریر و تحریر بیرونست و چنانی آتش بر دل افروخته که سرودن آن ممکن نیست فرمودند که آینه  
 این چنین الفاظ مبالغه منویس و بجای آن از دست مبارک خویش این عبارت نگاشتنه الحق  
 انتقال حضرت شاه صاحب مرحوم مسیبتی است سخت اول تعالی ثناء آن مرحوم را غریق بکار  
 غفران فرموده و ایس مانده گان را بغیر فضات حضرت که ام فایز سازد و برب العباد بالافزاید  
 که در جواب خطی این چنین الفاظ باید نوشته که تقصیر در روغ نباشد و مل و عام فهم باشند  
 ایضا فرمودند که فقیر نیز چندین سال خدمت تحریر جواب عرائضات و غیره پیش پیر و مرشد خود کرده  
 بودم روزی در یک عرضی بجائی گله اشتران ارواره جات نوشتم فرمودند که باز این چنین لفظ  
 غریب منویس -

ملفوظ لیست و نهم روزی فاروی بحضور فیض گنج در حضرت قبله قلبی و روحی فداء  
 از سان که بر نشان ارشاد فرمودند که عالمان این عصر می دانند که علم دینی دیگر است و علم تصوف  
 و فقری دیگر علم میخواند و نمی فهمند که جمیع فقها در کتب فقه متابعت خدا و رسول نوشته اند پس بر این  
 عمل کردن کما حقہ عین فقری است و کمال تصوف اگر کسی را تشفی نمیشود بیاید نزد فقیر که در  
 کتاب کثر از لطیفه قلب تا دایره لایعین کلمه تصوف بیان کنم انشاء تعالی بزبان خویش اقرار  
 خواهد کرد که صحیح است و درست البته یک حالات مقامات اند که بواسطه پیران کبالتاثر  
 بر هر مقام میرسد و در این باب علماء را چه تعلق و ایضا فرمودند که کتاب مشکوٰۃ شریف از حضرت پیر  
 و تنگه خویش قدس تعالی بسر هم الا قیس خوانده ام و فیکر بر کتاب البیوع را دیدم حضرت قبله  
 بفقیر مخالف شده فرمودند که این لایعین میخوانی عرض کردم که قبله حاجت ندارم در کالایع و شرایع



ما را تعلقی نیست فرمودند که صلاح من تیر بهیست است که این را بگذارد که نه من چیزی میدادم  
و نه تو بعد حضرت قبله این بیت خوانند بیت

علم کثیر آمده عمرت قصیر، آنچه ضرورت است بدان شغل گیر

باز کتاب الادب بالا شروع کنانیدند

ملفوظ سی ام - روزی در محفل فیض گنجه حاضر گردیدیم شخصی عرض کرد که قبله زیارت  
در خلایا جا که برای ملاقات نزد خویش کسی نیگذازد و بعد از یک لحظه انشا فرمودند که حضرت  
پیروم شد با قدس الله سره الا قیس کیباز از حاکم رضی بودند خدا مان عرض کردند که قبله اگر بعد  
نماز عشاء کسی شخص نزد جناب نیاید بهتر است که چند ساعت استراحت می فرمایند فرمودند  
هر کس که برای ملاقات می آید هیچ کس را نهج وقت ملاقات نکند خلق الله که برای زیارت  
فقر و بزرگان میروند حسب اخلاص خویش فیض حاصل بنمایند کسی که اخلاص زیاده آورده است  
فیض زیاده می برد و کسی که اخلاص کم آورده فیض کم میبرد کسیکه اخلاص نیا آورده خالی از فیض  
میرود باز مثال فرمودند مردمان که در بازار میروند حسب توفیق خویش اسباب خور یا بنمایند کسیکه  
زاد زیاده میدارد اسباب زیاده خور یا میکند کسیکه زاد کم میدارد اسباب کم خور یا بنمایند و کسیکه  
در دست پهن ندارد خالی واپس می آید بعدی شیرازی رحمة الله میفرمایند بیت

تسبیح دست رفته در بازار دستار

ملفوظ سی و یکم - روزی در محفل فیض منزل حاضر گردیدیم در آن وقت حضرت قبله قلبی و  
روحی فدا حاضرین مجلس را سخنان نصیحتانه عجیب و غریب میفرمودند در اثنا کلام این عبارت  
می خوانند که حضرت شاه صاحب قبله حضرت شاه غلام علی شاه صاحب دهلوی میفرمایند  
که ای برادر هوس دیگر است و جان بازی دیگر امروزه در دوشی بلغمه فروشی است خدا تعالی ازین  
درویشی که دین فروشی است تو بدو بهر اول مسلمانی درست کنم بعد از درویشی -

ملفوظ سی و دوم - روزی فقیر بحضور آن قبله برنا و پیر در دوه عید الضحی حاضر گردید انشا



فرمودند که روز عید عبادت از عبادت مولی است و درین روز مردمان که از صبح تا شام  
نزد فقیر برای مبارکبادی می آیند و وقت فقیر ضائع میکنند چه کنم که روگردانی از مردمان در  
این روز مناسب نماند و ایضا فرمودند که در ویشان خانقاه شریف را بعضی بعضی اوقات  
در کار خدمت خانقاه شریف مشغول می دارم و در ویشان این زمانه که از علم تصوف خبر ندارند  
و کوتاه فهم اند فائده این کار به نظر ایشان نمی آید فائده در اویش خانقاه شریف که تان  
گندم مع اوام صبح و شام بسیار بخورند و جامه بلا تکلیف می پوشند از خوراک و پوشاک  
بسی اندیشیده اند و مبادا خطرات ماسوی الله در قلب ایشان خطره بیندازد این سبب  
گاه گاه در کار خدمت خانقاه شریف مصرف می دارم که توجه خواطر ایشان بآن طرف مائل  
نشود و ایضا فرمودند فقها که در کتب طلب العلم فریضه نوشته اند صحیح است و لکن هر گاه که  
انسان اختیار میکند همون علم برای او در آن وقت فرض است مثلاً تحقیق که او حج می رود  
مسائل حج یادداشتن در آن وقت او را فرض اند و تحقیق که بجای نذاری تعلیق می آید مسائل بیع و قمار  
یادداشتن او را فرض اند و یکس که می بین است مسائل ذکوة او را چه فائده می دهند و یکس که جریده است  
مسائل نکاح و طلاق با وجه مناسب دانند و ایضا فرمودند که علم فقه صوفی را تقدیری کثافت قلب  
پیدا میکند لکن جمال درستی عقائد آن تقصیر را مضمحل سازد در آن وقت جناب مولوی حسین علی  
صاحب نیز حاضر حضور فرشته بودند حضرت قبله این خادم دیرین را ارشاد فرمودند که از تسبیح  
خانه کتاب مطعاب جلد اول مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه یاد  
حسب فرموده آوردم جناب مولوی صاحب موصوف را این عبارت نشان فرمودند عبارت  
مکتوب هشتم - و علمه ظاهر اهل سنت هر چند در بعضی اعمال مقصر باشند اما جمال درستی عقائد آنها  
در ذات و صفات آن قدر نورانیت دارد که آن تقصیر در جنب آن مضمحل و ناچیز در نظر می آید و  
بعضی متصفین با وجود ریاضات و مجاهدات چون در ذات و صفات آن قدر درستی عقیده ندارند  
آن جمال در آنها یافت نمی شود و محبت علماء و طلبه علوم بسیار پیدا شده روش ایشان خوش می آید



و آرد و دارد که در جرکه اینها باشد و تلویح را از مقدمات اربعه بطالب علمی مباحثه میکند و بدین نقیصه  
نیز نکرده میشود و در معیت و احاطه علمی یا علما فریاد است.

**ملفوظ سی و بیستم** روزی این کمترین خادم ویرین در حضور عالی حاضر گردید از شاد فرمودند  
که وقت باختر رسیده است و اکثر مردمان این زمانه که نزد فقیر می آیند اظهار ادوات خویش نموده  
برای حصول تمناهای دنیوی و مقاصدات جانی استمداد و عاینهاست و برای سرانجامی امورات ثنّی  
و نبویه طلب و عاینها دارند و حال آنکه برای هر علم موضوع است و مال و ماعلیه و ضروری برای فقیری  
پیران و مریدان را ترک مرادات خود است و گذشته از خیالات مایوسه اش و ایضا  
فرمودند که اولاد و قسم است یکی اولاد صوری و دیگری اولاد معنوی اولاد صوری را نسبت بطرف  
حضرت آدم علیه السلام است و اولاد معنوی را نسبت بحضرت رسول اکرم صلی الله علیه و سلم  
کرده میشود و در میان پیرو مرید نیز همین مثال است که مرید با اعتبار اولاد صوری از والدین  
خود است و با اعتبار اولاد معنوی از پیر و مرشد خود تعلق می دارد.

**ملفوظ سی و چهارم** - روزی کمترین خادم ویرین بحضرت قبله نام حاضر گردید و در آن وقت  
حضرت قبله قلبی و روحی فراه در عالم جوش نشسته بودند  
با خدا داده گان تنیزان کن خدا داده گان را خدا داده است  
باز این بیت فرمودند بیت

خود بخود آں مه دلداره بر رمی آید نه بزود نه بزادی نه بزراحی آید  
**ملفوظ سی و پنجم** روزی در حضور فیض گنج حاضر گردیدم عرض کردم که قبلاً متوجه توحید و  
فهم ناقص این حقیر کما حقّه نمی آید از زبان در افتال تقریب لچپ بیان ساخته اند فرمودند که  
از تکیخ خانه کتاب مستطاب مکتوبات حضرت شاه احمد عید صاحب قبله بیاد حب فرموده  
آوردم از کمال هربانی این عبارات این خادم را خوانید تا فهمانیدند عبارت مکتوب  
دو از دهم توحید نزد صوفیه صافیة رحمة الله علیهم در قسم است توحید وجودی و توحید شهودی توحید



وجودی عبارتست از دانستن اتحاد وجود که معنی مایه الوجودینه است در جمیع اشیا یعنی مقوم  
وجود در موجودات علویه و سفلیه ذات واحد حضرت حق سبحانه و تعالی است نه آنکه ذات موجودات  
و ذات حق سبحانه واحد است کما زعم البعض من الجبله که این وحده موجود است نه وحده وجود  
از غلط جاهل فرق در مصدر مشتق ناکرده در ضلالتی افتند چنانچه افاضل و ضاعوا فاضل و محققین  
صوفیه از این جنس اغلاط برمی اندازند اگر چه در وجود که نزد ایشان عین حق است مراتب خمس اثبات  
میکند لکن اطلاق احکام یک مرتبه را بر مرتبه دیگر کفر و تفرقه می دانند چنانچه مولانا جامی رحمة الله علیه  
میفرماید بیت

هر مرتبه از وجود حکمی دارد      که فرق مراتب نمکن ز ندلیقی

و توحیدیه بودی عبارت از دیدن ذات حق سبحانه و تعالی است فقط و اختصار کثرت بالکل از نظر  
سالك نه آنکه کثرت را دیدن و در میان کثرت و وحده نسبت عینیت یا امریت اثبات نمودن چنانچه  
در توحید وجودی بی اثبات فاقترقا و فشار هر دو غلبه محبت محبوب حقیقی است در نظر محب که در  
توحید اول ما سوار بعنوان عینیت یا امریت بسبب غلبه محبت ملاحظه میکند و ظل باصل مشتبه میشود  
عارف ساجی حافظ شیرازی علیه الرحمة میفرماید ۵

عکس روی تو چو در آئینه جام از قناد      عارف از خدای می در طمع خام افتاد  
و در توحید ثانی ما سوار هرگز در نظرش نمی آید تا با اثبات نسبت چه رسد و این قسم اعلی از قسم اول است  
و فشار اول تصفیه قلب است و مصدر ثانی تزکیه نفس است و مطمئن شدن او است و ناله و زاری  
توحیدی است که محصل فنا است که از دید و دانش ما سوار خست بر بند و و هر حق سبحانه و تعالی  
مشهود بصیرتش مانند چنانکه در درویش بسبب غلبه فشان آفتاب بجز آفتاب هیچ معلوم  
نمی شود و دستارها هرگز محسوس نیست با وجودیکه وجود شاهد نفس الامر ثابت است همچنان  
کثرت باثبات لکن نظر عاشق مقصور بر معشوق خود است و متسلک مشاهد جمال محبوب خویش است  
۵ در درویش چو آئینه است از کثرت شوق      هر کجای می نگرم روی ترا می بینم



بخلاف توحید و جودی که از شرائطه نیست لهذا بعضی طلاب را واضح میشود و اکثر اند حضرت شاه  
نقشبند راه را برای سالکان مقرر فرموده اند که در آن راه انکشاف توحید و جودی نباشد تا از منزلت  
اقدام که بعضی از باب توحید و جودی را واقع میشود محفوظ مانده و درین حلاله نیفتند جزا شد تعالی  
خیر الجزا چنانچه اکثر اینها این وقت هم او است لا عقیده محکم ساخته بشیطیات تکلم نمینمایند و تها  
در امور مشروعه میروند کتاب الله علیهم عبارت مکتوب نود و پنجم و الفوق بین التوحید  
الوجودی و الشهودی ان التوحید الوجودی عبارة عن انکشاف سیان الوجود  
فی مراتب الامکان و فی کل ذرّة من ذراته و فی هذا المقام یتدرّج هذه الابیات ۵

البحر یجری علی ما کان فی قده ان الحوادث امواج و انهار

فلا یجینک اشکال تشاکلها عن تشکل فیها و هی استار

لا آدم فی الکنون ولا ابلیس لاسک سلیمان ولا بلقیس

فالکل عبارة و انت المصنعة یا من هو للقلوب مقناطیس

رق الزجاج و رقت الخمر فتشابهها و تشاکل الامر

فکانها خمر و لا قدح و کانها قدح و لا خمر

و التوحید الشهودی عبارة عن شهود الحق و اعتقاده اکثره عن النظر لا فی الواقع

فاقتراقا و افتحاضا و التوحید الشهودی لا یل انکشافه لیحصل الفناء الالهم و انکشاف

التوحید الوجودی لیس فیض و ری السالك اذ لا مدخل له فی حصول الفناء ۱۲

ملقه طوسی و ششم روزی این خادم در مجلس آنقبله خاص و عام حاضر گردید فرمودند که

قوی ترین ابیاب فتور در طالب اناست طالب است بشیخ ناقص که بلوک و جذبه کارنا تمام

کرده بمندی شیخی خود را کشیده است طالب را این چنین صحبت به پستی می آرد و اندر ذره بحقیق می

اندازد حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس الشیرہ العزیز میفرمودند ہر طالب کہ ببقیہ قابلیت

اولی اسطہ صحبت ہائے مختلف قادر شد کار او شود است جز بصحبت اہل تدبیر کہ کبریت



احمر است بصلاح نمی آید۔

ملفوظ سی و هشتم روزی بمجلس فیض منزل حاضر گردیدیم در آن وقت حضرت قبله قلبی و روحی فایه ارشاد فرمودند که هر کس این بیت را یاد کرده است و در خطوط مینویسد بیت  
اولیایا هست قدرت ازاله تیر بسته باز گردد اندر راه

و لکن فهم ندارند و فیکه اولیایا را سختی پیش می آید لاچار می رودید به در آن وقت این چنین کلام های بے اختیار صادر میشدند چنانچه حضرت شاه احمدی صاحب قبله یک بار به سفر بودند که وقت عشاء در یابش آمد و ملاج نه بود صاحب عراقه که در آن سواره بودند و شرکیه بود آن را فرمودند که عراقیه را در دریا بیند از آن بهدیت ایشان بدین اخت از تصرف ایشان در آب صحیح و سالم گذشت و آن مشرک بمعافیه این که امت با سلام مشرف گشت و ایضا این کلام فرمودند بحسب علی النبی اظهار الهجرة و بحسب علی الولی کتمان الکرامات باز فرمودند که قول حضرت شافعی صاحب در نفحات الانس نوشته اند که اگر امت خود را اگر چه بانگ سگ ندارد سگ هست و حضرت توحید محمد معصوم صاحب می فرمایند یا رب جمله جهانیان بر من یا بخون

ملفوظ سی و هشتم روزی بمجلس فیض گنجد حاضر گردیدیم در آن وقت جناب شاه میر محمد صاحب برادرزاده جناب حضرت نعل شاه صاحب مرحوم و زنده شریف و اله نیز حاضر حضوره نشسته بودند حضرت قبله بادشان مخاطب فرمودند که این نصیحت فقیر یاد داده که امانت کسی نزد خود نگذار و همین نصیحت پیرو مرثیة و رحمة الله علیه بارها فقیر را فرموده بودند که امانت کسی نزد خود نگذار و ایضا فرمودند که ملا علی قاری نوشته است که بسیار شیعه سازج با ش بجز وقت گفتگوی نه می تغلیم و ادب او بایا کرد و ایضا فرمودند که روز قیامت تمام انساب قطع خواهند شد و نسب پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم باقی خواهد ماند

ملفوظ سی و نهم روزی بخد مت حضرت قبله حاضر گردیدیم که برای امامت صلوة فجر این

له حضرت قبله بعینه این عبارات از کتاب مناقب و مقامات احمدیه میاید بیان فرموده اند ۱۲







احمد ومسلم والحاکم عن ابن بريدة عن ابيه واخرجه البخاري في الادب النبوي  
عن انس والشافعي ومروان بن مالک بن نضر ولدت شهيرة انما لفقو طجيل ويقيم روزي ودر مجلس في منزل  
حاضر شدم عرض کردم که قبله برای ذکر خلوة میکنند از این چه مراد است و معنی خلوة چیست  
و از لف راس بجامه و قمض چه فائده حاصل آید از شاد فرمودند که خلوة فارغ میکنند دل را  
از شواغل و در تفصیل معنی خلوة مشایخ کرام علیهم الرضوان اختلاف فرموده اند بعضی از  
ایشان فرموده اند که در خلوة بر غلبه دل است از ماسوی الشا اگر چه در جمع عام باشد  
بعضی بیان نموده که برای آسودگی فتنی و یکی بقتل است و لف راس و قمض عین برای انکه آرام  
کنند و جایگزین حواس تا که دل اطمینان گیرد بعد از آن حضرت قبلة قلبی و روحی فداه از لسان  
درا نشان فرمودند که کتاب ملا علی قاری شرح عین العلم بیار حسب فرموده از تسبیح  
خانه آوردم از کمال عنایت و کرم بخشی این عبارت نشان فرمودند فهو ای السلوك بلزوم  
الوضوء فهو نور القلب والخلوة ای بلزوم الخلوة فهي ای الخلوة تفرغ عن الشواغل  
عن تحصيل الفضائل وقد تقدم تحقيق الخلطة والخلوة ثم القوم مختلفون في سلوك  
لحقهم فمنهم من جعل مدار الخلوة على خلوا القلب عن غير ذكر الرب ومشاهدة الحق  
ولو كان في مجمل الخلق كما يشير اليه قوله تعالى إِحَالٌ لَّا تُلْهِهُمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ مِّنْ  
ذِكْرِ اللَّهِ وهو طريق السادة النقشبندية والقادة الشاذلية ويقال في حقهم أنهم  
غريبون قريبون وكاثيرون بانيون وعريشون وفرشيون ومنهم من اختار الخلوة  
المعارفة بينهم تهون اليه المبتدئ وتسهيل المنتهي وكان المص منهم ولذا قال  
والاولى ان يكون السالك الذكري في بيت مظلم خفيق ليس فيه متاع الا ما لا يد  
منه او ليف رأسه اذا كان في مسجد ونحوه ويغمض عينيه حال ذكره وفكره والحين  
صلوته فانه مكروه على خلاف دأبه عليه الصلوة والسلام وسنتهم وانما اختار  
البيت المظلم ولف الرأس وغمض العين ليركز الحواس اي تسكن وتستقر فيه



ان ما ذكر انما هو يسكن حاسة البصر ولعل ايراده بصيغته المجمع لتواتر النظر  
 ملفوظ پهل وروم - روزی بخیر است اقدس نور حاضر بودم حضرت قیامه قلبی و روحی فداه  
 ارشاد فرمودند که انسان بیچاره اصل خود را فراموش ساخته لباس اتانیه پوشیده است  
 اگر اصل خود را یاد میداشت او را بجز عجز و انکسار چاره نبود شکستی نیستی را پیرایه خود  
 میساخت بعد از این آیه شریف خوانند و لقد خلقنا الانسان من سُلالةٍ مِینِ  
 طِینٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نَظْفًا فِی قَرَارٍ مَّکِیْنٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النَّفْثَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعُلَاقَةَ  
 مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظًا فَكَسَوْنَا الْعِظَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ  
 اَللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ بعد از این فرمودند که مولانا روم صاحب ادیس منی خبر میدهند  
 همین مطلب را بیان بنمایند ایات

مولوی گشتی و آگاه نیستی از کجا و از کجا کیستی  
 از خودی آگاه نمی آید بشعور چنین علمت نباید نشعور

ملفوظ پهل وروم روزی قبل از نماز صبح بحضرت عالی حاضر بودم جناب قیامه قلبی و روحی  
 فداه از غایت مهر بانی و شفقت انانیدی باین عاصی پرمعاصی مخاطب شد ارشاد  
 فرمودند که درین زمان شرارت نشان در امکان اسلام و ایمان فتوری راه داده قتال  
 علیه السلام نبی الاسلام علی خمس الخ اذین امور امری به حالت خود نمائند بلکه اصل اینها  
 معیوب و معیوب ازینها مغرب و مطلوب طباح گردیده است نسبت مجذوبه کس علی  
 است حصول آن درین اوقات اگر چه محال نیست لکن مشکل بعد از کمال است و ایضا  
 فرمودند که آهالی این زمان طالب کشف و کرامات شده اند و فقیری را منحصر در این  
 داشته از مقصود و بر اصل دور افتاده اند مقصود از فقری آنست که آن سرور عالم  
 صلی الله علیه و سلم جبرئیل علی نبینا و علیه الصلوة و السلام را بیان ساختند و خداوند  
 کائنات تو را بخانه تهنیت خواند و در خانه شریف کسی چندان بشرط علیه من



نیت و عدم اختلاط که موجب پراگندگیست بماند انتشار آن العزیز از مقصود و خط خواب  
یافت بعد حضرت قبله قلبی و روحی فاده مشکوة شریف این حقیر را از این حیث نشان  
فرموده عن عمر الخطاب رضی الله عنه قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه  
وسلم ذات يوم اذ طاع علينا رجل شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر  
لا يرى عليه السمر ولا يفترق منا احد حتى جلس الى النبي صلى الله عليه وسلم  
فاستند ركبتيه الى ركبتيه ووضع كفيه على فخذيه وقال يا محمد اخبرني  
عن الاسلام قال الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله  
وتقيم الصلوة وتؤتي الزكاة وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلا  
قال قتد فحجنا له يسأله ويصده قال فاخبرني عن الايمان قال ان تؤمن  
بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر وتؤمن بالقدر خيره وشره قال قتد  
قال فاخبرني عن الاحسان قال ان تعبد الله كأنك تراه فان لم تكن تراه فانه  
يراك (الحديث)

ملفوظ چهل و چهارم روزی این بخدمت درین بعد صلوة ظهر بخفیه فیض بخورد و تسبیح خانه  
حاضر گردید ارشاد فرموده که نوشتن تعویذات و عملیات و غیره فقیر بشتا موقوف است  
پس بکمال مهر بانی از متزیات شاه احمد سعید حب این مکتوب نشان فرموده که نوشته  
نزد خود بداده که برای شما ضروریست -

عبارت مکتوب صد و چهارم - بسم الله الرحمن الرحيم اذ اجاءك من تيمم القدر  
اوراسه او تو جمع الرياح فخذ لوحا طاهرا وضع عليه رملا طاهرا و اكتب بمسما  
ايجد هوز حطى و شد بالمسما على الالف و اقر الفاتحة مرة و صاحب الامر و اضع  
اصبعه على موضع الالف بقوة ثم اسأل اهل شيعت فان شففى فيها و الا فقلت المسما  
الى الباع و قرعت الفاتحة مرتين و سألته كالا ولى فان شففى فيها و الا فقلت الى الحميم



وقرئت الفاتحة ثلاثا وهكذا فلا تصل الى اخر الحروف الا قد شفاها الله تعالى ۱۲  
 اذا عنت لك حاجة او كان لك غائب فاردت ان يرجعه الله تعالى سالما غائما  
 او كان لك مريض فاردت ان يشفيه الله فاقرأ سورة الفاتحة لحدا واربعين  
 مرة بين سنة الحج وفرضه ۱۲ ومن عفاه الكلب المجنون وخيف عليه المجنون فاكتب  
 له هذه الآية على اربعين كسرة من الخبز انهم يكيون ون كيد او اكيد كيد افسهل  
 الكافرين امهلهم رويدا ومرة ان ياكل كل يوم كسرة ۱۲ من خاذا سلطان فليقرأ كنه بعض  
 كَفَيْتُ حَمَقَ سَقِّ حُمَيْتُ وَلِيَقْبِضَ كُلُّ اَصْبَعٍ مِنَ الْيَدِ الْيَمْنِ عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِنَ الْفَرْقِ  
 الاول ومن اليسر عند كل حرف من الثاني ثم لفتحتها جميعا في وجهه من يخاف ۱۲  
 وهو يد الطفل سَمِ الْبَرِّ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اعوذ بكلمات الله التامات من شر كل شيطان  
 وهامة وحين لامة تحصنت بحصن الف الف لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم  
 اذا ظهر مرض الحصد فخذ خيطا ازرق واقرأ سورة الرحمن وكلها مررت على قلبه  
 تعالى فباي الاء ربكما تكذب فاعقل عقلا وانفث فيها وعلق الخيط في حلق الصبي  
 يعافيه الله تعالى من ذلك المرض ۱۲

ملفوظ پھل و پنجم روزے ایس حقیر مجلس آل قبلہ صغیر و کبیر حاضر گردید فرمودند کہ کتاب  
 حصین از نسیم خانہ بیار حسب الارشاد اور دم فرمودند کہ شاہ یحییٰ صاحب شرع کو دن  
 ختم برائی حضرت لعل شاہ صاحب مرحوم حیرے از کلام اجازت طلبیدہ است پس بعد  
 مطالعہ ایس حدیث شریف لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاحِدٌ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ  
 يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ نشان فرمودند کہ او نشان را بنویس کہ شمارہ اجازت  
 است مثل دیگر ختم حضرات پنج صبارہ خواندہ شود اول و آخر صمدیہ بارہ درود شریف خوانند۔  
 ملفوظ پھل و ششم روزی بوقت تجلی حضور والا حاضر بودم از کمال مہربانی بایں خادم  
 ویریں مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ مردمان برائی حصول معاش چہ تکلیف ہا و ریاضت ہا



میکشند و چه در پنج و محنت بر سر می برند و فکری نصاری و تجارت مال و غیره و ذرا اعت و  
 مزدوری و حرفتها و غیره حبله با اختیار میکنند مراد از این همه ریاضات نان بابت آوردن است  
 و اهل الله که در طریق علیّه نقشبندیه مجتهدیه صاحب کمال اند پس طریقه مثال می دارند که طالبان  
 خدا و درویشان با صدق و صفای برای شب بیداری و تاکید بر عبادات و گوشه نشینی  
 و کثرت ذکر و قلت طعام و قلت کلام و دوام ذکر اسم ذات بر لطائف و نفی و اثبات  
 و تهلیل لسانی و مراقبات از مراقبه احیاء تا مراقبه لائقین و اعتدال در اقل عبادات  
 و توسط در ترک ماله فسادات و تعمیر اوقات با و را و اذکار که بحیث صحیح ثابت شده اند و در دیگر  
 طقهار ریاضات شاقه و مجاہدات شدیدہ امر میفرمودند مراد از این همه یادگیری و عشق الہی  
 است که قطع عالمات و محبت مابوی الله حاصل شد و حب جاه و ریاست بالکل در دل  
 نماند که پروردگار عالم عز اسمہ را شکر خوش بینی آید حسب مضمون آیت شریف الا الله  
 الدین الخالص حق تعالی جلشانه از بندگان خویش دین خالص میخوانند و ایضا فرمودند که  
 در شریعت عزاداری صلوٰۃ و صوم و زکوة و حج و عبادت و زکوة و بوقت حصول شرائط  
 ادا کردن حج و اقامت از گناہان کبیرہ و صغیرہ و دانستن حلال و حرام و دیگر  
 منہیات و غیره که مقرر اند برای ما عمل کردن برای نجات کفایت میکنند موافق فرموده حق  
 تعالی لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا و لکن درجه ولایت بغیر دوام حضور بذات الہی و انجذاب  
 جوی و ذوق و شوق و جمعیت قلبی و استعراق دل مشهود و خود موافق حایت شریف الاحسان  
 ان تعبد ربک کانک تراه حاصل نمیشود۔

ملفوظ چهل و ہفتم روزی این کمترین و کترین خادم دیرین بمجلس قبلہ حاضرین غائبین  
 حاضر بود کہ حضرت قبلہ قلب و روحی فدایہ بعد از فراغ صلوٰۃ عصر برای خواندن ختم خواجگان  
 کہ معمول پیران و نقشبندیہ مجددیہ است نشستند و در این اثنا یک زن پونہ از خراسان  
 برای زیارت حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب



برود الله مفجعه الشریف و نور الله مرقده المنیف و رضی الله تعالی عنه آمه و ان کمال اخلاص  
و شوق بر مراد پرانواله سبحانه کرد و بجزو این حرکت حضرت قبله آواز می همیب داد که ای بله  
بخت برائے حصول فیض و برکت آمه و چیرانی خیرے بڑی سجادہ کردن بر قبوہ حرام  
است پس از شنیدن آواز حضرت قبله زن مذکورہ اذین حرکت باز آمد و زیارت کرده  
و عافا تخره خواست و رفت۔

ملفوظ چهل و هشتم۔ روزی بحدود قبله انام و محفل عالی مقام حاضر گردیدیم حضرت  
قبله قلبی و روحی نداه این حکایت بیان فرمودند کہ سلطان ابراہیم اوہم غلامی خرمیادرا  
گفت کہ چہ خودی گفت ہر چہ سلطان داد باز گفت چہ پوشی گفت ہر چہ سلطان داد  
غرضیکہ ہر چہ سلطان اورا می گفت و جواب میگفت ہر چہ سلطان داد سلطان ابراہیم اوہم  
صاحب فرمودند کہ نیز چہ تری از طرف خود بگو گفت چونکہ من غلام ہستم از طرف خود چگونہ  
چیزی بگویم پس سلطان ابراہیم اوہم صاحب الذہن کلام مؤثر و عبرت گفت و خیال کردند  
در دل خود گفتند چونکہ من نیز غلام خداوندہ کہیم ہستم پس این حکم رانی از طرف خود چرامی کنم ہمہ  
بادشاہی خود گذارم شدہ را ہی شدہ یک بالاش و آنچہ ہمراہ برد شخصی را دید کہ سنگ زیر  
سر کردہ خواب میکرد بالاش ہماں جا گذارم شد کہ آنچہ ہمراہ خداوندہ کہیم ہمراہ دادہ است و ایضا  
فرمودند کہ نگاہ داشتن نسبت نقبتہ یہ مجربہ در این زمان فتن و اوان ابتلا و محن این چنین  
مثال میآورد کہ شخصی در خانہ تیلیاں باشد و یا رچہ خود را محفوظ دارد و ایضا تذکرہ تعلیم و  
تعلیم در میان آمد فرمودند کہ کسی از پسر آہنگر پسید کہ پادہ تذکرہ خود را ہا آمه یا بدیہ گفت اگر  
تعلیل کرد بدیہ خود را ہا آمه اگر بدیہ کرد خود را ہا آمه پسیدہ راجہ حیثیت گفت اگر جلد می کرد  
بعضی انکہ زندہ باشد بسبب ہوا را ہا در جوال آتش پیدا خواہد شد و جوال را خواہد ریخت  
خزودہ دیہ خواہد شدہ اگر بدیہ کرد کہ انکہ تمام مردہ شدہ آتش در ان منازہ باز بہو لیت تمام  
در جوال کردہ بی و غدرہ یا آدم بخانہ خواہد رسید غرضیکہ طالبان و متعلمان را باید کہ اول



کار علم و غیره بخوبی طور پخته بنیادینند که باقی تعمیر بر آن پخته شود و اگر اول فاسد و خام بنیاد باشد  
باقی خام خواهد شد و ایضا حضرت قبله سبق در اول ولایت کبری جناب مولوی نورخان صاحب  
را عنایت فرمودند ایشان عرض نمود که قبله سبب کثرت ورود اسم ذات و نفی و اثبات غصه  
بسیار میشود فرمودند غصه ترا خداوند کریم برای خدا کن باز جناب مولوی صاحب موصوف  
عرض کرد که قبله در خاطر می آید که کسی طرف رفته ذکر حق تعالی عز اسمہ بخوبی کنم که در خانه موجب  
غصه و ضرر غیر میشود فرمودند که این چنین نباید کرد که طفلان تو صغیر اند و از علم بلی بهره خواهند  
ماند و از یاد غصه تو باین سبب است که ترا عقل معاد است و عقل معاش نیست و هر کس  
در این زمانه حسب اغراض خود بلا لحاظ مشروع کار میکند و سپس موجب غصه میباشد باز  
مولوی صاحب موصوف التماس نمود که قبله هر چپ که وارد و ذکر اذکار زیاده می کنم غصه زیاده  
میشود و اگر در ذکر کم می کنم غصه نمیشود از زبان در افتشال اشاره فرمودند هر چپ که مفید باشد  
و اغ نمایان باشد و اگر چپین است خوف یسج و اغ نیست و هیچ کدورت بر آن معلوم  
نمیشود یعنی در ذکر اذکار الله تبارک و تعالی جلشانه موجب صفائی دل است و قتیکه مر خلاف  
شرع بر آن موثرند سبب غصه میشود و بر دل مکرر هیچ تا اثر ظاهری نمیشود و ایضا حضرت قبله  
فرمودند که در خاطر می آید که تمام کتب خانہ باسم مبارک جناب حضرت مرشد ما و مولانا حضرت  
حاجی دوست محمد صاحب قبله برداشت مفسحه الشریف و نور الله مرقدہ المنیف و رضی الله  
تعالی عنه در حین حیات خویش وقف می کنم و متولی هر سه فرزندان را میکنم درین کار سه  
فایده اول اینکه همواره ثواب بار و اح حضرت صاحب قبله باشد و دیگر اینکه کتب از  
تنازع تقسیم و غیره محفوظ بمانند و خواهند گفت که این کتب وقف اند در ملک مایان نیست  
پس تنازع نمیشود خواهند کرد و میگویم اینکه هر سه فرزندان فقیر حسب دلخواه همیشه از این کتب نفع  
خواهند گرفت.

ملفوظ چهل و نهم - روزی این خادم دیرین بمجلس فیض منزل حاضر گردید در حضور فیض گنجور



نمود هر چه از مولی است همه او الهی است او فتا و حضرت قبله قلبی و روحی فداه ارشاد فرمودند  
 که نفع و ضرر منع و عطا عزت و ذلت صحت و علت هر چیزی که انسان را می رسد تقدیر الهی است  
 اگر چه بعضی امورات بحسب ظاهر نازد یا بنظری مد آید و لکن بحسب باطن چونکه از حق تعالی  
 اند همه لائق و ذی باند و عین مصلحت و ثواب در مکتوبات قدسی آیات جلد ثالث حضرت امام  
 ربانی مجدد الف ثانی امام الشریع و الطریقه و الحقیقه قطب المذقین حضرت شیخ احمد فادوی  
 سرسندی رضی الله تعالی عنه این عبارات نشان فرمودند عبارات مکتوب می و مقیم از اخبار  
 پراکنده متوحش نباشند دل تنگ نشوند هر چه از جمیل مطلق عیاشانه پیا آید زیبا بود و اگر چه  
 بصورت جلال نماید اما فی الحقیقت جمال باشد ای سخن بر تقوی محمول نباشد و بر تفوه صرف  
 نشود که تمام حقیقت دارد و سر اسر مغز است بگفتن و لذت بخش است نیاید اگر در دنیا ملاقات  
 میسر شود و فیها و الامعالم آخرت نزدیک است بشادت المر مع من احب تسلی بخش موجود است  
 و شیخ سعدی علیه الرحمة این میفرماید ابیات

گرگزندت رسد از خلق مرغی که نه راحت رسد از خلق نه رنج  
 از خدا و ان خلاف دشمن دوست که دل هر دو در تصرف اوست  
 گر چه تیر از کمان همی گزند از کماندار بیند اهل خرد

و ایضا فرمودند که این کلام فیض نظام حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه  
 و ابیات شیخ سعدی علیه الرحمة ظاهر اهل معلوم میشود و لکن در تحقیقات معنی از فهم و ادراک  
 دور اند و دور اند.

ملفوظ پنجاهم - روزی بخود فیض گنجد حاضر گردیدیم در آن وقت تذکره شرک خفی و حسلی  
 در میان آه حضرت قبله قلبی و روحی فداه این عبارات نشان فرمودند عبارات تفسیر عزیزی  
 یَعُوذُونَ بِرِجَالِ مِنَ الْحَيَاتِ یعنی پناه میگیرند بر دانی چنانچه از این فرقه جن داین پناه گرفته چنانچه  
 نیز بود اول آنکه هرگاه ایشان را مرضی لاحق میشد نسبت میکردند که از اثر بنظری جن است و



برای جن طعمای و خوشبوی و بوخته می ساختند و در مقامی که حضور جنیان گمان میکردند می  
 نهادند تا این محقر را بطریق رشوت قبول کنند و از اندامهای مادر دست بردار نشود و دم آنکه در  
 جهات مشکل و عقد های لایحل نام آنها را بطریق درو میخواندند و بر صورت های تراشیده  
 که بنام آنها مقرر کرده بودند و بتان می نامیدند و فتنه درو میداد و قریب آنها میگذاشتند  
 میدوم آنکه چون معرفت حوادث آینده ایشان را منظر می افتاد و پیش کا هنان میرفتند و از آنها  
 پیری خوانی می کنند تا جنیان حاضر شده خبر دهند که خلالا چنین خواهد شد و فلاں واقع چنین  
 چهارم آنکه هرگاه در سفری در صحرا یا در منازل در خود آمدند بعضی کلمات استعانت و پناه  
 بخوی بسرداران جنیان و پادشاهان ایشان میگفتند تا از صدمه اتباع آنها در آن صحرا و در آن  
 منزل محفوظ مانده و پنجم آنکه بتملق و مدح خوش آمد و دادن هدایا و نذر و اطعمه مرغوبه بعضی از  
 جنیان را بخود مایل میساختند تا در وقت احتیاج و عجز از حیل بشری از آنها کار بگیرند چنانچه  
 کردیم بن السائب از پدر خود که صحابی است روایت کرده که ما های در سفر بودیم عجیب مشاهده  
 کردیم که در بیابان گرگی آمد و یک گوسفند را از دست شخصی گرفته بدو آن شخص نام حنی را گرفته  
 فریاد کرد که اے فلاں زود برس که گرگ گوسفند مرا می برد بجز و فریاد کرد و شنیدیم که  
 شخصی میگوید اے گرگ گوسفند این را به کن فی الفور گرگ گوسفند را باز آورده برافتنه رفت  
 فَرَادَوْهُمْ دَهْقًا پس زیاده کردند این آدمیان جنیان را سخت و کبر پس جنیان دانستند که چو  
 بندگان خدا در این امور بیا محتاج میشوند و ما کار و دای ایشان میکنیم و بلا نصیبت ما را که  
 خدای تعالی بر ایشان فرستاده و دفع میکنیم را این نوعی از شرک در کار خانه خدای هست  
 و اگر شرک مستقل نیست لابد ما را حلقه فرزندگر فکلی نسبت با و تعالی بی شبهه محقق است  
 که بندگان محض را بما حواله فرموده است پس ما بنده محض نیستیم و آدمیان دانستند که این جماعه  
 غیب که کار و دای حاجات ما می کنند در ولایت ما شرکتی دارند و بلا شبهه علاقه بندگی  
 محض خدا ندارند ایشان را پس خواندگی یا ولیعهدی یا تفویض خیالات از آل طرف است



و اِنَّ مَا لَا كِه در بندگی او تعالی با ایشان برابریم چرا محتاج ایشان می کرد پس این نوع استعانت  
و اعانت که در میان آدمیان و جنیان واقع شد موجب جرات بر اعتقادات باطله  
گردید و لهذا در حدیث شریف از استعانت بالجن مطلقاً منع فرموده اند و ارشاد شده است که هر که را  
در سفر یا در حضر یا در بیماری ترس جن رود باید که تقوی با شمار الهی نماید و اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
الرَّجِيْمِ و قل رب اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ و اَعُوْذُ بِكَ رَبَّ اَنْ يَّخْفَضَنِيْ مِنْ هَمُوْزِهِ  
یا امثال ذلك بخواند و گوید اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَيْءٍ مَا خَلَقَ بُوْی اَسْج  
ضرری از طرف جن نخواهد رسید و نیز از ذبایح الجن منع شدید فرموده اند و از آفتونها که در آن  
نام پیران و سرداران جنیان مذکور است تخذیر نموده زیرا که اصل آفت شرکت از همین معامله  
پیدا شده است و موجب فساد حال نوع انسان و نوع جن هر دو گردیده.

ملفوظ پنجاه و یکم روزی این حقیر بر تفسیر بحضرت حاضر بود در آن وقت غلام سرور خاں  
صاحب کهنه روی بحضرت قبله قلبی و روحی فداه عرض نمود که قبله مراد از اسم ظاهر و اسم باطن  
چیست که نزد اکابر نقشبندیه مجددیه سنی ولایت علیار است که ولایت ملائکه ملا اعلی است حضرت  
قبله بحوالش فرمودند که مردمان از اسم ظاهر و الباطن اسم الهی می فهمند که آمده است هو الاول والاخر  
والظاهر والباطن نزد حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه مراد از اسم ظاهر  
اسما صغری یا ربی تعالی هستند و از اسم الباطن اسما ذاتی هستند گو یا وقت مراقبه اسم الظاهر  
بیرساک و اسما صغری هست و در وقت اسم الباطن بیرساک و اسما ذاتی هست بقول  
فرمودند که افسوس شما مردمان کسب نمی کنید و من باین ضعف و امراض گوناگون دائم المرض میمانم  
پس شما را تعلیم مقامات که میکنم محض تمینا و تبرکامی کنم که چیزی از بركات و فیوضات این مقامات  
نخواهد رسید.

ملفوظ پنجاه و دوم روزی این مکینه درویشان بحضرت آن واقف و قائل قرآن کاشف  
حقان قرآن حاضر گردید حضرت قبله قلبی و روحی فداه از کمال شفقت و مهربانی طریق ذکر و



از کار دوام حضور و شرائط و ضروریات و لوازمات و اسباب آن باین عامی پر معاصی مخاطب  
 شده ارشاد فرمودند و این عبارات خوانید نه در فهمانید عبارت تفسیر عزیزی و اذکر سمر  
 زکات یعنی و یاد کن نام پروردگار خود را بپسبیل دوام در هر وقت و هر شغل و همراه هر عبادت خواه  
 در اثنا آن و خواه در اول و آخر آن و خواه بزبان و خواه بقلب و خواه بروح و خواه بسره و خواه  
 بخفی و خواه با خفی و خواه بنفس و خواه در دوزخ و خواه در شب ذکر سانی خواه بجهت باشد و خواه بجنبه  
 و نام پروردگار هم خواه اسم ذات یا اسم اشارت که هو است یا اسمی از اسمای حسنی  
 که او را مناسبت یا نفس سالک و وقت و حال او بیشتر باشد چنانچه از حضرت شیخ ابوالنجیب  
 سهروردی بغدادی قدس سره منقول است که هرگاه طالب این راه پیش ایشان می آمد  
 اول او را بیک البعین یا دو البعین امر میفرمودند من بعد او را بحضرت خود نشانده بود و  
 نه نام حسنی را بروی میخواندند و نظر خود را بر چهره او می دوختند اگر به یکک از اسمائے الهیه  
 او را تغیری در چهره و اثر عاجی پدید میآید میفرمودند که فتح تو بر این اسم خواهد بود و او را ذکر  
 آن اسم تلقین مینمودند اگر هیچ یک از این اسماء او را تغیری در چهره و اثر عاجی پدید نمیشد  
 میفرمودند که راه ابرار پیش گیر و بکار تجارت و زراعت و حرفت مشغول باش که استعداد  
 سلوک راه قرب و جذب نداری و خواه اسم پروردگار محض تنها باشد یا در ضمن تهلیل که  
 نفی و اثبات است یا در ضمن تسبیح و حمد و تکبیر و لا حول و در گیاره ذکر است و خواه کیفیت  
 ذکر بکثرت باشد یا در ضربی فصاعدا و خواه با حبس نفس و خواه بی حبس نفس و خواه بدون برخ  
 و خواه با برزخ و خواه سرگنی و خواه هفت رکنی و خواه با شرائط عشره که شد و شد و تحت و  
 فوق و محاذیه و مراقبه و محاسبه و مواظبه و تعظیم و حرمت است و خواه بدون این شرائط  
 الی غیر ذلک من الخصوصیات التي استنبطها الماهر و من اهل الطرائق و تعین  
 احد الشقیین از این خصوصیات مذکوره مفوض بیدر شیخ و مرشد است که بحسب حال هر  
 چه لا صلاح داشت تلقین فرماید و از خصوصیتی بخصومتی نقل و تحویل کند چنانچه در آیت دیگر



فرموده اند فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون اهم المهمات ان است که هیچ لمح و  
 هیچ نفس غافل نباشد و هیچ شغل و عمل ازین یاد بازماند چنانچه در آیت دیگر فرموده اند لا  
 تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر الله و اگر خوف آن باشد که بسبب شغل و عملی از ذکر حق  
 بازخواهم ماند پس آن شغل و عمل را از خود دور کن و تبتل الیکه یعنی منقطع شود از هر عملی که ترا از  
 یاد حق باز دارد بسوی پروردگار خود بیاورد که در آن اوتبتل یعنی بطریق قطع کردن علاقه آن عمل  
 و آن شغل از طرف خود با اختیار زیرا که بدون قطع علاقه آن عمل و آن شغل از طرف خود منقطع  
 شدن بسا اوقات ظلم و نا مشروع میشود مثلاً لو که بقطع علاقه ذکری از خدمت آقائے  
 خود بازماند و منقطع شود یا مردی قطع علاقه نکاح از صحبت زن و خاطر جوی او در کسب نان  
 و نفقه او منقطع شود و بازماند و علی هذا القیاس و برای اشاره بسوی این قید لفظاً تبتل را  
 آورده اند زیرا که منظور بیان این نوع انقطاع است که بقطع کردن آن علاقه حاصل  
 شود نه تا کید انقطاع تا تبتلاً به فرمایند و فائده این قطع و تبتل اول و دومین ذکر است که خطرات  
 ماسوی الشیء در خاطر خطیر نکنند و غرضیکه از ذکر است حاصل آید و در صورت خطرات  
 ذکر ذکر یعنی ماند و موجب توجه خالص بذكر نمیشود و تا جذب و قرب را متمرکز و دوم و بقای  
 اثر ذکر است که بسبب توجه مفرط یا مری اثر توجه با مریات محو میگردد و مثل خطرات دیگر این  
 کار میشود سوم در تمام عبادات فراغ خاطر شرط است و علاقه داشتن با خلق شافعی  
 است قوی چنانچه موجب خلاصی از گناهان بسیار میباشد مثل ریاضیت و بدعت  
 و خوشامد دیدن منکرات و بیاعت و متاثر شدن بصحبت های بد پنجم نفی محبت ماسوی الشیء  
 مینماید چنانچه ذکر محبت او تعالی را در دل می افزاید پس حکم تنقیه دارد قبل از استعمال و دومی صحت  
 که شرط است

..... در این جا باید دانست که تبتل و انقطاع از علایق دنیوی در ابتدا ذکر و سلوک  
 شرط است و در انتها که قوت جمع در میان استغراق و اختلاط بهم میرسد شرط نیست بلکه



اختلاط بهتر از قبیل میگردد زیرا که باعث تعلیم و تعلم و نادید و نادید و ارشاد و نصیحت رعایت  
 حقوق و موجب حصول ثواب عبادت است که موقوف بر اختلاط اند مثل عیادت مرض و تشیع  
 جنازه و اعانت اهل حاجات و افتاد و تواضع و صبر و تحمل بر حوائج خلق و خدمت  
 مساکین و اخیاف و سبب کسب مال برای مصیقات و انفاقات خیر و تعمیر مساجد و ریاضات  
 میشود بعضی از فقها و اذکر اسم دریک را بردارای تجرید تحریمه و قبیل را بدفع بدین محل نموده اند  
 زیرا که هر دو دست برداشتن در اول نماز اشاره است بآنکه من از دو عالم دست برداشته  
 مشغول بپاد خدا شدم و بعضی از صوفیه بتبیل را بر نفسی مایه ای اندر وقت ذکر حمل نموده اند و  
 طریق این تبیل آن است که در خانه تاریک بنشینند و سر خود را بر سجده چشمان خود را بسته کنند و  
 زبان را ساکت دارد از غیر ذکر و در وقت خلوص و کمرنگی نماید آتانی افرط و بیدار ماندن اختیار  
 کنند و تقبیل طعام لازم شمارد که این هر دو را در تنویر قلب و غلبه تمام است زیرا که تقبیل طعام خون  
 دل کم می کند و بیدار ماندن پیله دل را میگذارد و شخصی را مستحبه خود گرداند که ضروریات قوت  
 و پوشش را سرانجام دهد و در وقت احتیاط کند که از وجه حلال باشد و با دای فرافش و  
 روایت و ذکر دائم مشغول شود با استقبال قبله و طهارت و حضور دل اول زبان ذکر گوید  
 تا آنکه حرکت زبان ساقط شود و بی اختیار بند کرد جای گرد و بعد از آن به تخیل دل ذکر گوید تا آنکه  
 حروف هم در میان نمانند و محض معنی در ذهن را سخا گرد و بعد از آن شمار منقطع شود و ذکر حالتی  
 گردد از حالات و در این وقت محبت قویه عادت شود و مذکور را اصلاح فراموش کردن نتواند باز  
 غیبت از جمیع اشیا و باطن را در آید تا آنکه از نفس و صفات نفس خود نیز غایب شود  
 و این مرتبه را قرب نامند یا از ثبت بآل رسد که از ذکر نیز غیبت رود و در محض شهود مذکور  
 باقی ماند و این سر حد فنا است بعد از آن اتصالی بے تکلف و بی قیاس با محبوب خود حاصل  
 شود و بقا همیست و درین مرتبه او را نشاء و ولی و واصل خطاب توان داد و سابق ازال  
 طالب و مرید و شوقین و جو یا توان گفت.



ملفوظ پنجاه و سوم - روزی در محفل فقین منزل حاضر شدم حضرت قبله قلبی و روحی فدا  
 بمولوی نورالحق صاحب شاه پوری مخاطب شده ارشاد فرمودند که در حیه ولایت و فقری حاصل  
 کردن در این زمان پرافتخار بسیار مشکل است که شرائط ولایت از اکل حلال و صدق  
 مقال و غیره ازین صبح و صبحه میسر نمی آیند چنانچه حضرت امام ربانی بحج و الف ثانی رضی اللہ تعالی  
 عنہ می فرمایند یک یک در هندوستان اگر بے حق و قلبه دانی کرد از طبیات بیرون نمیشود پس ازین سخن  
 باید فهمید اگر باین گمان را ایمانی غامی میان مثل قلبه دان حاصل آید بسیار غنیمت است صم  
 و درین معنی فرمودند که روزی حضرت قبله عالم قطب زمان مُرشدی ام حضرت حاجی دوست محمد  
 صاحب قایس مره و بر دقبعه ارشاد فرمودند که بوقت مغروب در جوار رسیدیم که پشت هائے  
 ریگ بودند و هیچ آبادی نزدیک نبود و نه که ام شخص دیده میشد و در اینجا تا اثرات عجیبه و برکات  
 غریبه ظهور کرد و دیدیم و حیران شدم که خدا یا چه معامله است که نه که امی شخص بابرکت و ایل نیت  
 دیده میشود و نه که امی منزله پیدا است در آن پشته ها اگر دیدیم چه می بینیم که در ریگ شخصی  
 ثولیه سرشور دیده حال در دیده پارچات پشتون افتاده است پرسیم که کستی و چه حال  
 داری گفت که شخصی از مریدان حضرت جی پشاور دی هستم و قتی که مرا اراده حج بیت اللہ تشریف  
 در دل افتاد حضرت جی مرا فرمودند که ترا اجازت طریقه دادم من عرض کردم که در من بیات  
 قبول این امر نیت و عطیہ شیخ را داد که درم حالا فینده ام که حضرت جی وفات کرده اند و من در  
 غم افتاده ام که ترا اجازت شیخ را داد که درم و عطیہ او را قبول نکردم و ایضا حضرت قبله فرمودند  
 که حال من این چنین است که شیخ مرا در این جا نشانده اند و این منصب مرا تفویض فرموده  
 اند و از قصه آن بزرگ عبرت گرفته ام و حضرت شیخ من نیز بنفس خود همیں طور دعوی می کردند  
 ملفوظ پنجاه و چهارم - روزی بحضرت نور حضرت قبله قلبی و روحی فدا حاضر گردیدم عرض  
 کردم که قبله در صلوة تجدید چه قدر قرات خوانده شود از لسان گوهر فشان بیان فرموده که در طریقه  
 ما علیہ نقیضه بخدیوہ پیران کبار علیہم الرضوان سوره هائے طویل طویل میخوانند مثل سوره یسین و



سورة محمد وماننان در دبر و سے ایں احقر این عبارت خوانند عبارت تفسیر عزیزی و در حدیث شریف وارد است کہ ہر کہ در ہتجہ وہ آیت در دو رکعت بخواند اور اتفاقاً اس نے تین و ہر کہ ص آیات در چند رکعت بخواند اور از عباد ایں می نہ یست و ہر کہ ہزار آیت بخواند اور از از دارن حمد و ینویسند و بعضی روایات وارد است کہ ہر کہ پنجہ آیت از قرآن در ہتجہ بخواند روز قیامت با او قرآن خصمی کنن والا قرآن با او نزاع و جدال نماید کہ مضائق داشتی و حق تلاوت من او انکر دی و بعضی احادیث وارد است کہ ہر کہ دو آیت آخر سورة بقرہ را در نماز ہتجہ بخواند اور اکفایت میکند و نیز در حدیث وارد است کہ روزے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محاب خود را فرمودند کہ آیا از شما نمی ترساند کہ سویم حصہ قرآن ہر شب خواندہ باشد صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کردند کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواندن سویم حصہ قرآن ہر شب بسیار دشوار است از کہ میترا اند شد فرمودند کہ سورة قل هو اللہ احد براہ سویم حصہ قرآن است و در ثواب اگر این را بخواند ثواب سویم حصہ قرآن شمارا حاصل شود و این اکثر مشائخ خواندن ایں سورة را در نماز ہتجہ معمول داشتند و این را چند طریق است اول آنکہ بعد از سورة فاتحہ در ہر رکعت سہ بار ایں سورة را بخوانند دوم آنکہ در ہر رکعت اول و دوازده بار بخوانند و بعد از ان یک یک یا کہ کم کنند تا آنکہ در ہر رکعت آخر کہ دوازدهم است یک بار بخوانند شود سویم آنکہ در ہر رکعت اول یک بار بخوانند و در ہر رکعت یک یک یا ہر بغیر این تا در ہر رکعت آخر دوازده بار واقع شود و اما نزد فقہاء ایں طریق مقبول نیست زیرا کہ ہر رکعت دوم از ہر رکعت اول درازتر میگردد و این ترک اولی است و بعضی از مشائخ در ہر رکعت سورة فرمل را با سورة اخلاص ضم کنند و از حضرت خواجہ عزیزان قاسم سر کہ سر حلقہ گروہ نقشبندیہ انہ منقول است کہ یاران خود را بخواندن سورة یسین در نماز ہتجہ میفرمودند و ارشاد میکردند کہ چون دریں نماز سہول جمع شود مطلب حاصل گردد و دل شب کہ بعد از نیم شب است و دل قرآن کہ یسین است و دل مرد با ایمان کہ پراز ایمان است۔



ملفوظ پنجاه و پنجم - روزی بحضور فیض کبوره حاضر گردیدیم در آن وقت حضرت قبله قلبی و روحی فداه بخار و مان حاضرین انصاح آداب و غیره بیان میفرمودند بعد از آن باین عاصی پر معاصی مخاطب شده ارشاد نمودند که در ویشان این زمان که همراه نان و ادام چینی و اچار میخورند اگر باین نیت که این هم یک عمده ادام است که همراه نان خورده میشود جائز هست بحد اق حدیث شریف ذیل عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اهلہ الا ذکر فقا لوا ما عندنا الا مقلد عابد فجعل یا کل به و یقول نعمة الادم الحلی نعمة الادم الحلی رواه مسلم و اگر بخمال حفظ نفس میخورند که اشتها زیاد شود و از خوراک زیاده تر خورده میشود ناجانیر است و هم در این معنی فرمودند وَلَا یَحْمِلُ بَيْنَ الْاَدَامِیْنِ ذِیْرَانِکَ و قسم ادام همراه نان خوردن در طریق صوفیه جائز نیست و نیز از جمله آداب طعام فرمودند وَلَا یَنْتَظِرُ الْاَدَامُ ذِیْرَانِکَ صوفی را باید و قتی که نان بدست آید بیاد فرست بخورد و انتظار طرف ادام نکند -

ملفوظ پنجاه و هشتم - روزی بحفل فیض منزل حاضر گردیدیم در این اثنا جناب حاجی حافظ محمد خاں صاحب ترین نیز حاضر حضور آمدند حضرت قبله قلبی و روحی فداه باوقان مخاطب شده ارشاد فرمودند که در مراقبه چیزی تا اثر معلوم شد خاں صاحب موصوف عرض کردند که قبله تا اثر شده است بلکن تا وقتیکه در خانقاه تشریف بحضور حضرت قبله حاضر میباشم تا اثر فیض معلوم میشود و قتی که از اینجا بخانه خویش میروم تا اثر کم میشود بلکه هیچ تا اثر معلوم نمی شود حضرت قبله این عبارات خواندند عبارات مرج البحرین الشرفی الشیخ عنه گوید که همان روز که آنحضرت صلی الله علیه وسلم از نیارفت و آفتاب جمال و س در پرده ش حال مانتیغش و پیش و هلمه ناپرده فرمودند که سر رشته شناخت از دست رفت و لیریقین روی در انظار نهادار و نه ندیدیم چه برفت از نظرم مولود دوست

چو چشمی که چراغش از مقابل برود ازین بالاتر و باره بکثر سخن دیگر است که خطبه رضی الله تعالی



که اورا خطئه الغیل گویند کاتب وحی آسمانی بود بشکایت حال خود پیش ابوبکر صدیق رضی الله عنه آمد و فریاد برآورد که تافق مخطئه من خطئه را یعنی خود را از مخلصان پنداشتم خودی منافق صفت برآوردش بازبان و ظاهرش باباطن یکجا نیست و عاقلش بر پنج انتقامت نه ابوبکر گفت عاقل شد آخر این چه سخن است و چه میگوئی و کیفیت حال چیست و مقصود چه گفت و قتی که در حضرت رسول با شیم صلی الله علیه و سلم و جمال وی را می بینیم و سخن و پنداشته بود یقین چنان جلوهر گرفته شود گویا حقیقت را بچشم سر می بینیم و بهشت و دوزخ را مشاهد می کنیم باز چو از پیش وی بیرون رویم و با اصل و اولاد مخاطب می آییم و بر اسباب و آلات نظر افکنیم حال ببرد و سر رشته گم شود و بسیاری از آنچه یاد بود فراموش گردد و بسبب که ابوبکر صدیق که اقل مومنان و جعفر یقین است در برابر آن چه میگوید گفت ای برادر تو چه گویی که ما را نیز حال هم برین منوال است پس خطئه با ابوبکر و مشهوره حضرت که عبارت از مجلس پند بود یک کائنات است صلی الله علیه و سلم حاضر آمده حال را با حضرت عرض نمود فرمود غم مخور و اندیشه کن که حقیقت حال و خاصیت غیب و حضور همین است اگر دلم برین حال باشی که در حضرت می بینید حقیقت را بمعائنه دریا بی دریا ملائکه مصافحه کنید

اگر درویش بر یک حال مانی  
میر دست از دو عالم بر قشاندی  
و می بر طارم اعلی نشینیم  
گهی بر پشت پائے خود بنشینیم  
اکنون معلوم شد که احوال و صحایب که مقرران درگاه و سر حلقه غارخان آگاه از بحسب غیبت و حضور نور نبوت متغیر و متفاوت بود چه جائے دیگران -

ملفوظ پنجاه و هفتم - روزی این بنده خاکسار در حضور آن مقبول درگاه پروردگار بوقت تجمیع حاضر شده خلوة بود هیچ یکی از خادمان فیض اندوخته حاضر نبود و فردی را قریب نشاندند ارشاد فرمودند که نسبت خاندان عالیہ نقشبندیہ مجددیه بر جوش و خروش و آه و نعره موقوف نیست بلکه نسبت چیز باریک است که کسی را میرسد شش باد صبا



صبا بسوی مدینه رود کن ازین غلامی سلامی بخوان

و هم درین معنی بیان فرمودند که حضرت فاطی فی الله خواجه محمد باقی باشد صاحب و قلیک در  
 دلی تشریف آورده اند همه پیران آل دیار پیری خود را گزاشته مریدی حضرت ایشان  
 اختیار نمودند و شرف را با دلی دلی تا حال این زمانه پیاس ادب بلقب غریب نواز یاد میارند  
 و در بحال حضرت محمود از حلقه سر بر آورده فرمودند که کسی شخص بیگانه در این حلقه مامور  
 است که القاریض نمیشود و در بیان و درویشان که شریک حلقه بودند با یکدیگر دیدار و گفتار که  
 و میان میان این پنج کس بیگانه نیست حیران شدند آخر الامر شخصی بیان نمود که قبله عالم  
 امروزه چادر برادر خود بر سر کرده ام که در میان ما و او خان خانه واحد است و کن برادرین  
 داخل این طریق نیست ارشاد فرمودند که زودتر این چادر را بیرون حلقه بیاور تا احتساب  
 فرموده اند اخته شد باز متوجه فیض شدند فی القدر القاریض جاری گشت پس حضرت  
 قبله فرمودند که ازین سخن باریک باید فهمید که احوال درویشان این زمانه با کل برعکس شده  
 است که محنت و کثرت ذکر و کمالات میکنند و در حلقه کمی آینه بیگانه دار می نشینند با وجود اینهمه  
 قصور اعمال و افعال از فیض حضرت مرشدان و ملا تا حضرت قیام حاجی محمد صاحب قدس  
 سره و بر مقلعه هر کس بحسب استعداد خویش بهره می برد اینهمه فیض و تصرف پیران ما هست -  
 مقلو ط پنجاه و هشتم روزی در محفل فیض منزل حاضر گردیدیم درین میان جناب  
 حاجی حافظ محمد خان صاحب ترین هم بخاست فیض و رحمت حاضر گردیدند حضرت قبله قلبی  
 و روحی فداه بادشان مخاطب شده ارشاد فرمودند که کتب مینی برای انسان نعمت عقلی  
 است و لکن کار سلوک بغیر حصول باطن و دوام کثرت ذکر حاصل نمیشود و حالا سابق شما بر متابعت  
 مشارب است باید که پنج هزار ذکر اسم ذات بر لطیفه قلب و یک هزار بر لطیفه روح و یک هزار  
 بر لطیفه سر و یک هزار بر لطیفه خفی و یک هزار بر لطیفه اخفی و دو هزار بر لطیفه نفس و یک هزار بر قابلیه  
 کل دوازده هزار ذکر اسم ذات در شبها و روزی خواند با شن ازین کم نکتہ هم درین معنی بیان



فرمود تا که حضرت مولانا و مرثیه حاجی دوست محمد صاحب بردالت مفعله الشریف و اولاد  
مرقه المنیف بار میفرمودند که یک دو اذنه هزاره ذکر اسم ذات را بی هیچ نیت و اوست نموده  
او صاحب اللفظ است هر چیز را که دل او میخواهد می یابد و ایضا ارشاد فرمودند که حافظ القرآن  
اگر با خلاص نیت خالصا وجه الشرفان شریف میخواند غنا در بخل اوست

ملفوظ پنجاه و نهم روزی بحضور عالی حاضر گردیدیم در آن وقت یک خط از بنای بی  
رسم ملا فقیر محمد صاحب خروئی سوداگر گذشتنه بود که امسال گرانی غله از حد گذشت و از  
هر اطراف و جوانب نزدیک و دور در هر نقطه سالی می بر آید و امسال چند هزار در پیله حبس انگیزه  
خبر داده اند و منته بر ای فروخت در بی آورده ام تا حال تحریر میچاک ازال بفروخت ز سریه  
از نقصان عظیم خوف است و گیرانیکه در شهر بمبئی مرض جدیده ظهور کرده است که بالائی راق  
دانه پیدا میشود و آماش آل بالا میرود بعد از چندین ساعت مرض از دار فانی بدار جاوداتی  
رحلت مینماید از ترس این مرض چهار پنج لکھ باشند گمان بمبئی شهر خود را گذاشته باطراف  
تشافه آنرا فلان است عادی ام که از دعا غیبی این خادم را فراموش نفرماید و برای جوانان  
در وی عطا سازند که در این امورات سخت میفرمود حضرت قبله قلبی در وی خدایه باین خادم  
دیرین مخاطب شده ارشاد فرمودند که در جواب این نبوی که اکثر اوقات کثرة التضرع و درود  
سازند برای جمیع امورات و همات میفرمودند که خود حق تعالی عز و ایمه میفرماید فَقُلْتُ تَسْتَغْفِرُونَ  
وَتَكُفِّرُونَ إِنَّهُ كَانَ عَفَّارًا يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَفِيلِدَكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ  
وَيَجْعَلُ لَكُمْ مَعِيشَتٍ وَيَجْعَلُ لَكُمْ أَنْهَارًا مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا وایضا فرمودند که بزرگی  
بود بسیار مردمان نزد او شان می آمدند و استعاره و طیفه مینمودند هر کس را برای هر حاجت خواندن  
استغفار تا کی میفرمودند یک روزه شخصی عرض نمود که حضور برای جمیع مطالب و مرادات و  
مقاصد است همین و در استغفار میفرماید فرمودند که مگر بغیر استغفار هیچ نمی آید که برای حل مشکلات

پس این آیات شریفه در سیاره است و نهم بقرآن المذموم و در هر روز یک بار اول ۱۲ مرتبه



جهات و ادین منب شود.

ملفوظ قصه ششم - روزی بوقت تہجد بخدمت اقدس حاضر گردیدیم غلغله بودی هیچ کی از خادمان در درویشان خانقاه شریف حاضر نبود این عاصی پر معاصی را قریب خود نشاندہ از کمال ہربانی و شفقت ارشاد فرمودند کہ کتب ہا کہ نوشته اند فخر فعلی و فخر صفتی و فخر ذاتی حاصل شود و عمر زح اگر داده شود تا ہم خطرہ غیر در او خطور نکند مراد از این است کہ ہر قسم تکلیف و معائب کہ از بہت جہان داری میرساند و بحسب ظاہر از بہت بشریت مشغول بشو اعلیٰ ماسوی اللہ باشد و لکن در کار خانہ او کہ یاد الہی است کہ مراد از آنکہ حضور اوست غلی اندازد مانع نشود - **مصرع** - خاشاک نیز بر سر دریا گذرہ نکنند - و ایضا فرمودند پیران این زمانہ کہ پیری اختیار میکنند و مرد با دامن پیران بنمایند اگر ایں کالہ باین خیال اختیار کردہ است کہ فلاں امیر یا فلاں رئیس یا فلاں سید اگر تابع و مطیع من شود کہ نفع دنیاوی از او حاصل آید پس در مذہب صوفیہ صافیہ شریک جلی است چرا کہ رازق مطلق خدا ہست و ایں تکیہ بغیر او کردہ و اگر پیری با قہار ایں میکنند کہ من صاحب فیض ہستم و دیگران را فیض یاب کنم ایں را ہم در طریقہ پیران گرام علیہم الرحمون شریک جلی میگویند چرا کہ مباد فیض ذات حق تعالی است و ایں بر عکس او جان خود را تصور است و آنچه بزرگان اہل تصوف و صاحب نسبت نوشته اند و اجرای طریقہ میکنند مراد و گویاست یعنی میدانند کہ حق تعالی را فیضی عطا فرمودہ است کہ ہر وقت از من میریزد مثل میزاب و راہیکان میرو پس میخوابند و جستجو نمایند کہ مردمان ازین نعمت عظمیٰ فیض یاب شوند باین خیال مریاں میکنند و ترجمہ فرمودہ انظار فیض در قلوب مردمان میفرمایند و در فیض آل بزرگان هیچ کی و قصود واقع نمیشود مثل چنانچہ وقت بارش باران آب از میزاب میریزد بر زمین و بعضی مردمان اہل خانہ ظروف ہا و بسو ہا بر آبی پُر شدن از آب زیرین میزاب مینہند و قتیکہ پر میشوند باز آب میزاب بر زمین می آید مانند اول و نہیج کمی و قصود در آب میزاب واقع نمیشود و مثال دیگر اینکہ عادت است و قتیکہ بارش باران بر کوہ می بارد ہمہ آب کوہ جمع شود ازونہ کوہ بیرون



سے آید و زمین زیریں دامن کوہ را سیراب میاں دپس مراد از اہل مکالم کردہ کوہ است  
و بارش باران کہ مراد فیض الہی است از تسلی ایشان جاری شد زمین دامن کوہ را کہ  
مراد مردمان اند فیض یاب میکنند مولانا دوم صاحب نیز در این معنی فرمودہ اند

اوج سزائی و ماجزائی نیم  
اودمی بی ما و بانی وی نیم  
فی کہ ہر دم نغمہ آرائی کن  
فی الحقیقت از دمی بانی کن

ملفوظ شخصیت و حکیم - روزی بنیاد در حضور والا حاضر گردیدہ اہل محفل جناب قاضی  
عبدالرسول صاحب نیز حاضر بودند بحضرت حضرت صاحب نسبت این احقر عرض نمود  
کہ قبلاً ایشان ملفوظات و مکتوبات و دیگر نصائح و حالات و غیرہ حضرت قبلہ جمع نمودہ اند  
حق تعالیٰ ایشان را جزا بخیرہا داد کہ برآمدن بسا را احسان کردہ و منت نہادہ است حضرت  
قبلہ از مکالم کفری ارشاد فرمودند کہ من چہ باشم و ملفوظات و مکتوبات من چہ باشند بعد از سخن  
یک لحظہ بہ بنیاد مخاطب شد ارشاد فرمودند این نصائح فقیر کہ شما جمع نمودہ اند اگر این کار محض  
برافس خود کردہ است پس برای شما محبت است و اگر باین خیال محنت کردہ و شستہ اند  
و اوقات عزیزہ خود را بدین صرف کردہ اند کہ دیگر مردمان را نیز اندیس فائدہ حاصل شد پس این  
خیر شما است کہ از شما جاری میماند و بدین موقع عرض کردم کہ قبلہ اگر این اوراق را بہ نظر کمیایا  
اثر ملاحظہ فرمایند پس برای بنیاد سنا خواہد شد فرمودند کہ قاضی قرالین صاحب عنقریب  
ارادہ آمدن در خانقاہ شریف میارند از او شان صحبت بکنایند بعد از آن بیاس خاطر از من  
نیز ملاحظہ خواہم کرد پس حسب الارشاد صحبت کنانیدہ شد بعد چندی روز یک عرضی باین مضمون  
نوشتم قربانت شوم آنچه از نصائح اہل قبلاً عالم جمع نمودہ ام بموجب ارشاد والا از قاضی  
صاحب صحبت کنانیدہ ام اگر از نظر فیض اثر اہل قبلہ قلبی و روحی فائدہ بگردانند عین عنایت است  
و آنچه باقیست از این تہنیکمیل بحضرت اقدس حضرت قبلہ پیش خواہم نمود پس این عرضی  
را ہمراہ کتاب شامل کردہ بہ دست شخصہ پیش حضرت قبلہ فرستادم و خود بسبب شرم مغرور حاضر



نشیم چونکه طبیعت مبارک در آن وقت علیل بود این عبارات بر پشت عرضی از دست مبارک  
 بخط شریف خویش تحریر فرمودند نیز گمانید که اینها تمام عبارات حضرت قبله بعینه جناب من فقیر  
 را از پی روی روز در سر و در تمام بدن عارض شده است فهم و قوه از فقیر رفته است اگر او تعالی  
 شانه قوت داد و دیده خواها شد در نیوقت معذور فرماید (۱۲) و قتیکه حضرت قبله راحت حاصل  
 گردید یا نه کتاب پیش نهاده شد حضرت قبله از کمال مهربانی ملاحظه فرمودند و قتیکه به ملاحظه  
 پیچیدیم رسیدند و جدا بطریق اصلاح از دست مبارک بخط شریف خویش بر اصل نسخه قلمی و دستخط  
 فرمودند بعد ملاحظه کلمات و عیاره بر زبان مبارک دانید که حق تعالی شما را جزا بخیر باد پس  
 برای شما اینهم عبارات است ارشاد شده که این را نزد خود بدار بعد از آن دیگر عبارات که  
 جمع کرده میشوید نیز شامل نمایند باز فرمودند که در این زمان پر افتنان مردمان بر قرآن مجید و احادیث  
 شریف عمل نمیکند ملاحظه فرماید و گفته بات را چه کنند و ایضا فرمودند شما را باید که یاد کرد و مراقبه و شب  
 خیزی همواره شاغل باشند که حالاً وقت و وقت کار است که صحت و جوانی است در  
 پیری بجز افسوس و اندامت بر اوقات گذشته هیچ بابت نخواهد آمد

و ادبیم ترا از گنج مقصود نشان  
 گر ما نرسیدیم که نشاید پس

و ایضا فرمودند که حضرت مرثیاد مولانا جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب قلمه سر  
 و نیزه مضححه بارها میفرمودند که انسان را باید که همواره بر قلب بسیار ذکر کند حتی که بمیرد و آن  
 ذکر و هم درین معنی فرمودند که حکم حایت جد و ایمان ذکر بقول لا اله الا الله هروقت تجاید  
 ایمان باین قول باید گردید

ذکر کن ذکر تا تو اجهانت ، پاکی دل نه ذکر رحمن است

فرمودند هروقت در خوشی و در غمی التماس کن و آن کس این الوقت است که در فرصت و  
 خوشی خدا را یاد کند برای دیگر عبادات وقت است چنانچه در کوع را وقت است نماز را وقت  
 است نه برای ذکر که او را ایم باید کرد فرمودند اگر مشکلی پیش آید آدمی بعضی نیت تو به کرده برادری



و نیاز کثرت آن از خدا خواهد خداوند کریم آن مشکل آسان کند فرمودند تا آخر نیست که محبت  
 عبادت زیاده شود از نماز و غیره و بر فوت عبادت و صدقه و عقیان رنجیدگی و غم حاصل شود ۱۱  
 فرمودند و قتی که بنده صفات و افعال از خود مسلک داند و پیرو منسوب بخدا کند پس از آن  
 هر گاهی که کند در دل او هیچ نمی آید که من میگویم چنانچه خادمی از اجازت مولای خود چیزی تقیم میکند  
 و در دل او هیچ خیال نمی آید که من میدهم بلکه از طرف مولای خود می داند و خود را مغلس و مکین تصور  
 کند ۱۲ فرمودند رابطه موصل تر برای آنست که بر بزرگ ناله فیض جاریست هرگاه با و رابطه  
 حاصل شود ضرورت از آن ناله فیض بهره مند میشود ۱۳ فرمودند و در قرارت قرآن مجید صرف حقیقت  
 قرآن و فیضان او لحاظ باید کرد و در نماز و در قرارت لحاظ فیض قرآن و در رکوع و سجود و لحاظ  
 فیض رکوع و سجود و تشهد لحاظ فیض او باید کرد ۱۴ فرمودند بمولوی نور خان صاحب که اگر مقام  
 مخلوق جمع شوند برای ضرورتی ضرورت نخواهند رسانید و اگر جمع شوند برای نفع تو هیچ نفع  
 نخواهند رسانید فرمودند و لطیف اکثر تنازعات دین و دنیا از حب جاه و ریاست اند که  
 صادق مصدوق فرموده **حُبُّ الدُّنْيَا دَامَتْ كُلُّ خَلْقِيَّةٍ** چنانچه تنازع لاند میان و اهل سنت و  
 جماعت در باب اولیاء کرام و اولاد هیچ کس از اهل اسلام قائل نیست که انبیاء علیهم السلام  
 و اولیاء الله استقلالاً صادر و نافع اند اگر هستند بسبب هستند و انکار بسبب ایشان محض غالی از خدا  
 نیست چرا که در همه کار عادت الله جاریست که مسبب بسبب باشد ۱۵ فرمودند بمولوی نور خان  
 صاحب که اگر ضرورتی از آن کس رسد نفع حقیقی باشد اگر نفع دنیا رسد نفع دنیا نیز بهتر است تو  
 خاطر جمع باش بهر دو حال تو از نفع غالی نیستی ۱۶ فرمودند که مولوی حسین علی صاحب بیان کرد که از  
 تعلیم قساست قلب میشود با و شان فرمودند که نقصان در نسبت باشد و لا تعلیم عملاً نسبت ما و موجب  
 ترقی نسبت ما است ۱۷ فرمودند در حق جناب حضرت صاحبزاده مولوی محمد سراج الدین فنا  
 مظلوم و عمره در شایه که پس خیر است خیر خواهد شد فرمودند که بجای قلندران شسته بین  
 یعنی کار خود فرمودند بمولوی حسین علی صاحب که شمار امثال یاد نمی باشند و چه آنست



که شمار اخیال عمل نیست مرا خیال عمل باشد تمام مسائل ضروری و فیه یاد اند فرمودند روزی  
وقت قیلوله رو بقیه کرده خواب کردند و ارشاد شده که وقت خواب ذکر شروع باید کرد  
فرمودند با دو وقت بندش با زبان مردم کفری و غیره را که شما تمام یک جامع شده  
بعی نیست از گناهان گذشته توبه کنید و بدگاه خداوند کریم زاری و نیاز کنید انشاء تعالی  
با زبان کشاده خواهد شد ۱۲ فرمودند از دسوم مردم و خرج برشادی حسب دسوم مردم برپیش باید کرد  
فرمودند قبل اذان قظام نزد پیر یزدان ضروریست ۱۳ فرمودند سوال خفی از سوال علی یازد  
است که در سوال علی دولت نفس است و در سوال خفی نفس بر غرور خود میماند بلکه احسان  
بر سوال عینه ظاهر کند چنانچه پیران این زمانه که ظاهر افاده مردم میکنند در اصل غرض دیگر باشد  
فرمودند با دو بویای نورخان صاحب که تهلیل و اسم ذات بسیار کن که وقت نزع بجز  
کلمه طیب هیچ کتاب و تدریس و آشنای خویش کار نیابند بلکه همه خوانان باشند که ازین محضر کلمه  
طیب بر آید و مشکل که پیش آید کلمه طیب و اسم ذات بسیار کن و کشاکش مشکل زاری و نیاز  
از خدا طلب کن و همه وقت مشغول بکلمه طیب باش و کس آشنای و علاقه مکن همه فرستادن  
اند و آشنای بجز غرض نمی کنند و فرزندان و غیره علائق را بخدا سپردن خود مشغول بکلمه طیب  
باش و هر قدر خدمت ایشان که شود محض برائے لحاظ شرع و بطور شرع کن و کلمه طیب  
نظرات و زکات را دور میکنند فرمودند نسبت عجیبی مثل عفتا وین نام شده است فرمودند  
آنکه حضرت امام ربانی صاحب فرموده است که اگر فقیر خود را از کافر قریب باز نهد اند فقیر نیست  
برای آنکه هرگاه پرده غفلت دور شود و بصارت اصلی حاصل شود همه سوکات و افعال و کاذب  
از عارایت و اند و حصه خود عارم به نسبت وجود که در کافر فرنگ است بدتر است و تقابل  
ایمان و نیکی خود با کفر او نمی کند که این را عارایت و اند از خود و فخر بر عباس و غیره که از غیر  
باشد خلاف عقل سلیم است ۱۴ فرمودند که مراد از سَنَنْتَ عَلَیْكَ وَ لَا تَقْتَدِرُ أَنْ تَنْقُلَ که از مفهوم

له کفری نام تعبیر است و ضلع مرگ و محض خواب همانند و انکانه و غیره ۱۵ منته







کدام آیه زیاده باشد که صاحب لولاک است و حق تعالی خود میفرماید مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ  
 فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۱۲ فرمودند که این کدام آیه مخوف زیاده باشد قوله تعالی إِنَّ إِلَهًا لَّهُمْ ثُمَّ  
 إِنَّ عَلَيْنَا لَلْأَمْرَ فَرَمَوْند از هجوم خطرات تنگ نشوند و بد که مشغول باشند برای دفع خطرات  
 استغفار کنند ۱۲ فرمودند برکات و فیوضات باندازه محبت پیر است ۱۲ فرمودند و عمل و  
 استغفار ۱۲ فرمودند ریاضت بایان مثل تلاوت قرآن در میان است که تمام روز قلبه را نهد  
 وقت فراغت تلاوت نماید ۱۲ فرمودند بر یک عیوب باطن مثل حسد و غصه و غیره تنها تنها  
 تهلیل کند و زیر لافی آورد و بجا او محبت خدا جلشانه اثبات نماید - سالک را باید که خشک  
 نان نخورد تا و ماغ خشک نشود ۱۲ فرمودند - باید که زبان و لجام چسبانیده بخمال دل اول  
 بر قلب ذکر کند و صورت پیر خود با ادب در بر خود تصور نماید باز بر لطیف روح باز بر لطیفه سر باز  
 بر لطیفه خفی باز بر لطیفه اختار باز بر لطیفه نفس باز بر لطیفه قالب کند که موم ذکر کند و این را  
 سلطان ذکر گویند - توجه خود بسوی قلب و توجه قلب بسوی ذات الهی کند و این را اوقوف  
 قلبی گویند - فرمودند بجز مراقبات مشارب در دیگر مراقبات ذکر کند یا تهلیل بکند به بان یا  
 خیال و اگر فیض بند شود از ذکر یا ماند باز ذکر شروع کند باز اگر فیض بند شود از ذکر یا ماند ۱۲  
 سوال مولوی لود خان صاحب عرض کردند که قبله اگر محض درود و تشریف بخوانم تاثیر زیاده معلوم  
 میشود به نسبت دلائل الخیرات جواب فرمودند که در دلائل الخیرات مثل درود خالص تاثیر

نه فرمودند در مراقبه مشارب بطرف ذکر مشغول نشود زیرا که مقصود ما بطه بر در کائنات علیه فضل العلو و التسلیمات  
 است در دیگر مراقبات هم ذکر کند بجز خطرات شروع شوند ذکر کند حاصلی اینکه فیض مراقبه دیگر است و فیض ذکر دیگر  
 چون در مراقبه دیگر شروع شود آن فیض کمی کند و چون محض مراقبه متوجه شود خطرات می آیند ذکر بر آن دفع خطرات  
 مفید است - و هم فرموده اند که وقت توجه بر ذکر باطل کنند توجه فیض نشیند ۱۲ مولوی حسین علی دال بجهان

که لیکن تاثیرات گوناگون را جامع است لهذا حضرت قبله در فیض خود لازم در دلائل کرده بودند و بعد از وفات حضرت  
 قبله بعضی روز در دلائل از بنده حوت قدس بجای آورده اند درود و تشریف دیگر سرودند و خواندم در واقعه ارشاد شد لا تترک  
 ختم دلائل فی الانواع ۱۲ مولوی حسین علی دال بجهان



نیست زیرا که کلام غیر باده مجتزع است ۱۲ فرمودند که در وقت ذکر نفی و اثبات دلیل سانی  
شرط است لحاظ معنی که نیست هیچ مقصود بجز ذات پاک حق تبارک و تعالی و متقدمین برای  
بتدی لا موجود فرموده اند و لا مقصود و لا معبود یک شئی است جناب مولانا حضرت  
مرزا اجمان جانان صاحب علیه الرحمة فرموده اند که لا موجود مفقذ جانب توحید وجودی میشود  
لا مقصود بهتر است -

## فصل دوم

### در مکتوبات حضرت قبله با قلبی و روحی فداه مکتوب اول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى انا بعد خالق و  
معارف آگاه جناب فیض آب مولوی محمد بشیر اژی صاحب اوصله اللہالی فایتیه ماتیمناه از  
فقییر حقیر لاشی عثمان عفی عنه واضح رای عالی آنکه در مکتوب شریف از مقام اژی در یک روز  
رسیدند کاشف مدعا کلی و جزوی گردید قلب انسان مثل آسمان بگی صاف و بگی کدر و  
شیطان لعین دشمن قوی در کس بکدامی حیل و وسیله آدمی بچاره را از جای بجای کند و میدان خدا  
پرستی جان با ندی باید که هیچ چیز لغات نشانه نیکار خود که سلامتی قلب است می پروازند  
و آنکلا علی الله برین راه رفتار میبازند و بایں و آن طرف انحراف نمی درند شایع صراط  
مستقیم نباده بجز فضل الهی جلشانه و بپواسطه دوستان خدا لمجا و ما دمی بنظر نمی آید فقط و از طرف  
فقیر تر در اوت و تشویشات نفرماید فقیر از آن صاحب راضی است او تعالی نشانه راضی  
باشند و این دلی همواره مدعا گری شاغل که کدام وقت میمون و مساعت همایوں میباشند که  
آن صاحب را پروردگار حق تعالی غرضشانه جای قرار در استقامت بدینند که در آنجا جمعیت قلبی

له اژی نام تعبیر است و در ضلع منظر گرفته و نگاشته محمد در کت ۱۲ اند



و اشاعت طریقۀ تشریف و انتشار فیض حضرات گرامی قدرنا الله تعالی باسرار هم السامی باحسن  
 الوجوه شوندنه امری دیگر ازین طرف از جمیع وجوه اطمینان فرموده شب و روز تطبیح نیت بکار  
 و بار که یاد مولی است صرف سازند سه دیدۀ احقر دول همراه تست : انت کافی فی مهمات  
 الامور دین وقت آخرین که وقت امتحان و آزمائش است من کل الوجوه جوامزوی باید فقط و  
 آنچه از استدعا توجه بریدان آذی و امان پر سیده بودند صاحب این کلام مقوض برای شماست  
 استدعا و التماس او شان ایی مخفی و اچه معلوم دلی است یا امتحانی درین کار با حق سیر  
 مشافهتۀ گفته بآل روی دریا انک مناسب فکر و وقت هر کار یک باشد عمل آید اگر چه این  
 جواب در باب سوال شخص معین بود لکن بحسب المعنی فقیر عام گفته فقط و از باب قیل و قال  
 و اختلاف مایان نگاریده حتی الوسع خود ازین چنین مسائل خاموش و گوشه گزینی میباید  
 چنانچه فقیر اختیار کرده الا عند الضرورت که آن مشتت است و از مبحث خارج فقط و آنچه  
 از کیفیت باطن چیزی قلمی ساخته بودند فیاضا امر دز کار کردنی بر باد شما فرض ساخته اند  
 و در آخره و نتیجۀ در پیش برای طفلان طریقۀ حضرات گرامی بعضی امورات نوشته اند  
 معاذ الله ثم معاذ الله که بر پیران کرام انکار است غرض آنکه گوی اگر چه در عالم قهاریت  
 و یا در عالم مثال یا الهی و جبران و فراست کارها بنظر می در آیند و سائک بآل خوشحال  
 میشوند پس خوشی کجا شاید که حضرت امام ربانی مجدد مئود الف ثانی نوشته که صوفی تا خود  
 را از کافر فرنگ بدتر نبیند از کافر بدتر است پس سخن کوتاه باید و السلام و جمیع بنو خرداران  
 را و اهل درون و بیرون را تا دم تحریر خیریت کلی است البته کدکان یا دکن جناب میکنند  
 تا که بشب محمد سیف الدین بمانگفته که کجا چیس لا درای او کاغذی چیس دعی از محمد بن جلال  
 و محمد با و الدین چه نوشته شود که ساهای کجا و یک حجره در شست و برخاست و شب در  
 روز انیمه امور سهل است او تعالی شانه کارهای اسل صاحب دلخواه سر انجام فرمایا و بالبنی

سلاحه جبارت پشتو بنی عمومی صاحب کجارت و کاغذ و کجا است و منته



والله الاحجاج على الله عليه وسلم الصلاة والسلام فقيد در عين اضطراب کوشه آتش والله نگارنده ام نظر بر مطلب گمانه کار می درگیر فقط -

مکتوب دوم بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد محبت و اخلاص نشان محمد اقباله على خالص صاحب سلمه الله تعالى از فقير حقير لافضی عثمان عفی عنه پس از تسلیات و تکریمات واضح باورث الحمد والمنته که احوال اینجائی از جمیع وجه قرن پاس بے قیاس منعم علی الاطلاق است جلت نعمته و رفعت آلاءه و المسدیل من الله سبحانه و سلامتکم و عافیتکم و نجاتکم علی الشریفة المرغیة علی صاحبها الصلاة والسلام المرام آنکه مکتوب مرغوب مشتمل بر استقراء مسکه عدم و اجازات منقولات که از روی مهربانی نامزد این درویش بیچاره فرموده بودند بر بسط ساخت او تعالی شان از جمیع عوارضات و تکلیفات نجات و امان محبت ذات اقدس خویش بحر منته جمیل علی الله علیه وسلم و بحر منته پیران کبار علیهم الرضوان سر فر از فرموده از جمیع ماسوی الشیء بکلی رها می و خلاصی دهد از رب العباد فقط آنچه الوجود و عدم پرورش فرموده بودند صاحبایک واجب الوجود است و می ممکن الوجود واجب الوجود صفت او تعالی شان است و ممکن الوجود ماسوی الشیء است چو اول واجب الوجود بود و دیگر هیچ چیز نبود و پس مرتبه را عدم گویند پس مقابله کجاست و مقابله میان دو چیز پیشه که هر دو در صفت برابر باشد و در این جا مساوات کجاست و بمنزله حضرت امام الطریقه حقیقتی عدم است پس حقائق ممکنات عدمیات شده نه غیر او و ایضا در قرآن مجید در سیاره و المحدثات در روضه زما ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من سيئة فمن نفسيك صاحبان مذموب حضرت مجریدیه ما حقائق ممکنات مرکب اندازند اعدام اضافیه و ظلال صفات حقیقیه یعنی آن اعدام بنابر تقابل اسماء و صفات در علم الهی تبویت پیدا کرده و مرایائی احوال اسماء و صفات گشته و مبادی تعینات عالم گردیده و در خارج ظنی که ظل خارج حقیقی است بصنع خداوندی بود ظنی موجود شده اند و دنیا بر این ترکیب عدم و وجود مصداق آنرا خیر و شر گشته اند از جهت عدم ذاتی



کسب شرمی نمایان و از جهت وجود ظلی کسب خیر اگر در فهم آمد فهو المراد والا لا مولوی صاحب شیرازی  
بالمشافه پیش این مکتوب فرماید و آنچه از اجازت زنان پیش فرموده بودند مخدوم اجازت  
درین طریق بے حصول مرتبه دوام معذور و فنائی قلب و تهذیب اخلاق و استقامت بر  
اتباع سنت نمی شود و این ادنی مرتبه مقام اجازت است اوسط و اعلی و پیش است  
بانه مانده سخن در فرد خاص آن مفوض بر دایمی مرث است لکن احتیاط عظیم در کار است تا او را  
دیگر موجب نقصان طریق نشوند.

مکتوب سوم - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفی  
اما بعد زیادت و نجابت و تنگاه جناب سید سرور اعلی شاه صاحب سلمه الله تعالی از فقیر حقیر  
لا شئی عثمان عفی عنہ پس از تسلیات و دعوات مزید درجات دارین آنکه مکتوب مسرت اکوب  
که فرستاده بودند بری موجب دعا گوئی زیاده از سابق گردید الله تبارک و تعالی آنجناب را از  
شرائعی آفاقی و انفسی نجات و خلاصی داده بحبت ذات اقدس خویش سرفراز فرماید و بر البقاء  
جناب من برائے ذوقی کار باطنی صدق مقال و خوردن حلال و اتباع حبیب خدا صلی الله  
علیه و آله وسلم قولاً و فعلاً و نشستن و برخاستن یعنی در جمیع احوال شرط طریق نقشبندی یا حموی  
اندر حمت الله تعالی اعلی الالباء اگر اتباع شرع شریف نباشد و احوال مواجید بافتد  
نزد بزرگان دین متین از حیز اعتبار ماقط است باید که سالک مشب و روز بجد و جهد تمام در  
پیروی حبیب خدا صلی الله علیه وسلم اوقات عزیزه خود را که بدل ندارد معصرف سازند  
کار اینست غیر ازین همه هیچ.

مکتوب چهارم - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفی  
اما بعد مخدومی که می جناب مولوی محمد شیرازی صاحب سلمه الله تعالی عن جمیع المحاورث الذین اب  
از فقیر حقیر لا شئی عثمان عفی عنہ پس از تسلیم و تکریم آنکه الله المحمود المنته که احوال اینجائی بر حال  
بعون عنایت الهی قرین پاس بے قیاس منعم حقیقی است و المستول من الله سبحانه سلا متکم و



حائیکم و تبا تکم علی الشریعۃ المرفیۃ علی صاحبها الصلوۃ والسلام و آنچه از احوال باطن خویش  
با اختلاف احوال و زمان قلمی فرموده بودند جناب من قفۃ العشق لا انقصام بها جواب آن مفصلاً  
نوشته از وجه حرارت نمی شود بد و کلمه اکتفا می رود درین وقت و درین زمان حکیم حقیقی جلشانه بרכת  
پیران کباده علیهم الرضوان بر مرید صادق الاعتقاد موافق صلاح و فلاح او شان افاضه فیض  
میفرمایند که فطن لعین نفس اماره هر دو دشمنان قوی با انسان رفیق اند و وجود که درین وقت  
با چنین سلاک پیچ و غدر غمی اندازد نکارت و جهالت در طریقه امام ربانی مجدد الف ثانی رضی  
الله تعالی عنه و اخر مقامات لازمی است و هم امام طریقه فرموده اند که محو خالص نصیب  
عوام است و بے خودی سافرج نصیب ابرار و مجنونان است که متوسط نصیب کاطلان  
خاصان است الحمد لله که او تعالی شان را بجناب را به چنین حالات سراسر از فرمودند باید که  
با ذکر و افکار حتی الراح خود اوقات عزیزه را معمور دارند و بر دمان زمانه موافق حدیث  
شریف و موافق احوال پیران کباده علیهم الرضوان نشست و برخاست سازند و باین و  
آن او شان نظرنند از نیش عباد شریافعی کمی در رساله خود نوشته اند که اولیاء  
کامل طر میطر علی شئی قبل اوله یقبل فقط -

مکتوب پنجم - بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله وسلام علی حباده الذین اصطفی  
اما بعد محبت و اخلاص نشان صداقت و اختصاص عنوان محمد انبیا علی خان صاحب  
املاک الله تعالی الی غایت ما یتیمناه از فقیر حقیر لاشی عثمان حنفی عنده پس از سلام مسنون و  
دعوات ترقیات دارین مشحون آنکه مکتوب مسرت السلوب مشتمل بر عرض خطره و غیره رو نماید  
در آن خطره و دلائل و براهین که قلمی فرموده فرستاده بودند رسید که الف مایه ها کلی و جزوی واضح  
گردید جناب من بر بنده مومن اتباع حبیب خدا صلی الله علیه وسلم در فرض فرض و در واجب  
واجب و در سنت سنت با قیامه اتباع پیران کباده در ادب و اطوار او شان موقوف  
بر محبت و استطاعت مرید است اگر مریدی محبت صادق میا شد مخالفت از همه کارها



پیران کبار قدسنا الله تعالی با سرادهم الاقدس تراء باطنی می اندیش حتی الوسع خود قدیم به  
 قدم او شان بودند لکن این کار اندر مرید مجرد که اهل و عیال ندارند یا نه از وجه حلال قبل اذین  
 نزد او موجود می باشد میسر می آید و اگر آن ذی عیال می باشد وجه معاش نزد او غیر موجود در  
 آن وقت باز دیده شود که آن ذی توکل کامل اند یا گاهی گاهی خطر و تشویش در مایه جمعیت  
 است پیدا می شود پس این مشوش را برای حصول نفقه مقرر شده کسب عیال بقدر کفایت  
 فرض است که مرید صادق هر وقت در هر لحظه خیال تخلص باطن از ماسوی الله موافق اتباع  
 حبیب خدا صلی الله علیه وسلم موافق اطوار و آداب پیران کبار می باشد در آن کار با حسن  
 بقیع پسندی و ناپسندی مردمان نمی بیند پیوسته سلامتی قلب مطلوب اصلی و مقصد  
 اقصی می اندیش مانند کار آل غزیه هر قدر که در شریعت غرناطه هر او باطن او کوشش کنند  
 اولی و اصلی و کار خود کن با اهل دنیا که انبای جنس مانند نظره فرمایند در میان شما و او شان  
 اندرون که رتبه ارادت در گردان انداخته اند مخالفت پیدا شده است و واضح با و خباب  
 من کارهای شریعت ظاهر در قمار پیران کبار قدسنا الله تعالی با سرادهم الاقدس از  
 توکل و قناعت و غیره از کتب او شان بخوبی آن عزیز را معلوم حاجت بنوشتن فقیر  
 ندارند غرض حتی الوسع خود از مخالفت شرعی ظاهری یا خفیه یا باطنی مجتنب و محترمانه باشند  
 اهل دنیا را قریب با فتنه یا ببعید پسندش آید یا نه غرض اصلی از طریقت خلاصی باطن از  
 گرفتاری ماسوی الله و سلامتی قلب موافق شریعت غرناطه مصطفی صلی الله علیه وسلم این  
 قدر کلی است و غیر جزئی بسیار است آن بمشافهه موقوف.

مکتوب ششم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلَىٰ حَبَابَةِ الذِّیْنَ اصْطَفٰهُ  
 اَبَا عَبْدِ حَبِیَّتٍ وَ اخْلَاصُ نِشَانِ مَوَدَّتٍ وَ اخْتِصَاصُ عُنْوَانِ جَنَابِ حَاجِّی حَافِظِ مُحَمَّدٍ خَانَ حَسْبِ  
 سَلَمَةِ الْوَلِیِّ الْوَاهِبِ مِنْ جَمِیعِ الْحَوَادِثِ وَ النِّوَائِبِ اِذْ فُقِرَ حَقِیْقَةً لِشَیْ خُثَّانِ عَفِی عَنِیْسٍ اِزْ سَلَامِ  
 مَسْنُونِ وَ دَعَوَاتِ تَرْقِیَّاتِ دَارِیْنِ مَثْنُونِ اَلْکَلَمَةُ مِکْتُوْبُ مَحَبَّتِ السُّلُوْبُ تَمْلِیْکُ عَرَضِ عَوَارِضَاتِ



از جهته دشمنی و دشمنان و غیره که فرستاده بودند رسید کاشف ما عا یا فيها گردید عا فظ حقیقی از شمر  
اعداد ظاهریه و باطنیه در حفظ خود محفوظ و مامون داشته بمراعات ولی و مقاصد جانی  
رسانیده در خانه خود در میان اقران و امثال معزله و کرم دارا و برب العباد و تکیه بر کار ساد  
حقیقه جل نشانه بواسطه پیران کبار علیهم الرحمة و المرحومان کرده بی اندیشه و بی وغرضه بجای حکام  
وقت بدلاوردی تمام حاضر شده اند و تعالی شان و غور بهانه ملزم نخواهند کرد و مشکلی نیست  
که آسان نشود فقیر را از دعا گوئی خانه ان خویش غافل ندانند گورد عرض عوارضات حکمت  
از حکیم مطلق جل شان میباشد کار سازی حقیقی او تعالی شان است و بس بر غریبان دعا باشد و  
بس فقط اے عزیز وقت فرصت اندک کارهای ضروری و نیوییه باشغال باطنیه که قتل او از اهمیت  
است شاغل باشند و عمل نگذارند که امر و وقت و وقت کار است فردا بجز خسر و زیان است  
پس بدست نخواهد آمد زیاده و السلام

مکتوب مفتیم فیسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله و صلواته علی عا صا الذین احصی  
اما بعد محمدی کریمی جناب مولوی محمود شیرازی صاحب رام فیه و عنایتیه از فقیر حقیر لای عثمان  
عفی عنیه از تسلیات و تکریمات آنکه مکتوبین شریفین پی و پی بیافاصله اندک رسید که ان  
مندرجه اش بوضوح انجا مید آنچه گفتگوئی مولوی بود بسیار تعجب دست داد و دعا الله لا نکلتنا  
الی اھننا طرفه عین ولا اقل من ذلک و در تعجب که برای سطا م و نبوی که چند روز است  
و بادنی مایکمی میگردد ای قدره بادگران مجاہدات و دیافضات خود را و ده که انداخته که خلال  
غنی که فی الحقیقه مفلس تر از دشان کسی نیست و نبات صراط مستقیم را گذاشته جان خود را از  
کبرای دین که مقبولین عرب و عجم است بهتر و کلا تر بنظر مجوسین عقل علیل و اده با که مقصد گردند  
و چیزی زهر از دشان بدست آدم این چه عقل است او تعالی شان بدایت کنند و اهل الشجی  
فرمانید که دروغ بے فروغ جز رسوائی نیست الله تبارک و تعالی فقیر را و دوستان فقیر را از  
چنین هلاک نگذارند و فی الحقیقت آن جناب را موجب بسیار عبرت است که ای قدره ما



ریاضات و مجاهدات کشیده و میوه و نتیجه همین بدست آورده و با وجودی غلطی خود نسبت تخلیه  
بکبرای دین متین کلانی پنداشته اند فعوذ بالله من الشیطان الرجیم اللهم لا ترخ قلوبنا بعد از  
هدایتنا و هب لنا من لدنک رحمہ انک انت الوهاب بکار یاد خود با وجود استغفار سرگرم باشند  
و از خوشی عاجله همواره ترسان و لرزان باشند.

مکتوب هشتم - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَمَا كُنَّا عَلَى عِبَادَةِ الَّذِي احْصَى  
اَنَّا بعد محبت و اخلاص نشان مودت و اختصا من عنوان حق و ادخان صاحب سلمه الله تعالی عن  
جميع المحاورث والنواب ز فقیر حقیر لاشی عثمان عفی عنہ پس از تسلیات و دعوات و ایات آنکه  
مکتوب شریف مثل برائوات خیریت آیات خویش و عروض اضطراب و در دزد گار از جهت  
گردش زمانه و غیره که فرستاده بودند رب موجب دعا گوئی بے حد و عدد گردید الله تبارک تعالی  
اذین تعلقات و تقلبات زمانه بفضل و کرم خویش نجات و خلاصی داده جمعیت قلبی با حصول  
مرادات دنیاوی خوش و خودم در خانه خویش و ادا رب العباد فقیر را در حال خواه حاضر شوند  
خواهند دعا گوئی خاندان خویش میدانسته باشند فقط جناب من کل اناء یترشع بما فیہ  
چون فقیر خود را بی اعتبار بود آن دوست را قبل از این در حضور و غیره نصیحت بقناعت با  
و جود و محضر می نمودند لکن چوں اکثر مردمان شهر و غیره این کار را حیب و نقصان میدانستند  
آن دیوت را دلالت بلا زمت انسان که آنهم فی حد ذاته گرسنه اند کردند و آن  
مجلس عالی از کارهای خدای بودند ضرورت برای خوشی و خاطر داری آن آقا اوقات عزیزه  
که بی بدل اند که بزرگان گفته اند اَوْ كُنْتَ نَيْفًا قَاطِعًا مَرَفًا یشود پس آن برکت و مال  
و آن صفائی که از جهت تحریر بود رفت اینهم ضرر اند اعداد و ک که صادق مصدق فرموده  
اند رسیده و گرنه فقیر گاهی و دعا گوئی فرق ند کرده و انشاء الله تعالی من بعد تا همین اهل  
نخواهم کرد کافی المهمات جلشانه همه جهات آن صاحب را دفع و دفع برکت حضرت صاحب  
قبله و کعبه نور الله تعالی مرقد الشریف خواهند کرد و بیدل نشوند همواره بواسطه حضرت گرامی



قد سأل الله تعالى باسمه السامي خلاص من الغموم وفتح يابني براعدار وحماد من خواسته باشد  
انشار الله تعالى کار با همه آسان خواهند شد.

مکتوب نهم - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى  
اما بعد اخوی اغری الدمشقی میاں غلام محی الدین صاحب سلمه الله تعالی عن جمیع المحارث  
والنیایب از فقیر حقیر لاشی عثمان عفی عنه پس از تسلیمات منور و دعوات ترقیات و ادین  
مشحون آنکه مکتوب شریف آن صاحب رسید خوشی وقت ساخت برادر پهل این  
زمان آوان فتن و محن است هر چند را همان کار اولی است که درو مخالفت نفس و هموس  
است و همین مخالفت را صادق مصدوق صلی الله علیه وسلم جهاد اکبر فرموده است پس  
مومن صادق را لازم که طور دشواریه مخالفت نفس و شیطان که اصل الله مقرر فرموده اند اختیار  
کنند اول صوم است و وقت افطار باندک طعام روزه بدارند که آنحضرت و جاء هذا  
الامه الصوم فرموده اند و یکم خون کشیدنی در به راه یا در دو ماه یتوم بیاحت یعنی بفرست  
که هر روز این قدر پایاده بروند که مانده شوند و خوراک بسیم حصه شکم اکتفا سازند و آب  
انک بنوشند این محاربه اهل الله با عدا الفس مقرر فرموده اند و بزرگان فقیر ذکر  
کثیر و میان روی در خوراک و پوشاک و خواب و مجلس و اختلاط با دوست و دشمن اختیار  
فرموده و حصول علم و حرف اخیر را پس پشت انداخته اند بیان مخالفت نفس و شیطان  
در گرنگی و لا غری است که نشستن و برخاستن محض برای ادای صلوٰۃ خمس میباشد فقط  
وقت و وقت کار است یعنی در شبانه روزه سیوم حصه خوراک یک وقت بخورند تا که بالکل  
لاغ و ضعیف نشوی و توجه پنج وقت از جناب مولوی صاحب بگیرند بعد از آن اگر نشد فقیر  
را اطلاع بدهند.

مکتوب دهم - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى  
اما بعد اخوی کرمی جناب فیض آب مولوی محمود فیرازی صاحب دام فیفه و عنایتیه از فقیر حقیر



لاشی عثمان عفی عنہ پس از تسلیات و دعوات مزید درجات آنکه بعد الحمد و المنة که احوال این  
 جای بعون عنایت الهی قرئانه قرین شکر است و المستول من اللہ سبحانہ سلا متکم و عافیتکم  
 عن الآلام و الاستقام الظاہر بیہ و الباطنہ بجرمتہ حبیبیہ صلی اللہ علیہ و السلام مکتوبین شرفین  
 پی در پی رسید احوال مولوی واضح گردید و تعالی شانہ ما و شمار اذین جنین خیالات فاسدہ و  
 کاسدہ نگہداشتہ بجلت ذات اقدس خویش و محبت پیران کبار قدسنا اللہ تعالیٰ  
 باسراہم الاقدس فایز سازد و رب العباد آنچه از احوال باطنی خویش چیزی قلمی فرمودہ ہمہ  
 اصل موافق سلوک حضرات کرام از تفصیل آن در مکتوبات قدسی آیات جلد اول معصومے  
 و غیرہ بایرید و ہم و اکثر الہدایت نگاشتہ چوں معاملہ سالک باصل اصل رسد حالات سابقہ  
 ہمارہ مشورہ اگر دو بجای ذوق و شوق یاس و حیران آید کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم  
 دائرہ الفکر متواصل الحزن بکار باد خود کہ ذکر جلالت و فی و اثبات و تہلیل و غیرہ مراقبات باد و در  
 شریف و استغفار سرگرم باشند و از مخلوق اللہ ہر اسان و لذت ان بابت کہ صحبت غیر جنس برای  
 درویش سم قائل است بقدر ضرورت بود باش فرمانیہ یا و کلمہ اکتفا رفت کہ آنجناب خود عالم و  
 و انا اند حاجت تفصیل نیست فقط و آنچه از اجازات مفید پر کش فرمودہ بودند در اصل وضع اہل  
 اللہ یک حد مقرر فرمودہ اند چون اول تعالی شانہ سالک و انفس و کرم خویش تا آنجا رسانند  
 پس مقررند اول او شان را اجازت مطلقہ میدہند بعضی را در یک طریقہ خاص و بعضی را در دو  
 طریق علی الدرجات این ہمہ بقدر استعداد درویش کاردی میفرمایند و برای مصلحت وقت بعضی پیران  
 یک شخص را برای یک گروہ خاص نیز اجازت میفرمایند و اجازت را در مقامات حضرت حبیب اللہ  
 منظر حسن حضرت مرزا ابانجامالرضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ درجہ مقرر فرمودہ اند اعلیٰ و ادنیٰ و اوسط  
 در صفحہ ۳۸ در آنجا ملاحظہ فرمایند و کتاب نزد واجد علی خاں صاحب موجودہ است در لگان کہ  
 تابع حضرت محبوب سبحانی محمد متبرک الف ثانی اند رضی اللہ تعالیٰ عنہم ارشاد خود را اکثر در یک  
 طریقہ علیہ نقشبند میفرمایند مگر چوں مرید بسیار الحاح طریقہ دیگر نمایند پاس خاطر آن مرید شجرہ پیران



آن طریق علیه دهند و ملوک مقامات مجزیه سازند پیران کبار فی الحقیقه حکیمان اند حکیم مناسب مزاج و وقت استعمال او میکنند ایشان نیز مناسب استعداد ایشان کار میفرمایند فقط و فقیر آن صاحب را اجازت مطلقه داده لکن اجازت نامه مطلقه گذشته نشده در آن مخالفت نیست حالا اجازت مطلق است او تعالی شاید موجب برکات عظیمه سازد او بالبنی آنکه لاجا و علیه و علیهم الصلوٰۃ والسلام فقط و باین طرف بسیار تعجیل نفرمایند کار آنجائی را یکسوی معتد و معتبر بپایان نهند که فتنه انگیزان و چرب لسانان بسیار اند فرصت را غنیمت بشمارند و محب صادق را فی الحقیقه دوری نیست بقدر محبت خود بطور انعکاس فیض می گیرند اگر در زمین هستی با من هستی و دیده احقر و دل همراه تست و کرمیت چیست باید بخت شب و روز محض برای رضامندی مولی حقیقی جلشانه کوشش تمام سازند که حالا وقت جوانی است و در زمان پیری هیچ چیز اندر سالک نمیشود و بطرف حالات و کیفیات و ادراکات نظر نفرمایند که واجب حقیقی جلشانه از ما و شما خدمت عبادت میجوایند باقی مترتب داد او تعالی شانه دهند یا نه دهند از آن دل تنگ نباید شد

و ادیم ترا از غمغ مقصود نشان ، گرمانر سیدیم تو شاید برسی

مکتوب یا نه و هم - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الذِّیْنَ اَصْلَحَ اَبْعَادَ فَعَلِیْلَتِ بِنَاهِ حَقَّالٍ وَاَعَارَفَ اَکْوَافَ مَوْلٰی حَسَنِ عَلٰی مَا حَبَّ لَمَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْ جَمِیعِ الْمَحَادِثِ وَ النِّوَائِبِ اَنْ فِیْهِ خَفِیْرٌ لِّاشِیْ عَثْمَانَ عَفِیْ عَنْهُ سِیْرِ اَلْاَسْلِمٰتِ وَاَعْوَاتِ فَرِیْدِ رَجَاتِ اَنْ لَمَلَهُ اللّٰهُ الْحَمْدُ وَ الْمُنْتَهٰی اَحْوَالِ اَیْنِ جَلَّیْ بَعْوَنِ عَنٰیْتِ اَلْهٰی غُرَّ شَانِ قَرِیْنِ پَاسِ بَلِّ قِیَاسِ مَنْعَمِ عَلٰی الْاِطْلَاقِ اَسْتِ عِلَّتِ لَعْمَانَهُ وَ رَفَعَتْ اَلَا لَهٗ وَ الْمَسْئُولِ مِنْ اللّٰهِ سَجَانَهُ سَلَامَتُکُمْ وَاَعِیْنُکُمْ وَ ثَبَاتُکُمْ عَلٰی الشَّرِیْعَةِ الْمَرْغَبَةِ عَلٰی مَا جَبَّهَا الصَّلٰوَةُ وَ السَّلَامُ مَکْتُوبِ مَسْرَتِ السُّلُوبِ مُشْتَمَلِ بِنُزْخَرِیْتِ خَوِشِ وَ دِیْدِنِ دُرْخَوَابِ کِهْمِ بَرَانِیْ فَرْمُودِهِ فَرَشَادِهِ بَرِیْدِ نَدْوَةِ اَسْعَادِ اَوْقَاتِ وَ اَمْجَدِ رَاعَاتِ ثَمَرِ نَزْلِ تَمُودِهِ مَا جَبَّ تَقْدَرُ دِلْجَوٰی فَعِیْرُ دَرِ عَالِیْتِ مَرْضِ دَوْدِیْمِ تَوَجُّهْ نَمُودِنِ فَعِیْرِ بَآلِ مَا حَبَّ دَرِ



بیت الله شریف زاد الله تعالى ثمرها وكرامته انبها خبر میدهند از اتحاد محبت معنوی که در اصطلاح  
صوفیاء را بطه گویند که فقر آبی را وسیله جلیله برای حصول فیوضات و برکات مقرر فرموده  
اند و تعالی شان را این ناکره محبت را مشغول سازد و بجز مته النون و الصدا بالنبی و الله الامجاد  
علیه و علیهم الصلوٰة و التحیات زیاده و السلام

مکتوب دوم بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله و سلامه علی عباده الذین اصطفی  
اما بعد محبت و اخلاص نشان ملا ابراهیم صاحب سلمه الله تعالی از فقیر حقیر لاشی عثمان غنی عنه  
پس از تسلیات و دعوات مزید در جبات آنکه مر اسلمه شریف رسیده چنانچه بر عدم حصول  
مطلب بود واضح گردید جناب من مقصود اصلی نزد فقر قطع تعلق ماسوی الله علما و مجا و حب  
محبوب حقیقی جلشان ظاهر و باطنا اند و جمیع اهل بصیرت واضح که حصول مطالب دنی و دنیای  
با راده مرید حقیقی است جلشان از اما و ثما بهانه ساخته اند نه غیر و ایضا واجب الوجود جل جلاله  
بر بندگان خود عبادت فرض کرده چنانچه فرموده اند و اعبد ربك حتى یاتیک الیقین  
و نیز برای حصول مطالب دنی و دنیاوی و سلها برای حصول مدعا مقرر فرموده اند پس لازم که  
آل عزیز اوقات عزیزه خود را با ذکر و افکار بطور معمول پیران کبار رضی الله تعالی عنهم  
معمور دارند بحدیکه یک لحظه و لمحہ در غفلت نروند مطلب از بندگان یندگیست و پس -

مکتوب سیم و سیم بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله و سلامه علی عباده الذین اصطفی  
اما بعد مخدومی و کرمی جناب مولوی محمود فیروز ازی صاحب سلمه الله تعالی عن جمیع المحارث  
و النوائب و اخا ص الله تعالی من فیوضاته و برکاته علیکم و علی من لدیکم امین ثم امین  
از فقیر حقیر لاشی عثمان غنی عنه پس از تسلیات و تکریمات آنکه مکتوب مسرت اسلوب مشتمل بر  
کیفیات کثیره که هر بانی فرموده فرستاده بودند در اسعد زمان غور و دل و پرتو شمول فرموده الله  
تبارک و تعالی سعی جزیله و کوشش جمیله آل ذات ستوده صفات را اشکور و مقبول فرموده  
بمحبت ذاتی خویش که تبار بزرگانست سرفراز فریاد رب العباد و آنچه قلمی فرموده بودند که



عاشقان را نصیب از معشوق جز خرابی جان گذازی نیست فیاض من عاشق صادق بغیر  
وصال حسی معشوق تسلیه نمی شود و شعله ناله در در اطفائی پزیرد و این دید حسی درین لشار فانی  
محال است پس لاچار بسبب نایافت مقصود و دوزخ و یا بسبب حزن گرفتار اند و اگر نایافت  
بعید یافت می باشد که یافت در ظلال اسما و صفات است و عدم یافت در تجلی ذاتی می باشد فکر  
این نعمت عظمی که درد و حزن است بجا آورده اند شکر تم لا زید نکم این قدره الی و قوفی ارقام  
نموده ام معاف فرمائید که درین باب گفتگو در اورد مکاتیب سینه حضرات گرامی قدسنا  
الله تعالی با سلام اسم السامی منصفاً و مشرفاً مرقوم است زیاده والسلام

مکتوب چهارم بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى  
اما بعد فیض باب مولوی نور محمد صاحب چیلارام فیض پس از تسلیات و تعظیلات واضح و واضح باد که  
صوت حرف ضاد چنین است که مردمان و امانیان قریب بدال میخوانند و نه چنین است که  
مثلاً به نظر چنانچه اهل بخارا میخوانند بلکه صوت حرف ضاد در میان است که حضرت صاحب  
قبله و کعبه در بغداد و شریف از قاریان عراق بخوانیده میخوانند که این تفرقه نباشد راست می آید  
شنیدن آواز در کار است و فقیر را درین امر معذور فرمائید فقط

مکتوب پانزدهم بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى  
اما بعد جناب محامد نصاب که محرمی مولوی حسین علی صاحب خصصه الله تعالی ابولوج فیضی المراتب  
بعد از تسلیات و دعوات مطالعه نمایند که زقیمه که می رسد ظهور عافیت مزاج شریف بغایت  
خوشه مند گردانید آثار جمیل که از غلبه نبوت لایطه مند ج بود بغایت مبارک است و اقصی متمنات  
دوندگان این راه و مشعر از معیت است صاحب این دولت حکم المعرم من احب الزکالات  
اصل بهره مند میگردد و از اثرات نافعه نهال دی برو مندهیثا لاریاب التعمیم نفعیهم و دیگر و قال فی  
که بدان بشر اندازد بركات ہیں معنی است که فقیر لائق این معنی نباشد لکن بتصرف حضرت پیر  
و شکر لعمدة الله تعالی بركاته و افاض علینا من فیوضه انما میسر قولیت با کرمیال کارها و شوازه نیست



مکتوب ثنائیهیم - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَصَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفٰ  
 ایا بعد محمدی کرمی جناب فیض باب مولوی محمود شیرازی صاحب رَفَعَ اللّٰهُ تعالیٰ درجته فی الدین  
 والدنیا از فقیر حقیر لاشی عثمان عفی عنہ پس از تسلیات و تکریمات آنکہ مکتوب مرغوب مسرت و  
 فرحت السلوب مشتمل بر خیریت خویش و بر خورد از سعادت الطوار و غیرہ کو الف کہ فرستاده بود و در  
 اسعد زمان عز و زول فرمودہ اللہ تبارک و تعالیٰ پیوستہ آن ذات را بخیر و عافیت و از بند  
 ببرکات و فیوضات حضرت صاحب قبلہ نور اللہ تعالیٰ امر قدہ الشریف و برد اللہ تعالیٰ  
 مضجعہ اللطیف سرفراز و متناہ فرماید و در این جا فقیر را مع جمیع لواحقات خیریت است تسلی فرماید  
 و بدعا گوئہا ہموارہ و طب اللسان امحییب الدعوات دعا ہا مانواران و عاجزان را بہر طرف اجات  
 رساناد برب العباد و آنچه سالک خواہد بقامات فوقانی برسد جز نیافت و حیرت و ایاس پیش  
 نمی آید و آنچه میرسد بدہر گشت نمی آید چرا کہ وجود و توابع وجود از ذوقہ است و فیوضات از ذات  
 بحث است کہ از درک بالا رفتہ است و درک آنہا از نارسا نیست و اللہ تبارک و تعالیٰ  
 آنجناب را بہ نسبت خاص الخاص امام الطریقہ علیہم الرضوان رسانیدہ فیض بخش عالم و عالمیان  
 رساند و رب العباد۔

مکتوب ہفتہم - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُسَامَلٌ اَوْ مَصِلِیَا محبت و اخلاص نشان قاضی  
 امیر بخش صاحب سلمہ ربہ از فقیر حقیر لاشی عثمان عفی عنہ پس از سلام مننون آنکہ مکتوب مشتمل بر دریافت  
 کیفیت نفی و اثبات کہ فرستادہ بود نامہ رسید بہ رجہ اش کلی معلوم گردید عزمہ اکالہ فقر اقیامی نیست  
 سماعی است ہر چہ از پیران کمل تشرع نقل شدہ است مرہبان را از ان مخالفت منع نوشتہ  
 اند فقیر را معلوم نیست کہ ضمرا نفی و اثبات کدام فقیر نشان دادہ طور و ذہن از روشن پرستش  
 فرمائید و حضرات فقیر بعد ظلمی نفس کہ پس از چہا با نفی و اثبات میکنند محمد رسول اللہ بان ختم  
 میکنند نام خود از هیچ پیروم شدہ نشدہ نہ کتب ایشان نوشتہ دیدہ ام کار طریقت و لای  
 فکر سالک است معقول شود یا نہ محض اتباع او شان لازم است فقط والسلام ۛ



مکتوب محید بهم - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى  
 ابابعد اخوی ارشدی میان غلام محی الدین صاحب سلمه الله تعالی از جانب فقیر  
 لاشی عثمان عفی عنه پس از تسلیات و دعوات و اقیات آنکه مکتوب مرت اسلوب  
 مشتمل بر خیریت خویش و غیره کوائف که فرستاده بودند رسید خوش وقت ساختن است  
 مقصود اصلی دلی طالبان علمی این وقت حصول <sup>(وینویس است)</sup> خطایم دال برادر را قادر مطلق جلشانه داده  
 زیاده حاجت حدیث البته کسی را که مطلب حصول معرفت الهی باشند فاهیت نیادی  
 باشد یانه انفس متعاره را صرف باز کار و افکار میانه ندای امر با مشکل از هزاران یک  
 یک سر باز میباشند که این سر بازی اختیار میکنند پس این قدر نفهم ناقص آمده قلمی شده  
 عشق آن شعله است که چون بفرخست هر که جز معشوق باقی جمله سوخت  
 زیاده ازین در خشتن موجب طلال میگردد و نه

مکتوب لونه و هم - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى  
 ابابعد مخدومی کرمی جناب فیض مآب مولوی محمد شیرازی صاحب دامن فیض و برکات از فقیر  
 حقیر لاشی عثمان عفی عنه پس از تسلیات و تکریمات آنکه بکار بار خود که یاد مولی است شرب  
 تار را با افکار و افکار و استغفار بجای معمود اند که یک لمح در غفلت نروند حالا جوانی است  
 وقت و کار است فردا که شغلی آید بجز حسرت و ندامت بدست نخواهد افتاد فقط  
 جناب من نسبت خاص حضرات گرامی قدس الله تعالی با سراد هم السامی هر چند بالا رود  
 دست مشایده و او را که نمی باشد چگونه درک شود که معاند بذات بحت می افتد مشایده و او را که  
 در طلال و صفات و اعتبارات میباشند و چون از ان بالاتر رود بجز حیرت و حبل و نکارت  
 هیچ نمی باشد معامله چنین من لم یذق لم یدر شکر خداوند همه وقت و همه حال بجا آورند  
 شکرتم لازید ناکم و فقیر را از تفقد احوال خود هیچ وقت غافل ندانند فقط

مکتوب تتم - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى



ا بعدیخواب فیض باب حضرت مولوی حسین علی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ درجاتکم از فقیر حقیر لاشی عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات آنکہ صحیفہ شریفہ مشتمل بر خیریت خویش و بیرون شدن از شهر بطرف زمینات و نفرت از مردمان و قوۃ رابطہ و غیرہ کہ قلمی فرمودہ فرستادہ بود نہ صرف ورود فرمود جناب من چون قلب را تعلق و عشق بذات اقدس پیدا میشود لاچار از اسوی الش نفرت حاصل میگردد چرا کہ قلب حقیقت جامعہ است آنرا بسط میگویند پس در آن یک چیزی میدر آید و آنچه قوت را رابطہ قلمی فرمودہ مطلب اصلی برائی حصول نسبت باطن رابطہ گفتہ اند شکر این نعمت عظمی بجا آورند و آنچه در باب منع مرید گرفتن کوشش فیاضا اگر مرید صادق پیدا گردد و باز در دو الحاح طلب ذکر نماید بلا فرصت ذکر باد خان بگویند و او خان را نصیحت در باب امورات ضروریہ فرمایند و از تہاہر پس علم ظاہر جان خود را معاف نفرمایند بحد اعتدال شغل علم ظاہر از دست نماند کہ این از ضروریات است

مکتوب نسبت و یکم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفٰ ا بعدی مجتبی و مخلصیم میاں احمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر حقیر لاشی عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات و دعوات مزید درجات فی الدارین آنکہ مکتوب شریف مشتمل بر استدعای دخول فی الطریقہ علیہ و طلب ورود کہ فرستادہ بود نہ رسید جناب من مرید حضرت لعل شاه صاحب مرحوم ہمہ میدان پیر او خان است حاجت با دخول نیست و اگر او تعالیٰ جناب را فراخ از تحقیر علم عطا فرمودہ و ایضا بعد از آن آنجناب را خیال حصول نسبت باطنی مصمم گردید آن وقت تجدید بیعت در کار است حال حاضر وقت فرصت از مطالعہ کتب بہمون شغل باطنی کہ جناب مرحوم نشان دادہ اند ضروریست حاجت ورود دیگر نیست کالایں بزرگواران صرف ہمت خود است در اسم جلالہ نہ اورا وقت فرصت بکار باد خود سرگرم باشند و حتی الوسع خود مانا نہ بچگانہ بجاعت در وقت مستحب بے کالی و نکاسی ادا باید نمود و از - امورات نامشروع و مکروہ اجتناب باید فرمود و السلام اولاً و آخراً -



مکتوب لبست و دوم - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ  
اصطفاه اباعه بنخوردن سعادت اطوار عز و انجان محمد سراج الدین طالع عمره مع علمه و صلاحه و فلاحه  
از فقیر حقیر لاشی عثمان عفی عنه پس از تسلیات و ویدیه بوسیله آنکه مکاتیب متعده که فرستاده  
همه رسیدند که الف بار من درجه آنها واضح گردیدند ای جگر گوشه بگوشش هوش اصحاب سلامند که  
فرزند باطبع محبوب و الیها باشند و جمیع خیرات بسی باشند یا دمی والدش برای او میخواهند  
و هنده حقیقی او تعالی شانه است و از کثرت حوص فقیر نصیحت بطور ترغیب و ترهیب نوشته  
اند که از ناراضی و خنکی ازین باب مطمئن القلب بکار بار خویش سرگرم باشند و ازین آن زمانه  
چشم پوشی سازند و کوری و کوری طریق خود نمایند هر فاعل و قائل را پاداش قول و فعل خود  
رسد و غیر از اینها بار بار مینویسم که بقدر وسع خود بجز و جهات تمام مطالعه کتب از دل بخور کنند  
بعد از آن نتیجه بخش او تعالی شانه است فقط نه غیر آن معیکم لشتی نص قطعی است زیاده  
ازین بمشافه متعلق است وقت فرصت بطور عادت توجه باطیفه قلب و غیره لطائف ورد  
خود سازند وقت را مهمل نگذارند و از دل ناراضگی فقیر دور کنند

مشکلی نیست که آسان نشود مریباید که هر سال شود

بر انسان گرمی و سردی می آیند قل کل من عند الله و ما احبابك من معیبه قباذین  
الله نص صریح است درین باب فقیر را غافل ندانند فقط و الباقی عند التلاقی زیاده و الدعا -

مکتوب لبست و سوم - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ  
اصطفاه اباعه جناب فیض آب حضرت مولوی محمود شیرازی صاحب دام فیضه و برکاته از فقیر حقیر  
لاشی عثمان عفی عنه پس از تسلیات و دعوات مزید در جات و ایرین آنکه کیفیات نسبت باطن  
کلمی فرموده بود و در صحیح و مطابق کتب حضرات گرامی قدسنا الله تعالی با سرادهم السامی اند  
لیکن در بعضی جمله با فرق اجمال و تفصیل است او تعالی شانه دوز و برده تزییات و در جمیع مقامات  
فوقانی امام الطریق رضی الله تعالی عنه عطا فرماید و موجب تزییات لبست باطن در حقیقت



محمدی و حقیقت احمدی درود شریف بهمین معنی **اللَّهُ صَلِّ عَلَى مَسِيدٍ نَاحُتِدٍ وَعَلَى آلِ مَسِيدٍ نَاحُتِدٍ** آفصل صلواتک بعد و معاً و مناک و باریک و میل و عکس و سستنه و خود خیر عامی پر معاصی از درود شریف تمیل سانی زیاده میکند بجهت آنکه هجوم امراض بر اقبیه چنانچه بیاید نمیکند از باقی هر چه موجب جمعیت و زیاده نسبت باطن بنظر می آید بعمل آید فقط

مکتوب سبت و چهارم **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** حامداً و مؤیداً و مسلماً محب العلماء و الفقرا  
خان عالیشان حافظ عمر و دانه خان صاحب سلمه الله تعالی از فقیر خیر لاشی عثمان عفی عنہ پس از سلام  
مسنون الاسلام آنکه مکتوب که در باره که الف مختلفه ارسال داشته بودند رسید خوش وقتی رسانید  
الله تبارک و تعالی آن عالمجا را بعزت و این معزز و مکرم دارد جناب من نفی کردن و لد و محرم  
ساختن آن ولید انالذات از دومی شریعت ناجا از است و او ای عدم جواز در مشکوة المصابیح ده  
باب اللعان در ربع ثالث و فصل اول بعینه بهمین طوره قصه اعرابی از پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم  
پرسیده و جواب دادن رسول اکرم صلی الله علیه و سلم (و هاتلک الحدیث) المنس من فنی الولد عجرب  
الامارات الضعیف بل الید من تحقیق و ظهور دلیل قوی الی اخبره ۱۲ مرات شریح مشکوة

مکتوب سبت و پنجم **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** الحمد لله و سلام علی عباده الذین  
اصحطوا اباعنه جناب فیض باب حضرت مولوی حسین علی صاحب او صلک الله تعالی الی اقصی  
الملک از فقیر خیر لاشی عثمان عفی عنہ پس از تسلیات و دعوات مزید درجات فی الدارین آنکه مکتوب  
مسرت و فرحت اسلوب مشتمل بر کیفیات نسبت باطن و غیره که فرستاده بودند رسید از مطالعه آن  
عمر می بے حد و نورانی بیجا حاصل گردید الله تبارک و تعالی بفیوضات خامه حضرات پیران  
کبار علیهم الرضوان و الرحمة فانزو مسرور از فرمایا و بالنون و الصاد و مقصد اصلی از ذکر و اذکار و غیره  
ماثوره انیت که خود را بخود ای موی بستاند و منعم تحقیق را جلشانه نعمت و تفصیلش دراز است و فقیر  
پس از عرض آنحضرت صلی الله علیه و سلم باز به تبی گرم مثل تابستان گرفتار و بدو کلمه گفتافت  
که او تعالی شان فرموده الا لله الدین الخالص و جائی دیگر فرموده يوم لا ينظر مال ولا بنون الا



مَنْ لَقِيَ اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ وَجَائِدٍ مُرْمُودٍ وَادَّكَرَ سِرِّ رِبِّكَ وَتَبَتَّلَ إِلَيْهِ تَبَتُّلاً وَفَقَرًا رَدَّ  
 تَرْجُحَ فَرَمُودَةِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُتُبَ وَرَسَائِلِ تَأْلِيفِ فَرَمُودَةِ اَنْدُ وَتَقْصِدِ اَصْلِي اَجْمَالاً اَنْتَ كَمْ  
 عِبَادَتِ بِرَغْبَتِ وَحُبَّتِ قَلْبِ اَسْتِ چِنَا چَهِ اَزْ حَدِيثِ تَرْغِيفِ اِرْحَمْنِي يَا بَدَلُ وَقَرَّةِ عَيْنِي  
 فِي الصَّلَاةِ وَافْخِ اَسْتِ وَاُمُورَاتِ غَيْرِ تَبْكَفَاتِ وَاِلْهَادِي فَرْعِي فَقْطِ وَمِيَانِ بَارَانَ رَا بِيْشَكِ  
 دِلْ حَلَقَةِ جَادِ مَهْدُ وَاَتُوجِهْ دِهَنْدُ وَاَتُوجِهْ فَرَا نِيْدِيْ مَحْ مَضَائِقِ نَيْسْتِ وَاَنْ دُو لَيْفَةِ بَسِيَارِ اَسْتِ بَرَانَ  
 دَاوَمْتِ سَا زَنْدَا بِجَدِيْكَ بَهْتَنَادِ نَزَارِ بَرَسَانْدُ خَلْفِ مُحَمَّدِ سِرَاجِ الدِّينِ چَنْدِ رُوزِ اَسْتِ كَمْ حَلَقَةِ  
 نَمُودَنِ اَمْرُ كُودِ شُدِ وَقْتِ بِجُورِ مَرْضِ فَقِيرِ اَزْ خَتَمَاتِ حَلَقَةِ مِيَكُنْدِ بَا دُو رِيْشَانِ وَكُفْتِ فَقِيرِ بَسِيْدِ  
 صَا حِبِ مَحْمُودِ اَنْتِ كَمْ فَقِيرِ چَنْدِ رُوزِ نِشِ اَزْ رُو اَنگِ كُفْتِ كَمْ كَارِ حَالَا تَا وَاِلَا يْتِ عِلْمِ اَسْتِ  
 كَمْ نَعْفِ سَلُوكِ اَسْتِ زِيَادِ اَزْ دِيْنِ حَالَا نِيْشُ وَاِچَنْدِ دِتِ بَرَا يْنِ اَزْ كَارِ وَاِمْرَاقَاتِ دَاوَمْتِ  
 فَرَا نِيْدِ بَعْدِ اَزْ دِيْنِ اَكْرِ فَقِيرِ حَيَاتِ بُو دِيْدِيْ خُو اِيْشُ دِ حَالَا مَحْمُ اَكْرِ كِيْ اَزْ مُرِيْدَانِ حَضْرَتِ لَعْلِ شَاهِ مَنَّا  
 مَرْجُومِ كِمَالَاتِ وَاَلِ وَحَقَائِقِ وَاَلِي مِيَا نِيْدِ تُو جِهْ فَرَا نِيْدِ اَنْشَا اَللَّهُ تَعَالَى اَزْ تَا ثِيْرِ غَالِي نَخْوَاهِيْ شُدِ  
 فَقْطِ عَضْ دِ رَغْنُودِ كِيْ مَرْضِ قَلْبِيْ شُدِ مَعْدُ وَاِ فَرَا نِيْدِ

## فصل سوم

### در عبارات عجیبه و غریبه نصیحت آمیزه

حضرت قبله ما قلبی در وحی فداه حسب فوای تجربه صادق صلی الله علیه وسلم اشد الناس  
 بلاء الانبياء ثم الاولياء ثم الامم ثم الناس قاله مثل ببا عث از دعام امراض از دعه و فالح

له این حدیث شریف از مین العلم صفحه ۵۹ چاپ شده فی الطبع العاصی بجهت نقل کردم ۱۲ مه  
 و المشهور فی الکتاب اشهد الناس بلاء الانبياء ثم الاولياء ثم الناس قاله



و ضیق النفس و دودان سردانم المرض میمانند و نیز بوجه کثرت الرضا و انتظام خانقاه شریف و  
احوال پُرسی از ائمه و دوا و دین و تدریس کتب تصوف مثل مکتوبات قدسی آیات حضرت امام  
ربانی رضی الله تعالی عنه و خواجہ محمد معصوم رضی الله تعالی عنه و رسائل شریفه باقی حضرت  
کرام رضوان الله علیہم و جواب مسائل متفکر و معتقین حاضرین و غائبین از ترقیم جواب  
عرائض قلیل الفراغت بودند لهذا خدمت تحریر جوابات عرائض که از کفاف آفاق و  
اطراف عالم بخیریت سامیه میرسد باین عاصی پُر معاصی را مقیض میفرمودند و این خادم  
دیرین چوں جواب عرائض تحریر نموده برای تجلیل خدمت حضرت صاحب قبله قلبی و روحی  
فداء میفرستم بوجه کمال تفقوت و رافت بحال مکتوب الیه بر بعضی مکاتیب چند کلمات بقلم  
فیض رقم خود نیز فرموده بودند این کمترین و کمترین خادم دیرین آل کلمات فیض رجات  
راجح نموده ضمیمه مکتوبات نموده ام و برای توضیح تمام اسم مکتوب الیه در صدر هر عبادت  
تحریر ساخته ام بجناب حضرت لعل شاه صاحب سکنه و ندره شاه بلاول صاحب  
قدس سره الحرّ بر فیاض من هر چه از مولی است همه اولی است در هر امر صبر و کار است  
الحمد لله علی کل حال و نعوذ بالله من حال اهل النار بفقیر و آبخناب فیض باب که وقت  
باخر رسیده و فتن و ابتلا و محن زود شود کرده لازم که شب و روز به نیاز و عاجزی تمام بیاد مولی  
حقیقی عز اسمہ در همه حال شاغل باشند تا یک لحظه از یاد او غفلت نباید کرد و خلد الله و یس  
و ما سواہ عبث و هوس فاقطع علیہ النفس بملامحمد رسول آخوند زاده صاحب لؤلؤ  
انچه از بنای دلتنگ قلبی نموده جناب من دارد دنیا همه تنگ است فراخی او در فراخی دل  
است او تعالی شانه میفرماید امن شرح الله صدره لاسلام فهو علی خود من ربه  
مراد از شرح صدر قطع علائق است چوں علائق ماسوی منقطع شوند انعام و ایلام مساوی میگردد  
پس بر مذاق مفسرین محققان و موفیان شرح صدر همی ترک تعلق ماسوی الله است پس صوفی

له نام قومیت از آغا غفر له ۱۲ منہ سله تنگ نام جائیت که تفصیل آن پیش ازین بر جاشیه مرقوم داشته شده است ۱۲



را باید که بغیر در وقت غلا بابل متوجه شوند که در این جا برای چه آمده اگر محض بوجه امید باشد  
و غرض حصول مال و جاه نباشد شکر گذار باشند و از مکر و خریب ترسان و لرزان بودند که  
شیطان بعین نفس اماره در کین است با خدا باش بهر جا که باشی روز چند در این جات  
بعد از آن رفتن بوطن اصلی است پس کسی که زادند او حیران و سرگردان می باشد  
میهمانند از من توانیست چه که تو طفلی و خانه رنگین است بقاضی عبدالرسول صاحب  
انگویی قوم کچی جناب من دیده تصور در اعمال رو میبرد و هر قول و فعل و عمل که درین مقامات  
از سالک صادر شود لائق رد و طرومی بیند نه ثنایان قبول پس سالک را باید بی لازم که اوقات  
عزیزه خود را باز کار و افکار و عبادات و طاعات معمور داند و همه امورات ظاهری و باطنی  
با دشمنان پیارانه فمایش این چنین نکات بمشافه موقوف حکیم که بعد مسافت مانع شد  
می حکیم چاره ندارم که خدا کرد جدا

مولانا صاحب در فتوی شریف میفرمایند

فقیر خواهی آل بصحبت قائم است نذر زبان در کار آید نه ز دست

با خدا باش بهر جا که باشی جناب شمس الدین حبیب الله مرزا جان جاناتی صاحب قد سنا  
الله تعالی با سلام و تحیات و اخلاص علینا من فیوضاته و برکاته میفرماید چوں که سالک  
بکمالات میرسد مرا بخاطر تردد میاید که مباد از طریق دست بردارد و قصه العشق لا انقصا  
لها قلم این جا رسید بر شش چاک شد زیاده ایام بکام باو رسید یوسف شاه صاحب مکنه  
شهر و زیاده ایام عزیزه ذوق و شوق و غیره حالات جلیله در ابتدا یعنی در ولایت صغری  
میباشند و چون معامله از ظلال بالا رود حالات سابقه مبداء مشوره اگر در و بجای ذوق و شوق  
بے لذت و بے حلاوتی آیند کان رسول الله صلی الله علیه و سلم دائم الفکر متواصل  
الحزن انین باعث از بی لذتی و در بار نشو و نما حکیم جای بود باش شما دور است و وقت

له از قیام الایام و طین ایشان شهر کا نگزیده است ۱۲ من



آمدن آنجناب اکثر فقیران جوڑ میباید و برائے کسب سلوک حضرات مجددیہ علیہم السلام علم  
به کتب ایشان از ضروریات این راه ضروری اند قصه العشق لا انفصام لها فقط والسلام  
بمولوی محمد نور الحق صاحب شاه پوری غرض آنکه رقعہ مسرت بقعہ آن اشافقہ مع قصیدہ  
مدح در حق این سرایا قدح ارسال فرموده بودند بفرح و ترح رسانید فرح بجهت از دیدن شوق  
شمار ترح بسبب نسبت تفسیح اوقات در امر لاطائل بلکه در امر مخطوره که مدح کسی که مستحق مدح  
نباشد هم مدح را زیان دارد که غیر مطابق واقع باشد هم مدح را که خود را مستحق آن دانسته  
در درجه پندار و تشبیه با پاک میگرداند لهذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درباره این چنین مارج  
ارضا و فرموده اند قطعت حق اخیری پس بایک من بعد جناب بنی ثلث حضرت باری تعالی جل شفا  
و بعد حیات الیکائنات صلی اللہ علیہ وسلم اشتغال داشته باشند که سعادت و این و دولت  
کوین است و خود و ذکر و مراقبه سرگرم باشند محققان و خان صاحب تزیین مکنه ویره تمغیل خان  
از طرف فقیر طینان سانه این کلام معنوی تعلق بر بطره محبت و از آن حضور باشد یا نه البته حضور را  
حضور حیات است بر بطره حکم باش و در هر کار از آن خود باشد یا نه دیگر نظر بکار سازی حقیقی  
دارد که فردا هر کس را معامله بآل ذات متعالی اندیشانه این دارد که از آشتی است چارنا چار پس  
بهوش و دانا آنست که کار روز حساب آسان باشد یا نه و الله اعلم خود مرقوم شد چنانچه محقق  
محمد خان صاحب مکنه از پی افغانه لے عزیز بگوشتی هوش استماع فرماید که امر و وقت  
کار است فردا بجز حسرت و ندامت هیچ کس را بایست نخواهد آمد پیوسته رطب اللسان  
با ذکر و افکار پوره باشد و تعالی شانه آن عزیز را بتمنای دلی رساند و نشانه از خال صاحب  
بر اخیل مکنه کلاچی گنجه پوران وقت فرصت بیکر قلبی که موجب برکات ظاهر و باطن است  
مشغول بوده باشند مطالب اصلی از ایجاد عالم همین است غیر از این همه هیچ منظور علی خان صاحب

له نام قومیت از افغانه ۱۲ منہ

له نام قومیت از افغانه ۱۲ منہ



بود و آنسوی قوم را چپوت پاس غاطری جناب مولوی صاحب از هر وجه که باشد پاس غاطری  
 فقیر است اعانت و خدمت گذاری در پیش خدا پرست سعادت و آرزو متصور است  
 و در حلقه او شان صحیح و شام عند القدرت نیست سانه که این نعمت عظمی و غنیمت کبری پرست  
 آمدن بسیار مشکل است این وقت را بخوبی نگاه دارند فقط بعلامه محی الدین صاحب  
 سکنه ماچھیوال ضلع جهنگ دفع خطرات شیطانی از دل کاهل نیست از توجہات اہل اللہ  
 باوجود ورزش سالک آسان میشود العاقل یکفیه الاشارۃ فقیر مشافہتہ عرض کردہ کہ خدمت مولوی  
 از دل برای رضامندی مولی بکنند و علم ظاہری را لیلے سانه زیادہ ازین فقیر را بیچ نمی آید فقیر  
 دعا گوئی است بمولوی محمد علی خان صاحب و دعا جی قلند رخال صاحب پی جیل  
 گنڈہ پورہ ٹیس ٹی اعرصہ دو ماہ شدہ کہ فقیر بمرض تب و اسہال گرفتار و از زمانہ مسیح محرم بفرار است  
 حضرت گرامی و عاشق فقیر گاہ گاہ میخواستہ باشند و بوقت مناسب حضرت صاحبزادہ  
 صاحب را نیاز بے اندازہ تسکیمات و تکریمات عرض سازم بمولوی نور خان صاحب  
 چکڑالوی مولوی نور خان صاحب لا معروض کہ فقیر از آن صاحب راضی است او تعالی ثناء  
 راضی باشند و کمالی در شغل باطن و غیرہ کہ عارض است فقیر در دفع آہنہا دعا با کردہ او تعالی  
 شاد قبول فرماید بعد التقریر خان صاحب را چپوت سکنہ خیر ڈی توابع ضلع رتھک  
 اوقات عزیزہ را بوقت فرست با ذکر و افکار مہم و در اندک سعادت و آرزو دولت کوثرین  
 منوط بیا و مولی است پس کار این است خبر ازین ہمہ بیچ میسای غلام رسول صاحب کوریز  
 سکنہ ڈیرہ اسماعیل خان احوال فقیر بکینوال کہ وقت روانگی میسای عبدالرحمن صاحب

معہ مراد جناب مولوی محمد خیرازی صاحب ۱۲ منہ  
 معہ جناب مولوی محمد علی خان صاحب برائے خواندن علم طب و روہی رفقا بودند و قیام ایشان در خانقاہ حضرت شہ  
 غلام علی شاہ صاحب بود کہ در آن مزارات اند پس در آنجا می متبرکہ کہ جناب حقائق و معارف آگاہ حضرت صاحب  
 میان ابوالخیر صاحب رونق افزا ۱۱ انہ ازین جہت این عبارت نوشتہ شد ۱۲ منہ



ضیق بالنفس و تب خفیف حالاً بجائی ضیق مرض فالج که آنرا بهندی و هرنک گویند تمام طرف  
راست گرفته است و در و سر و پریشانی آن غالب و تب بطور سابق از بارگاه شاهی حقیقی طلب  
شفا است زیاده و عاید سر و ادلی شاه صاحب ولد سیدها و الدین شاه صاحب  
بخاری متانی این عزیزاوقات متعاره خود را که بدل ندارد بطاعات و عبادات و افکار  
و افکار معنوی دارند که سعادت و الدین و دولت کریم در این است غیر از این همه هیچ و انجام  
حاجات ضروری و لا بدیر بوسیله پیران کبار علیهم الرضوان و الرحمة همواره میخواسته  
باشند انشاء الله تعالی به هدف اجابت رسد فقط بنوا نجان صاحب پنجابی تادستاده  
ملاقات جسمی پنج صد بار در و در شریف بلاناغه با و خود در شبانه روز و روز سازند و استغفار یک  
صد بار بعد از صلوٰة عصر و بکشد با قبل از طلوع صبح صادق با عجز نیاز تمام میخواهند باشند  
امید است که انشاء الله تعالی در حاجت مطلوبه بنمیدخواهد شد بنیلام حیدرخان صاحب  
مقیم دیره اسمعیل خان ختم حَسْبُنَا اللهُ وَ نَعْمَ الْوَكِيلُ قبل از این فقیر شمار ایشان داده بر آن  
مواظبت میکنی یا ترک کرده این در و بصدق دل بلاناغه پنج صد بار اول و آخر صد بار  
در و در شریف و روزانه و ثوابش بر روح پر فتوح محبوب سبحانی غوث صدائی شیخ عبا لقادر  
جیلانی رضی الله تعالی عنه بخش نموده حاجتش بر اسطه شباب ممدوح از بارگاه الهی جلشانه  
میخواسته باشند امید غالب که سر انجامی مطلبش خواهد گردید فقط بمیاں محمد فاضل صاحب  
قوم آوان سکنه مکھڑ ضلع راولپنڈی بخدره متوره حضرت بی بی صاحبہ و غیره خادم ایشان  
و عوات کثیره مطالعه با و فقیر را پیوسته دعا گو دانند و ایضا فقیر را دعا می حسن خانمہ یاد و خواہ  
فرموده باشند و بدو دست از محمد سرور خان صاحب را تسلیمات و دعوات موصول با و بنجاب  
میر صاحب قلندر سکنه پشین علاقہ بلوچستان

له کیا حضرت قبله قلبی و روحی غلام با امر غرضی بودند که خط جناب میر صاحب قلندر رسید پس در آن حال این آیات  
زبان پشتو بجا گفت و در و در قرادی از خود ساخته بجائی جواب خود پس آیات فرستاده ۱۲ مرتبه



افغانی سلام در اخائی تہ را تغلی  
فائدہ نہ کی بی دیدن سلاموتہ  
نا جوڑ پروت فقیر و حقیر یہ دستوری  
داخل سپارہ کوی ہمیش تاختونہ  
بیابہ و کی تہ ارمان اے قلندر  
مندہ بہ نہ کی فرائد و مجلسونہ  
دقضا سپار و چہ تاخت یہ ممکن کہ  
پس حاضر غائب و درواژہ نورنگ وینہ  
عثمان خوار زار پروت یہ میدان کی  
دقضا سپارہ زنیان پہ اسوڑ دینہ  
بی اجلہ مرکائی نشہ تماشا کہ  
یہ خیل کار سر مشغول اوسہ عزیزہ  
خطرہ مہ را وڑہ پہ زلہ کبیر ای عزیزہ  
سوال جواب در اثرین واردین  
یہ خیل جان سر فقیر عثمان کونہ  
درویشان اوزنان و اڑہ سر وای  
د عثمان مرض خفیف و جورہ بینہ  
بقاضی محمد امیر بخش صاحب قریبی سکنہ موضع احمد پور سیالال تحصیل شورکوٹ ضلع

### ترجمہ ابیات پشتو زبان فارسی

آما افغانی سلامت خود نیاوردے قدم  
ہر گئی تو خود نیای او نداد درودم  
ہست بر بتر کنین بیا و بشنہ این فقیر  
شاہ سوادان اجل بتراخت آیت دیدم  
ای قلندر را وڑہ ای کرد افیس فرید  
تو مجلس پر فرائد را تختہ ای یافت ہم  
شعبہ اران اجل چوں تاخت بر ممکن نمود  
حاضر و غائب بود گیان در آن لحظہ دم  
خوار زار عثمان افتاد است بر میان صاف  
شعبہ اران قضا دین می نند آیت ہم  
بی اجل مرگیت تماشا کن و لیک  
بش شاغل در امر نیست بالکل بلع الم  
خطرہ در خاطر میا در گشش بر بختیم  
حال احترا این چنین ہر وقت باشد اے صنم  
میک سوال و جواب نہ اترین و درودین  
این فقیر عثمان دایم بادی خود و مبہم  
جلہ درویش و زمان این سخن دارند بزبان  
ساخت این ترجمہ اشعار سرود بہر رب  
لیک ساعی ہیں بود اکبر علی شاہ ہم



جھنگ از کار خیر که انتفاع نموده بودند فقیر را در حقش امورات مہارت نیست در ہر کار  
 کہ میکنی فقیر را دعا گوئی و اینست فقیہ کہ کسی اہل دنیا تعلق و آشنائی حسب فرمودہ بزرگان  
 علیہم الرضوان پیدا نساختہ نمیکیم بہر کس آیندہ سلام منون را جواب حسب امر شرعی میدہم  
 فقط بسید پیر امیر شاہ صاحب سکنہ وان کیلا نوالی توابع ضلع شاہ پور را دست  
 داد ملاقات جسمی اوقات عزیزہ خود را کہ بدل ندادند بیا دمولی حقیقی جلشانہ محمود دارند  
 کار نیست غیر ازین ہمہ ہیچ بجانب حضرت محل شاہ صاحب سکنہ وندہ شاہ  
 بلاول صاحب قدس سرہ العزیزہ از فرط حرارت چہ نگاریدہ شود بجز انیکہ ہر چہ  
 از مولی است ہمہ اولی بسید گل صاحب درویش خان نقاش شریف سکنہ خوست  
 توابع خراسان پس از سلام منون واضح باو کہ ازین کہ ام امر بہتر باشد کہ آن برادر محبول  
 علوم دنیہ مشغول شدہ او تعالی شانہ علم نافع و ماویب ابعاد بایکہ پابندی بنفاذ پنجگانہ کنندہ بوقت  
 مستحبہ کہ فقہار علیہ الرحمۃ در کتب خود ثبت فرمودہ اند غرض از ہر دو لب اجتناب سازند و  
 از فقیر در خاطر ہیچ و غایب نہ سازند بمولوی مہر محمد صاحب سکنہ انکہ شاہ بلاول توابع ضلع  
 شاہ پور یک کافہ جناب آمدہ جوایش نگاریدہ فروتاہ ام و حال کہ مکتوبش دستی کے داد  
 جوایش بطرہ تعزیت قلمی شد اللہ تبارک و تعالی ہمہ امورات را غرق بجاہ غفران فرمودہ  
 پس مانہ گاہ را صبر جمیل و شکیبائی جزلی عطا فرمایا و آں عزیز را لازم کہ وقت فرصت اوقات  
 عزیزہ خود را کہ بدل ندادند باز کار و افکار و غیرہ عبادات محمود دارند کہ کار نیست غیر ازین ہمہ  
 ہیچ و ایضا ہنہام مکانات و غیرہ مکروہات خوفی و ثلے روئادگان چوں از مولی است  
 جلشانہ بجز رضا بقضائے الہی حل شانہ چارہ نیست اناللہ وانا الیہ راجعون او تعالی شانہ  
 در دالین بدل آں توابع بلے حساب دہا بالذین و الصاد بمولوی محمد عظیم صاحب  
 چناوہ حال سکنہ کلاچی گندہ پور ان جلد ہائے کتب نہایت پند فقیر است تسلی فرماید  
 او صلک اللہ تعالی فی الدین والدنیا الی غایتہ ما یقنناہ بحرمۃ خیر البریۃ صلی اللہ علیہ وسلم



بجناب مولوی محمد شیرازی صاحب سکنه شیراز توابع ایران و عرضی مشتمل بر خیریت  
خوشی رسول مامول که رسیده باشد و به احتمال عدم رسمی واضح که فقر پنج وقت نماز در مسجد شریف  
با جماعت مستحبه بخواند. حالاً در روز شنبه که در آن سرودن شده و گرمی باقی این همه بالصدق نه  
رسم افغانان ازین طرف تا حال کلی خیریت به تسلی تمام بکار بار خوشی شاغل باشند که وقت  
وقت کار است که جوانی است در پیری هیچ نیست و خبر تار برقی بسیار تشریش داده که چه نویسم  
که درین جا خواننده اگر نیز می نمود به عا مشغول شدم و صبر کردم و این خیال در دل کردم -

جمله مستاده لویه خدایه      زیاده طاقت دغونه لرم خوارید

چه دفا صبرایت نازل شوی      غریب تر غار که دصبر تعویذ و

هاتف لغیب آواز و که      سواله سفلیده همه هیپ دی هیپ کنده

بمحرز که یا صاحب دل مولوی صالح محمد صاحب مرحوم واعظ و پیر اسماعیل خاں درود

شریف همین صینه الله صل علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا محمد افضل صلواتک

یحی و معلو متک و بارک و سالت علیک هه از بارک شبان روز در سانه بلا ناعه انشا الله

تعالی برای سرانجامی کلام دین و دنیا مفید خواهد شد زیاده و الی عا مولوی محمد نور الحق ضا

شاه پوری بیرون کردن از خانه دیرینه اهل پرده آل عزیز خوف و طایه در سانه که چه نویسم

کافی المهمات بسبب غیر برائے انجام کلام خانگی از غیب الغیب سرانجام سازد برب العباد

وما احب الیک من مصیبه الا باذن الله انشاء الله تعالی کار ساز حقیقی جلشانه ضائع نخواهند

گذاشت بجای عبد الکریم صاحب قوم از اسکنه گره لوزنگ پس از تهجد ضرور

ایں دعا بخواند یا رب سبحان الله و بحمد الله سبحان الله العظیم و بحمد الله استغفر الله

ربی و ارحم ب الیک بعد از الی با اسطه حضرت صاحب قبله و کعبه حاجات خود از درگاه الهی بخواند

مرادش حاصل خواهد شد زیاده و السلام مولوی نور خاں صاحب چکر الوی قوم ایران بر

رفع آفت سحر و جادو اول درود شریف سر بار خوانده بعد بیفت کت فاخته بیفت بار آیت الکرسی



و هفت بار چهل قل یعنی این مجموع هفت بار خوانده بر جان خود در میان دم کند انشاء الله تعالی  
 آفتش دفع و رفع خواهد گردید و نیز در خانه و در تمام حیاطی بدین مرقوم خوانده دم کند انشاء الله تعالی  
 برائے جمیع امراض و آلام و اسقام مفید است و اسامی اصحاب کبف را در هر ذابیه کشت در  
 دوی بند کرده دفن کند انشاء الله تعالی جمیع امراض کشت و از آله و غیره آفات مفید  
 است باقی ثانی الامراض و دافع الافات او تعالی شانه است - دیگر بوقت صبح صادق شجره  
 شریف پیران وقت عشا نیز خوانده چیزی کلام ربی بخش پس ازالا بوسله جزیه او نشان دعاها  
 برائے مطلبش که میداردی خواسته باشند انشاء الله تعالی از محربات است و آن فاتحه  
 و غیره سه وقت صبح و ظهر و عشا با وضو خوانده بر جان و آدمان و برائے مال مویشی بر چیزه  
 خود دنی دم کرده باشند زیاده فقیر را از دعا گوئی خمس الاوقات غافل و ذاهل ندانند بحاجی  
 حافظ محمد خان صاحب ترین سکنه اژمی اقا غنم - اے برادره  
 مشکله نیست که آسان نشود مرد باید که هر اسان نشود

دل قوی داند و شب و روز از دربار باری تعالی بواسطه پیران کبار قدسنا انشاء الله تعالی  
 با سر اہم الاقا پس عزت و فخر می بخوراسته باشند کار ساز از دست تعالی شانه فراموش  
 ازین طرف محال است بشیر دل خان صاحب لاہوری فقیر را همواره دعا گوئی خود  
 می دانسته باشند کاغذ اسمی فقیر نوین یا نہ نویند مجیب الدعوات او تعالی شانه است هر کس  
 را از درویشان نصیب می دہ حکیم مطلق جائے دم زدن نیست و گاہ گاہی بوقت فرصت  
 توبه و استغفار و غیره عبادات اوقات عزیزه و معمور را نداند که روز حساب و پیش است کار  
 دنیوی بہر طور میگذرد و کار آخرت دشوار است کار نیست غیر ازین ہمہ تیج بقاضی محمد امیر بخش  
 صاحب قریشی سکنه احمد پورہ سیالال تحصیل شورو کوٹ ضلع جھنگ انچرستی  
 باطن نوشته است راست کہ باطن صوفی بعبت ناجناں مکر میشود سه  
 صحبت بد اہل تباہ میکند



یک سیه جامه سیه میکند فقیر درباره دفع شر با عمار آفاقی و انفسی دعاها میکند و تعالی شان  
 از شر او شان در حفظ خود محفوظ دارد و رب العباد یا الله او خان صاحب محرر جناب من  
 اوقات متعاره عزیز خود را که بدل ندارند باز کار و افکار و غیره عبادات محمود دارند که سعادت  
 دالین و دولت کونین در عبادت مولی حقیقی عز شان منحصر است فقط کجرح عبد الله صاحب  
 سکنه بند لمبی از طرف فقیر از اسلام مستون عرض سازند که کار طریقت مشافیه یک با میخوابد  
 معذ و در غریب و مان کڑی شاد و نیری قوم ناصر انتظار می که از جهت جنگ و میان نمایان  
 و قوم کاکران فقیر را و اول دفع شر از تبارک و تعالی در آینده ازین چنین حکایت  
 ناشاسته در حفظ خود محفوظ دارد و فکر در چنین وقت لازم است و گیه ناصر ان چه میکند  
 حتی الوبح خود از جنگ و جدال دست کوتاه نکند سید الدین صاحب و رزی سکنه قصبه  
 چونده با جوده توابع ضلع سیالکوٹ - سیل عریز باید که اوقات عزیزه حیات متعاره را همواره  
 بعبادات و طاعات و اذکار و افکار محمود دارند که سعادت دالین و دولت کونین منوط بیا د مولی  
 است عز شان بملار با و شاه شاد و نیری قوم ناصر در میان نماز فرض و سنت و وقت صبح هفت  
 بار فاتحه الکتاب با بسم الله یعنی الحمد لله رب العالمین تا آخر هفت روز و بلا ناغہ خوانده بر من  
 و مکنند و توالش بر روح پر فتوح حضرت قبله و کعبه لور الله تعالی مرقدہ الشریف و بر د الله تعالی  
 معجبه اللطیف بخشیده صحت برادر خود از جناب شانی حقیقی جل شانہ میخواستند باشند  
 بیماں احمد و غلام محمد سکنه موضع و مهیر ضلع شاه پور تحصیل خوشاب لے عزیزان اوقات  
 حیات متعاره را غنیمت دانستند و اہم ہمت کیا د مولی و عبادت محمود حقیقی است محمود  
 دارند بحدیکہ یک لحظه و لمحہ در غفلت نروند که سعادت دالین و دولت کونین منوط با آن است -  
 بکجرح ہریان خان صاحب ولد شہاب الدین خان صاحب بلچ سکنه پلپیانہ ضلع

لے محمد عبداللہ صاحب برای کسی شخص سفارش نوشته بود کہ بذریعہ خط و مراسلت او را مرید فرزند حضرت قبلہ برائے او شان این  
 الفاظ ارقام فرمودند ۱۲ منہ



و پیره اسماعیل خان از کواغذ بعضی دوستان هندوستانی معلوم شده که از تاریخ یادهم ماه ذی الحجه  
 در مینا شریف و با عارض شده و شش هفت روز قریب چهل هزار کس راهی آخرت شدند ازین مکر  
 انتظار کثیر بطرف شهاب الدین خان صاحب دانگیه است بحکیم میاں السبحش صاحب  
 و فرزند او میاں غلام نبی صاحب حکیم سکنه مورانی علاقه بکھر توابع ضلع و پیره اسماعیل خان  
 لے عزیزان اوقات حیات متعارف را که بدل ندارد باز کار و افکار و غیره عبادات معمول دارند  
 بحدیکه یک لحظه و لمحہ در غفلت نروند که سعادت و این و دولت کوئین منوط بان است فقط  
 و فقیر را بدعائے حسن خاتمه یاد و شاد فرمایند پس فضل حسین شاه صاحب سکنه پیر پھانی  
 علاقه میاں لوالی توابع ضلع بتول ای عزیز علت غائی از ایجاد انسان بقولی معرفت الی قبولی  
 عبادت باخلاص است پس مال هر دو قول یکجا است پس لازم که در اوقات فرصت اوقات  
 عزیزه خود را که بدل ندارد باز کار و افکار و غیره عبادات معمول دارند و استغفار کثیر در شب تا روز  
 در خود سازند اوقات عیش و خواب و خورد و پوش است و پیوسته بر کار لای خود که  
 لے یا بحق تعلل نادم و متغیر باشند کار اینست غیر ازین همه بیچ و فقیر را بدعائے حسن  
 خاتمه یاد و شاد میفرموده باشند بملا شیم گل آخوند بنوختی سکنه موضع نور پور توابع ضلع  
 بتول مکرراً قلمی میشود که این خواہا و خیالها خبر از استعداد میدهند لکن باید که باین چنین  
 امورات مغرور نشوند که شیطان لعین دشمن سخت همراه انسان است بسیار سالکان را  
 در این چنین امورات گمراه ساخته است باید که ہمہ وقت ترسان و لرزان باشند بیچ  
 جائے فخر و قبولیت زیادہ بشافہ موقوف است محمد امین صاحب پراچہ بائی سکنه  
 شہر تاک و ملاحی لولہ توابع ضلع را و لپنڈی تا دست داد ملاقات حمی بکار باخویش  
 اوقات عزیزه را معمول دارند تا یک لحظه و لمحہ در غفلت نروند کار اینست غیر ازین همه  
 بیچ و اذکر اسد ربك و قتل الیہ بتبیلہ قل اللہ و ہس و ما سواہ عبت و ہوس فاقتطع  
 علیہ النفس ۵



ذکر گو ذکر تا ترال جان است      یاکل دل نذر کز حسن است  
 بقیض علی شاه صاحب سکنه کهنه که علاقه خوشاب توابع ضلع شاهیپور باشد  
 که وقت فرصت از کار مامورده را پس تضرع و زاری بجناب باری تعالی شانه مینموده باشند  
 انشاء الله تعالی نتیجه بخش خواهند گردید خلاصه از زندگانی یاد مولی است دیگر به نسبت  
 آن همه بیچ بصاحبزاده محمد گل صاحب خلف فقیر تهر موسی صاحب مرحوم که خلیفه  
 حضرت حاجی دوست محمد صاحب بودند قوم لیسین زی سید جلال ساکن پلیمان  
 که استخا خاتمه او شان ساخته است و آنچه احوال با احتقادی صادقان قلمی  
 فرموده جناب من هر کس یادش عمل نمود روزی ستغیر خواهند دید ایام و تجزی کل نفس بها  
 کسبت لا ظلم الیوم نشینده اند معنی غیبت و افترا و پنهان پندارهای مطلق جلشان جمع میسین و  
 مومنین را هدایت فرمانده حافظ حقیقی جلشان از جناب را از شر و دشمنی او شان در حفظ خود محفوظ  
 دارد و رب العباده میلای فقیر محمد صاحب خر و طی برای دفع تنگی و حصول فراخی ختم رب لا تدانی  
 فردا و انت خیر الوارثین پنج صد مرتبه اول و آخر صد مرتبه در دو تشریف خوانده بروح پیر فتح  
 حضرت مرثیایم صاحب بخش ساخته بعد از انجام حاجت خود بر اسطر او شان از جناب باری  
 تعالی میخواسته باشند فقیر را نیز دعا گوئی دانند بقاییم دین صاحب پنجابی وقت فرصت  
 بیاد مولی که سعادت و الدین و دولت کونین در آن مختصر است شاغل باشند کار ایست غیر ازین  
 همه بیچ بسید پیر امیر شاه صاحب سکنه و ان کیلا لوالی توابع ضلع شاه پور اند تبارک  
 و تعالی بقیوضات گنودات مقدس سرفراز فرمانده و ایضا و تعالی شانه مبارک سازد او گاه  
 گاهی وقت فرصت مطالعه نمایند بملا علی الحق آخوند زاده صاحب هر پیرال سکنه

له صوات علاقه ایست در ملک افغانستان و با صلاح پشتو مادی گویند

له خروئی نام قومیت از افغانه ۱۲ منه

له سید صاحب موصوف نوشته بودند که در خواب مرا کسی گفت ایات امام ربانی صاحب خیریه انجیر در جواب آن این عبارت نوشته اند

له هر پیرال نام قومیت از افغانه ۱۲ منه



نشین غرتوابع ضلع ایلو زئی عادت متمره فقیر است که از لاجاری جواب کاغذ لوسته میشوید چرا  
 که امثال فقیر اکثر اوقات بمرض غریق النفس و دلهائی موسمی گرفتار میباشند چو از مولی است همه  
 اولی است فقط بملا خاندان و قوم ساهی سکنه موضع چاهنگان توابع دیریه اسمعیل خاں  
 مرید را اخلاص و رابطه قلبی در کار است بلکه مثل شما آدم غریب و خیال را در وقت ضرورت گذران  
 کردن یا خلق مضائقه نیست و بها ممکن از مخالفت شرعی پُر خنده باشند حافظ حقیقی جلشانه آن عزیز  
 را از شر دشمنی ایشان در حفظ خود محفوظ دارد و رب العباد بحمد او خان صاحب ترین  
 سکنه دیریه اسمعیل خاں فقیر نشان الله تعالی هرگز شما را فراموش نخواهد کرد و تکیه داران الله تعالی  
 شان شما را غافل نخواهند کرد لکن حتی الوسع خود از مخالفت شرعی اجتناب دارند فقط بمولوی  
 خان صاحب پنجابی بایده که از لغویات و لهویات اهل زمانه کنایه نموده باستقامت با مورا  
 دینویه و نماز و روزه یا دمولی که از همه اولی است شاغل بوده باشند که سعادت دارین  
 و دولت کوئین درین مختصر است و همواره فقیر را دعا گو دانند بجناب مولوی عبید الله  
 صاحب سکنه دیریه اسمعیل خاں این عزیز کالهاسے دنیاوی درین وقت آخر الزمان  
 نهایت و غایت ندارد پس مردانست که در چنین سختی اوقات عزیزه متعاره خود را که بدلی نالانند  
 در اهم هم صرف سازد و اکل یا دمولی است و اتباع شریعت عزاد و اقوال و افعال  
 بلکه در همه اوضاع جناب من بدو کلمه اکتفا رفته تا دل تنگ نشوند وقت و وقت کار است  
 فردا بجز حسرت و ندامت در دست هیچ نخواهد بود فرموده الله تبارک و تعالی را نظر فرمایید  
 جائے کہ فرموده یا ایها الذین امنوا امنوا و جای دیگر فرموده الا الله الذین الخالصون  
 زیاده والدعا بنواب غلام قاسم خان صاحب کٹی تحصیل والی ٹانک توابع ضلع  
 دیریه اسمعیل خاں پیوسته اتباع طریقہ سنتہ سنیہ و اجتناب از فرقه شیعہ ثنویہ مزدوق کناد  
 بجناب ملا جانان آخوندزاده صاحب قوم هوتک سکنه مرغہ هوتک ملک خراسان



برخورد از محمد سراج الدین از غازی و صرف و نحو و منطق و تافطی و شرح عقائد نسفی بالانتیفاء و الاغ  
 شده حالاً و علم فقه کثر آخرتاً و اجاره رسانیده و شرح کتاب الحج و در اصول فقه لوالا و الا و باب  
 قیاس خوانده و درباره او شان دعا گوئی و افرو از روی غنایات و مهربانی میفرموده باشند  
 تا او تقالی شانه بر روی بطلب دلی رسانند بحجراتیاز علی خالص صاحب را چپوت رئیس  
 متبصل خلع مراد آید ای عزیز اوقات عزیزه خود را که بدلی ندارند باز کماله و افکاره محمود دارند و  
 نمازها و مفروضه خمس در اوقات مستحبه که فقها علیهم الرحمة در کتب نوشته اند با جماعت او  
 سازند و همایکن از محافل و مجالس که در آن مخالف شرعی میباشد اجتناب دارند که صحبت  
 تا جنال سم قائل است برای درویش و از آمد و رفت مردمان نیز ترسان و لرزان میباشد  
 که حب جاه و ریاست از آنها پدید آید و اعتقاد طبا بایل و عیال بقدر ضرورت میفرموده باشند  
 و ادیم ترا از گنج مقصود نشان گراما زیدیم تو شایا برسی

همواره فقیر از دعا گوئی غافل و زایل ندارند بصاحب جزاده ولی الله خان صاحب خلع  
 ملا امان الله اخوند صاحب قوم لودین علاقه سیاه بن ملک خراسان که یکی از  
 خلفائے حضرت حاجی دوست محمد صاحب بودند فقیر در راه شوال بتاریخ دویم  
 روز بمرض تب و سرفه و ضیق النفس مرض قریب چهل روز بمرض مذکور مبتلا که هیچ کس را  
 امید زندگی فقیر نبود حالاً شافی حقیقی عزتانه نوعی شفا بخشیده که نماز مفروضه شدت نماز  
 استاده میخوانم و طاقت بالکل رفته ضعیف و نقابست بدرجه اتم چون آل عزیز از حجامان و  
 مخلصان اند قلمی میشود که بدو عارض خاتمه یا فرمایند این چند کلمه شدت تمام قلم خود قلمی  
 شد بدو شان آل جانی خصم صابر ادران حقیقی و او در زادگان سیاه بندی با اتفاق آیندگان  
 سلام و مننون و دعوات و این مشحون ابلاغ فرمایند و سلام مننون فرستانی بطرف فقیر  
 او شان را بجهت کلافی و صاحبزادگی ننگ و عار است مگر فقیر باو شان چنین دعا گوئی میکند



چنانچه دیگر دوستان زیاد و السلام محمد سرور خان صاحب سکنه کھنڈ ضلع راولپنڈی اہر  
 جا کہ باشی باخدا باش حالا فقیر صلوٰۃ خمسہ بد مسجد شریف باجماعت میگذازد تسلی فرمائید مولوی  
 سعادت صاحب بنیرہ جناب حقائق و معارف آگاہ حاجی مولوی غلام حسن صاحب  
 مرحوم سکنہ ڈیرہ اسماعیل خان اقارب در حق شہداء عقارب شاہ نکیہ بخار اسانہ فقیر راولپنڈی خود  
 کہ دعا گوئی است شاغل و اند محمد نصیر خان صاحب پنج چنگوانی چوٹی زیرین تالبع ضلع  
 ڈیرہ غانہ بخان منتقم حقیقی فعال للہا یرید او تعالیٰ شانہ است ہر کار بارادہ کردگار است  
 جلشانہ انشائے تعالیٰ آل صاحب راضا نخواستہ گزاشت مولوی محمد علی خان صاحب  
 ولد حاجی قلندر خان صاحب پتی خیل گناہ پورہ ٹیس مری دوستدار از طرف فقیر  
 بالکل تسلی سازندہ فقیر از نماوش است او تعالیٰ شانہ از شما راضی باشند و ازین طرف ازین وجہ  
 اندیشہ نکنند و بیاد مولیٰ شب و روز شاغل باشند کہ مقصد اصلی از خلقت انسان معرفت  
 بادی تعالیٰ شانہ نہ امر دیگر زیادہ والد عابد مولوی حاجی غلام حسین خان صاحب پٹھان  
 عیسیٰ خیل سکنہ شہر عیسیٰ خیل ضلع بیول دوستدار فقیر بایہر جا کہ باشی باخدا باش و  
 سلامتی قلب از ماسوی انشا از ضروریات دین متین است ہر جا کہ سلامتی قلب بدست آیند  
 بلا فرصت بروید و حصول جمعیت حاصل کنید بمصداق نصیحت دوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اع  
 اظہا بقلب سلیم جناب حقائق و معارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی  
 محمد سراج الدین صاحب مانظہ و عمرہ و رشدا از فقیر بعد از دیدہ بوسیہا آنکہ جواب  
 کا فذ فقیر فرستادہ انتظار میماند سہ دیدہ احقر و دل ہمراہ لتست۔

حالا باذینو لیسہ

خاک شو خاک تا بروید گل کہ بجز خاک نیست منظر گل،

اے فرزندان صاحبزادہ گے بر طاق باذین سہ کلاہ شگفتگی و عاجزی و تواضع بر سر نہر

ملہ مولوی صاحب موصوف از کا پور نوشتہ بودند کہ حضرت قبلہ و را حجاز بر گیت اگر اجازت فرمایید گاہ بگاہ بجماعت او شان حاضر فرم  
 پس در جواب آن ایں جماعت نوشتہ شد ۱۲ مہ نام قومیت از افغانستان ۱۲ مہ



مصرع کیے کمال کن کہ عسریہ جہاں شری

ضرور احوال صدق بے کم و کاست یزگار نہ زیادہ والد ماجد صاحب مولوی محمود شیرازی صاحب سکنت شیرازہ توابع ایران۔ الحمد للہ باوجود امراض لاحقہ نماز پنجگانہ و مسجد شریف باجماعت میخانہ و اکثر اوقات بعزیم شریف فخر بہ نیت حلقہ شریف اے عزیز لازم کہ اوقات عزیزہ خود بیاد مولیٰ محمود دارہ کہ وقت و وقت کار است کہ صحت و جوانی است و در پیری بجز دلسوزی و افسوس و ندامت بر اوقات گذشتہ هیچ بدست نخواستہ آمدہ

داویم تر از گنج مقصود نشان، گریا فرسیدیم تو شاید بری

بفرزند حاجی حافظ محمد خان صاحب ترین سکنتہ اڑی افغانہ توابع منسلع مظفر گڑھ اللہ تعالیٰ قلوبی بعلمک و استعمل بدنی بکما احتک مہمت با قبل شروع سبق بخواند و فقیر برائی کشائش مطالعہ و تیزی ذہن و محبت بطرف خواندن سبق دعا یا میکنم خواہم کہ و تسلی سازند میل بادشاہ نسا و نیری قوم ناصر مہمت کرت فاتحہ الکتاب یعنی الحمد للہ تا آخرہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَاْخِر و قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْخَلْقِ و قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تَاْخِر انہم را خواندہ بر خان محمد رم کنند انشاء اللہ تعالیٰ موجب صحت و عافیت خواہند گردید سید امیر شاہ ضا بلاولی ہمدانی دیگر عرض آنکہ جائے سکونت و خیمات کردن و احوال باطن و احوال باطن اسبجائی گاہے نہ نگاشتہ افتاد بے شمار باقی است باید کہ بخلاف ماضی احوالات ظاہری و باطنی و غیرہ احوالات کلی و جزئی تفصیل واد قلمی فرمودہ تا دفع انتظار از ان توانا شدہ بیاد شاہ و محمد عمر خراسانی قوم تو خئی خایہ زئی اے عزیزان دنیا غار و راج است یعنی صبا می آیند و بگاہ میر و نہ ہوشمند آن ہست کہ نعم دین مغنوم باشندہ دنیا کہ گذشتہ است و فقیر لا ہموارہ دعا گوئی و اندر دل تنگ نباشد شب و روز بہاں از کار کہ فقیر نشان دادہ شاغل باشند و ختم حضرت صاحب قبلہ و کعبہ نور اللہ تعالیٰ مرقہ الشریف رب لا تذرنی



خود اوقات خیر الوارثین پنج صد بار این آیت شریف اول و آخر صد بار درود شریف در  
 شبانه روز با وضو بلا ناغہ و در سائے میلای غلام صدیق آخوندزادہ صاحب سکنہ  
 موسی زئی توابع ضلع ڈیرہ اسماعیل خان منصرم الامور و تعالیٰ شانہ است بیدلی و غم  
 کردن کالہ بلے ہمتان است زیادہ والسلام والد عالمبولوی محمد تودہ الحق صاحب شاپہوی  
 الحیرت کہ حالاً فقیر از شدت امراض کہ مخوف بود نجات یافتہ تا حال صلوة مفروضہ در کتب خود  
 خواندہ میشدہ ازین طرف مطمئن القلب بودہ اوقات عزیزہ کہ بلے بدل اند با ہم ہمت کہ یاد  
 مولیٰ است محمود و از نہ کجای سر فر از خان صاحب گندہ پور خلف محمد تودہ نگ خان صاحب  
 مرحوم رئیس کلاچی گندہ پور ان توابع ضلع ڈیرہ اسماعیل خان ای عزیز بندہ فی حدیثہ  
 کادکن نیست کاد سائے حقیقی او تعالیٰ شانہ است بندہ را بجز عاجزی دیگر هیچ نیست بمولوی  
 ہاشم علی صاحب سکنہ موضع بگھا تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی فقیر از اس وقت تا  
 امروز توفیق ملاحظہ کتب المادی نشدہ کتاب مناقب احمدیہ فراموش نیست اگر او تعالیٰ شانہ  
 طبیعت را بریں طور کہ امروز است داشت کتب المادی دیدہ خواہد شد اگر بدست آمدہ  
 ارسال خواہم نمود تسلی فرمائید بعفت پناہ بی بی صاحبہ ہمشیرہ پیرچی میاں مرحوم سکنہ  
 کہوٹہ توابع ضلع راولپنڈی ایہ عزیزہ بگوش ہوش استماع فرمائید بلے آبی و بلے غرقی ظالمان  
 را میباشند یا مظلومان را فی الحقیقہ عزت و آبروئے آنکس را میباشند کہ تابع قول خدا عز شانہ  
 و پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میباشند نہ ظالم و متغدی را ازین جنس کادہ دل تنگ نیاید شدہ روز  
 حساب در پیش است بیشک و بلے شبہ بدلہ دادہ خواہند شد بکار بار خود کہ یاد مولیٰ است  
 شب و روز سر گرم باشند ہوش کنید بزرگان چشتیان چہ معاملہا شدہ اند آیند و کلمہ بدست  
 خود برائے تسلی اس صاحبہ عقیقہ مظلومہ قلمی نمودہ ام زیادہ والسلام

لہ مولوی غلام صدیق آخوندزادہ صاحب پانزدہ روز بعد وفات حضرت قبلہ بیوم ہفتم ماہ رمضان المبارک روز  
 چہارشنبہ ۱۳۱۲ھ جان بحق تسلیم شد ۱۲۰۰ منہ



بہ حافظ علی محمد صاحب ساکن جگوالہ توابع ضلع ملتان آنچہ از بزرگان در کتب ایشان  
 مرقوم بر بسیار ریاضات شاقہ و مجاہدات شدیدیہ مثلاً چلبا کردہ اند و شب بیدار بودہ اند و  
 روز بروز ہا گذرانیدہ کتب بزرگان را بایر و دیگر گفتمہ عوام غرہ و فریقہ نشوینان است حقیقت  
 کار بالصدق باقی عند التلاقی پیدا بر امیر شاہ صاحب سکنہ دان کیلا ذوالی توابع ضلع شاہ پور  
 عزیز آنچہ قلمی فرمودہ کہ حزب البحر معولہ حضرات نقشبندیہ است اگر مریضی باشد اجازت خواندن  
 عطیہ سازند فیاضاً کجا دیدہ و از کلام ذی نسبت فہندہ کہ خواندن حزب البحر از شرائط و یا  
 از اہل کان طریقہ نقشبندیہ است البتہ دعای خیر و از اندچوں محض برائے خدایم خواندہ پس  
 از تصفیہ قلب و تزکیف نفس میخوانند جناب را اجازت است پس بعد بر نماز پنجگانہ کیا را بلا غنہ  
 و در سازند لکن قصیدہ غیر نغزینہ و ابیاتی عن التلاقی تراوست و اور ملاقات جسمی اوقات  
 عزیزہ خود را کہ بایل نماند بسیار مولوی حقیقی جہانانہ معبود را نہ کار نیست غیر الدین ہمہ صحیح فقیر  
 را مہوارہ دعا گوئی و متوجہ ذات سامی خویش میباشند و السلام برود چنانچہ صاحب  
 ولحیات خان صاحب میاں خیل و ڈوکے اعداد تعلقات دینی و حتی اہل خود پس  
 پشت انداختہ اول دریافت احوال والدین مہاجرین را از نامہ لایاں خاطر می او شان شروع  
 در کار ہا دینی نمایان فقط باشد یا خان صاحب بر او حقیقی مولوی نور خان صاحب  
 سکنہ چکڑالہ توابع ضلع بنوں برائے دفع سستی در کار نماز استغفار کثیر در روزہ میاید و  
 است کہ در بارہ دفع سستی و غیرہ کار ہا مفید خواہست بعالم قادر صاحب خلف میاں  
 عبد الرحمن صاحب سکنہ ڈیرہ اسماعیل خان برائی تبدیل آئندہ است از مکان و از ہر طرف  
 و امان و ترقیات عمدہ دعا کردہ و میکنم لکن مجیب الدعوات او تعالی شائد است بہر حال

لہ حافظ علی محمد صاحب عرفیہ بسیار طولی طویل و شستہ بودو مطلب مختصر انیکہ حضرت صاحب و ربوبی کہ عطا فرمودہ  
 بدو در حب الارشاد شروع کردہ ام یا نوزہ یوم گذشتہ اند کہ تعالی مقصود ولی حاصل نشدہ و از بسیار مردمان اطراف و چوہا  
 خواستہ استغفرہ فہندہ ام کہ حضرت ایشان کامل ولی حق اند پس غائبانہ اعتقاد آورده ام ۱۲ منہ



از یاد مولی غافل و ذایل نباشند که دارد نیایی دارد و بیوفا است گاه گاهی بوقت فرصت از  
 کارها ضروری بعبادت و یاد مولی که از همه اولی است اوقات را معمور دارند شاه لوازخان  
 صاحب برائیل سکنه کلاچی گنبدیه پوران توابع ضلع ویریه اسمعیل خان ختم حبیب الله  
 و قضاة الکیل و خوانده امتداد محبوب سبحانی میخواستند با نشر انشاء الله تعالی میفرمودند این گنبدیه  
 بجناب مولوی شیخ ابوالحکام برکت علی شاه صاحب سکنه علا و پور توابع ضلع جالندهر  
 از آن وقت که ازین جا بطرف دولت خان روانه شده کتب و نفوس بجهت  
 انتقال با ذکر و افکار دیگر مبادله شدن حالات موجب از یاد و اتحاد دیگر و فقط بجای  
 عبدالرشید علی خان صاحب رئیس تیوری توابع ضلع بلن شهر فقیرش را با سابق  
 بامراض مرخص کن المحدث نسبت بایام سابقه تخفیف است تسلی فرمایند بملا نسیم گل آخوند  
 زاده صاحب قوم بنو بخی سکنه موصلع نورده توابع ضلع بنول ثلث طعام درین وقت  
 درین سن چند آن ضرور نیست حد وسط را ملحوظ دارند و درین نان خویش بسپارد که شش نابازد  
 اگر و تعالی شان نان خویش را و بیشک بقدر حاجت تناول فرمایند همواره بیا و مولی عزوجل  
 باشند فقط حالا آمدن شمار معاف است بجناب حقایق و معارف آگاه حضرت  
 صاحبزاده مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مد ظله و عمره و رز شده - بنو زاده  
 سعادت اطوار طال عمری مع علمه و صلاحه و فلاحه اندوید به بیسها و تسلیات آنکه بجا بار خورجی و جهاد  
 تمام شغل باشند که وقت و جمعیت است فقیر را اندو عالی خیر الغیب غافل ندانند  
 ازین طرف اندر وجه فارغ البال باشند مولوی سعید الله صاحب نیمه جناب حقایق  
 و معارف آگاه حاجی مولوی غلام حسن صاحب مرحوم سکنه ویریه اسمعیل خان نجات  
 حضرات خصوصاً حضرت صاحب قبله و کعبه و بالاتر ذی و امانت حیدر الدار شین و

نه قبل ازین سید صاحب موقوفه مقام خان پور توابع ضلع بر شیردار پور کونست و اسبقه پور دانه ۱۲ من

نه جناب ملا نسیم گل آخوند زاده صاحب بسیار کیر و سن است که طاقت در قنای شکل میرشد و ۱۲ من



حصبتنا الله وفعده الوكيل بالناغمه وروسانه پس بسيله بنزيله جناب ایشان انجام حاجت  
 خود ميخواسته باشند فقط بجاي حافظ محمد خان صاحب ترين مكنه اژدی افغانه  
 توابع ضلع مظفر گڑھ است تبارك و تعالی اولاد زياده از اصلاح دهند و بشرط عيم آن  
 حافظ حقيقي جانشانه در حفظ خود محفوظ دارد و كار سازد حقيقي او تعالی شانه است بكار بار خود  
 كه ياد مولی است شانه با شانه منقسم حقيقي از هر كس خواه عاجل يا مرمي انقام خواهست  
 گرفت بسير واد علی شاه صاحب ولد بسير بها و الدین شاه صاحب بخارای  
 ملتانى از پيشانی احوال جناب بسیار تردد و تفكر از وجه بشریت حاصل گردید لکن چون از  
 مولی است همه اولی و مَا أَصَابَكَ مِنْ مُصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ زِيَادَهُ وَالسَّلَامُ يَا بَرِّهِمْ  
 خان نمبر واد غوره زدی بدین زدی بمقام كوت فیر و زدی غوره زدی علاقه نامك  
 گسل باز از توابع ضلع ویره اسماعیل خان یا الله یا رحمن یا رحیم یا ارحم الراحمین  
 وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ اِنْ دُرُودُ شَرِيف را در شبانه روز يكبار بخواند انشاء الله  
 تعالی برائے سرانجامی كار شادی ميف خواهد شد بمولوی احمد خان صاحب مكنه موضع  
 بكهر علاقه ميان الی توابع ضلع بنول الحق مرید صادق را از حالت مرض خود غم و الم میرد  
 لکن صبر پیاپی و جزع و فزع نسا زنده فقیر را در این باب صبرش تحصیل علوم در سبب حمود  
 معاون دانست بسبب عبد العیاض آخوند زاده صاحب ولد سعد الدین آخوند زاده  
 صاحب بالصدق بدانند كه فقیر تا حال تحریر هیچ كلمه از كلمات و بیج حزبی از حزب البحر خوانده  
 كه كار عالمان و گير است و كار درویشان طریقت حضرت محبوب سبحانی مجد و منور الله ثانی  
 قدسنا الله تعالی با سرالهم السامی و گير این تمیز بصحبت درویشان متعاین راه معلوم  
 میشود محض ببار بركت در كار باد نبوی هزار باره این درود شریف و در ساله الله هم صل علی سیدنا  
 مُحَمَّدًا وَ عَلَى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ أَفْضَلُ صَلَواتِ اَرْشَادِ بَعْدَكَ صَلَواتُكَ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْكَ



بجناب مولوی حسین علی صاحب قوم میانه سکنه موضع وان پجھراں علاقہ میاںوالی  
 توابع ضلع بنوں تعبیر واقعہ اول کہ فقیر المبرضی امہالی گرفتار دیدہ وائل صاحب تفقدش  
 واقعی می فرمودند تہ رنگان علیہم الرحمۃ عنوان مینویسند کہ پیرانہ شیشہ است مرید خود ایشان  
 می بیند فقیر را اگر چہ خود نالائق محض است سخن ازین باب کہ دن نادر و انتظر می آید لکن از  
 جهت لاچار می قلمی میشود کہ بجنابست ظاہرے جدا شدن مراد از گناہاں است گویا گناہاں  
 آنجناب و در پیشہ نہ نیک و مبارک است و نظیرش فقہار آب متعلی بشرط وضو بہریت  
 ثوابی و ثانی خود مبارک و نیک است کہ مشاہدہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ السلام است  
 بل اولیا صاحب نیازی بشرط ملاقات ببلات محمد رسول آخوند زوہ سلام منون رسانند  
 ایشان را بگویند کہ ملتے است کہ سلام و پیام یاد نفرمودہ ہر جمعہ خواں کنند نیکو باشد  
 یغلام قادر صاحب خلف میاں عیال الرحمن صاحب سکنہ ڈیرہ اسماعیل خاں کار  
 ساز حقیقی او تعالیٰ شانہ است بجز دعا گوئی کہ وظیفہ عاجز است دیگر هیچ چارہ ندارند  
 بلای عیال محمد آخوند زوہ صاحب سکنہ موضع دہر مہیل توابع ضلع بنوں لے عویز  
 نزد فقیر اس چنین تعویذ ہا نیست و نہ فقیر عامل است نزد عالمان و درو تعویذ ہا بیابا شدہ  
 این باب کہ استراعا تھا است و میخوایم نزد فقیر هیچ نیست بجناب مولوی سید ابو محمد  
 برکت علی شاہ صاحب سکنہ علا و لپور توابع ضلع جالندھر لے عویز اوقات عزیزہ  
 خود را کہ بدل ندارند باؤکار و افکار و غیرہ طاعات و عبادات قیصر قیست کہ محض لہجہ اللہ  
 باشد محمود و الدنہ تا یک لحظہ و لمحہ در غفلت فرو نہ و بجهت عارضہ تب جواب عاجلاً قلمی نشدہ  
 معاف فرمایند بجناب حقائق و معارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد  
 سراج الدین صاحب مظلومہ و عمرہ و شدہ و جناب مولوی محمود شیرازی  
 صاحب پتوں احوال فقیرانہ جہت خدمت امراض باختر رسیدہ جناب قاضی قمر الدین صاحب

لہ عاجز آخوند زوہ صاحبزادہ کہ برای فقیر یادست غیب کسی تعویذ یا کسی دروغایت فرمایند در جواب آن اس عبارت و ضمیمہ



محمود و شاه صاحب موقوف فہرست کتب تسبیح خانہ والہ لڑ شتن کتاب ہدایہ جلد اول و عینی  
 ہدایہ حافظ جی والہ یک جلد از کتاب الیہ یوحنا شفیعہ و از زر قافی موطا امام مالک یک جلد از  
 نکاح تا حدود نیستن این سہ کتاب بسبب مرضی بودن فقیر گم شدہ اند اخیر فیما وقع زیادہ ازین  
 موجب اضطراب میگردد فقط شرح الصدور علیہ طبعی قاضی قمر الدین صاحب این بار آورده و  
 بدو را سفرہ فی احوال آلاخرہ آنہم او تعالیٰ شانہ بخوانند داد و مولوی محمد علی خان صاحب  
 بستان البلیث سمرقندی و تبنیہ الفافلین طبع مصری دادہ اند مولوی نور خان صاحب  
 قوم آوان سکنہ چکدالہ علاقہ میا تو الی توابع ضلع بنوں لے عزیز مبادی تعینات ممکن  
 عداات است نزد صاحب طریقہ علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چوں عداات شدہ خیریت کجا ماندہ  
 و قول بزرگان است کہ میفرمایند صوفی تا خود را از کافر باز نراند از کافر باز نراند است این مسئلہ  
 بکرات مرات پیش آنجناب بیان نموده کلیم کہ ایام صحبت کہ بسیار تفصیل بمشافہہ موقوف  
 حالاً معذور فرماید بجای حافظ محمد خان صاحب ترین سکنہ ادوی افغانستان توابع  
 ضلع منظر گڑھ احوال بدینحال کہ اکثر اوقات از امراض خالی نمے باشد از ہر وجہ تسلی  
 فرمودہ بیاد می کہ از ہمہ اولی است اوقات عزیزہ خود را بطاعات معذور دارند بجناب  
 مولوی محمد شیرازی صاحب سکنہ شیراز توابع ایران از جناب مشورہ طلب می کنند بخود  
 را چنانچہ علم ظاہری ضروری است آگاہی از علم باطن نیز ضروری است و پس از فقیر و اللہ اعلم  
 بر خود را از فرصت برے کسب باطن پیدا کردہ باینہ حال کہ فقیر زندہ است البتہ امید است  
 کہ چیزے آشنائی بعلم باطن پیدا خواہد کرد پس اگر جناب را نیز چنانچہ خیال بندہ شدہ موافق  
 خاطر عاظر آید او شان را ہمراہ خود کردہ بشرط فراغ از عداات بدین طرف روانہ شوند و  
 اگر طور دیگر نظر آید از ان آگاہی فرمائید فقط بجناب میر صاحب قلندر سکنہ پشین علاقہ

ملہ مراد بیہر امیر شاہ صاحب سکنہ آوان کیا تو الی ۱۲ منہ

گھ حاجی حافظ محمد خان صاحب سکنہ ادوی از افغانستان مراد است ۱۳ منہ



بلوچستان اے عزیز آمدن مصائب بر خدا پرستان از تعلیم جاری است پس لازم کہ صبر  
بلکہ رضا بقضائے مودہ بکار بالہ خویش کہ یاد مولیٰ است تراغل با تشدد قیل ان الولد ذو ولد قیل  
ان الرسول قد کھتا ما یحی الله والرسول معاً من لسان الوردے خلیف انا ابگرش ہوش  
استماع فرمانیہ سوال کنندہ مولوی نور الدین صاحب پیش امام موقع اوگالی ڈاکخانہ  
نوشہرہ علاقہ خوشاب توابع ضلع شاہ پور و جوابات از حضرت صاحب قبلہ  
قلبی و روحی فداہ۔

سوال۔ قربانت شدم اکثر مردمان برائے دم کنانیان نزد بندہ می آیند ہر چہ از حضور  
ارشاد شود در عمل آدم۔

جواب۔ بلکہ فاتحہ الکتاب و معوذتین خواندہ دم کنندہ او تعالیٰ شانہ شافی مطلق  
است جل شانہ۔

سوال۔ وقت ذکر جنبش لطیفہ محسوسے شود و لکن چوں بنور خیال کردہ میشود ہمہ وجود  
می جنب ہر چہ کہ کوشش میکنم ہرگز بنمیکرد۔

جواب۔ بیج باکی نیست با اختیار نکنید بے اختیار اگر باشد باشد۔

سوال۔ بندہ بخوف ریا چادر بردہ می لپی انا زد اگر ضرورت باشد ارشاد فرمائید۔

جواب۔ بیج ریا نیست فقر ریا می حضور و جمعیت چشم پوشی و چادر بردہ کے می انا زدہ  
از ادب فقر است۔

سوال کنندہ سلطان اکبر نیازی و جواب از حضرت صاحب قبلہ قلبی و روحی

فداہ۔ سوال اول۔ از دیار محبت او تعالیٰ و محبت مشائخ عظام حاصل شود

سوال ثانی۔ منفردہ معاصی و تقایم و متاخرہ از بارگاہ ایزدی نصیب گردد

سوال ثالث۔ حصول دستے در معاش کہ سبب آن از زیر بار قروض موجودہ بر آید

جواب ہر سہ سوالات درود شریف باین عینہ برائے ہر سہ امر مقدمہ کہ معمول حضرت



صاحب قبله و کعبه نورافنده شریف بعمل آرد و درود شریف اینست اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى  
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلَى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلُ صَلَوَاتِكَ بِحَدِّ مَعْلُوْمَتِكَ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ  
 عَلَيْهِ در شبان روز هزار بار اگر هزار نشود پنجصد بار و اگر آنهم دشوار باشد یکصد بار و در  
 سلاطین با نغمه بشرط وضو -

بِسْوَالِ كُنْدَه مِيَايِ شَيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّادٍ سَكَنَةِ كَلَاچِي كُنْدَه پُورَانِ قَبْلَه بِرَأْسِ  
 ذِكْرِ كَرْدَنِ فَارِغِ شَدَنِ اَزْكَالِهَائِ دُنْيَوِيَه و بَا وَضُو بِرَدَنِ تَعْيِينِ وَقْتِ شَرْطِ اِسْتِیَاچُوْنَه  
 وَ تِلَاوَتِ كَلَامِ اَللّٰهِ شَرِيفِ رَاجِحِه قَارِدِ رُوْدِ رُوْتِه مَدَاوِمَتِ مَنَایِمِ وَ اِجَازَتِ خَوَانَدَنِ دَلَالِ الْخَيْرَاتِ  
 عَطَا فرمایند و برائے حل مشکلات و جهات دنیویہ و دنیویہ نیز کلامی ارشاد شود -

جواب از حضرت قبله قلبی و روحی فراه هر وقت در هر کاری که میباشی خیال  
 ذکر میگردان باش و وضو بخاریانه و قنارت کلام الله شریف هر قدر که میسر شود بخوانی تعیین را  
 حاجت نیست و خواندن دلائل الخیرات نیز اجازت است و بر جهات دینی و دنیاوی  
 ختم الاحول و لا قوة الا بالله تنج صبار اول و آخر صبار درود شریف در دوازده بار و در  
 بروح پر فتوح حضرت امام ربانی مجید الف ثانی شیخ احمد سهروردی فاروقی رضی الله تعالی عنه  
 بخش نموده مماثلش بواسطه جناب ممدوح از بارگاه الهی جلشانه میخواستند از تقاضای الحاجات  
 جمیع مطالب و مقصود سرانجام فرمایند رب العباد



# فصل چهارم

در بیان خوارق و کمالات و مکشوفات تحت قبله پیر مرشد باقلی روحی فای

که لا تعداد و لا محصی اند لیکن تبارک و تعالی از ان مانگا دم -

که امت یکبار در موسم تابستان گرمی بسیار در باران از آسمان نبارید مردمان شهر درویشان خانقاه شریف از حرارت گرمی و امساک باران تنگ شده پیش حضرت قبله قلبی روحی فای برای دعا کشادگی بارش باران التجا نمود حضرت قبله حسب درخواست درویشان و مردمان شهر یی بوقت عصر بر مزار پیران حضرت حاجی دوست محمد صاحب برداشت مفعله الشریف و نورانی مرقده المینف و عاتابہ بنخواست بعد از صلوٰۃ عشا دوباره بزرگوار بارش باران رحمت الهی ببارید که حرارت گرمی بالکل دفع شد و زمین باران را بر لای فصل زراعت و غیر منفعات بسیار رسید -  
که امت یک روز آب کو بی که در شهر خانقاه شریف موسی زکی جالیت بعد از کثرت بارش باران بطیانی آب سیلاب مخرج آب نهر بسبب جمیع شدن گل کو بی و بان او بن شده بود عرصه چندی روز گذشت که آب نهر جاری نشد همه باخنگان موسی زکی بسیار تنگ و لاچار شدند چاره چاره و مطالبی در جوار فقیران دیگر یعنی بر مزار شیخ حسن صاحب و بر مزار ابی بنی رحم صاحب و بر مزار کمالی قلند و سیدان شاه عالمی که این مزارات و سیران مشهور این دیار اند رفتند و دعا خواندند و نظر نیاند

له مراد کسیر که نام کو هست قدر مسافت سفر سخت غروب از خانقاه شریف موسی زکی بدین ترکیب که غریبان که را گویند  
دکمی دکی اند تا هملے آن کو امت و کوه سلیمانی نیز مشهور است ۱۲۰

له موسی زکی نام مقبره است فخره که در آن خانقاه شریف و مزارات پیران حضرت حاجی دوست محمد صاحب قلند باری و حضرت  
قبله باروالت بمصفا و نورانی مرقه با واقع اند و تابع مظلوم و ذریه ایشی خان از اصلا ح ملک پنجاب ۱۲۰



بادشاہ و او نہ مقصود حاصل نشد یا نہ در خانقاہ شریف آمدہ پیش حضرت قبلہ ما استدعا و عالمیہ  
حضرت قبلہ قلبی و روحی فدا و عاف نمودند ہاں روز قبل از غروب آفتاب در تہر موسیٰ ذی آب  
جاری شد۔

کہ امت یکبار حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فدا بہر اہی قافلہ مردمان قوم ناصران شادیزئی  
قریباً سی کس سوار و صد کس پیادہ کہ از قدیم الایام خادمان حضرت قبلہ بودند از خانقاہ شریف  
غنڈیان کہ در حد خراسان واقع است مراجعت بطرف خانقاہ شریف و امان کہ در آن مزار  
پیر الہ حضرت قبلہ حاجی دوست محمد صاحب برداشتہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف  
موجود است کردند و مقام کومہ کو ساک کہ از خانقاہ غنڈیان کشش منزل است در آن قیام  
نمودند و دیگر بوقت چاشت ہفت صد کس مردمان سلیمان خیل سواران مسلح بندید آمدند  
چونکہ از ابتدا در میان قوم ناصران شادیزئی و قوم سلیمان خیل دشمنی کمال بود و قتل قتال و جنگ  
جدال ہمیشہ میکردند و خود متغیر کہ حملہ کنند و ہمہ قافلہ حضرت قبلہ را یکجامی کشند و مال و اسباب  
و قتران غارت کردہ حی بر ندایس از ہر طرف جمع شدہ گرد آمدند و قافلہ حضرت قبلہ را حلقہ کردند  
خادمان پیش حضرت عرض کردند کہ قبیلہ دشمنان جمع کثیر برائے کشت و خون مایان بر سر آمدہ اند و  
ہمہ مال و اسباب و قتران غارت کردہ حی برند حالاً سخت وقت امداد است خود فرمایند خادم را  
فرمودند کہ اسب و شمشیر من بیا حسب فرمودہ برائے آوردن روانہ شد خادم بخیل اینکہ حضرت  
قبلہ بطرف دشمنان زدند و توقف کرد و اسب را دیگر طرف برد و دین میاں ملا محمد رسول اللہ  
تبجیل تمام حاضر آمدہ عرض کرد کہ قبیلہ حضور الہ کہ در لشکر دشمنان سوار شدہ میر و ندیج کس یا دہ  
کس یا بست کس را میزنند و او شان ہفت صد کس سواران جنگی مسلح آمدہ اند آخر الامر چہ کردہ  
میشود پس امروز ظاہر کردن توجہ و التجا بخداست پس در آن وقت حضرت قبلہ در سکوت آمد  
سبز جلیب شدہ متوجہ شدند بعد از یک لحظہ سمراتہ حبیب بر آوردہ یک مشت خاک از زمین  
برداشتہ بردوئی دشمنان زدند و بجز دزدان خاک لشکر دشمن شکست خورد و بے تحاشا سرسیمہ



شدہ در عقب خود چند میل دویدند

ماہیت از میت گفت حق کار حق بر کار ہا داد سبق  
تو ز قرآن باز خوان تغیر بیت گفت اینو ماہیت از میت

و دیگر روز خادمان عرض کردند کہ قبلہ اگر احوال کیفیت روز گذشتہ چیزے از زبان در افتال  
ارشاد فرمایید موجب تسکین خاطر ما خادمان خواہد شد از لسان گہر فشان ارشاد فرمودند وقتیکہ  
بطرف دشمنان متوجہ شدہ بودم دیدم کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ  
و حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت شیخ سیف الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ  
و حضرت حافظ محمد محسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت یونس محمد بدایونی صاحب رحمۃ اللہ علیہ  
و حضرت میرزا جاجانال مظہر شہید رحمۃ اللہ علیہ و حضرت شاہ غلام علی شاہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ  
علیہ و حضرت شاہ ابوعبید صاحب احمدی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت شاہ احمدی صاحب احمدی  
رحمۃ اللہ علیہ و حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ ماہ رحمۃ اللہ علیہ بر اسپ ہای انضطرار ازانہ  
یکبارگی بطرف دشمنان تاخت فرمودند وقتیکہ حضرت قبلہ حاجی دوست محمد صاحب گذر فرمودند  
یک مشت خاک زیر پائے سم اسپ حضرت ایشان از دست گرفتہ بروئے دشمنان از ختم  
کہرامت کیبار حضرت قبلہ ماہ اقبلی و روحی فدا بہر اہی قافلہ مردمان خادمان قوم ناصر شادری  
کہ قریباً ہر کس بودند از خانقاہ خواہ اسان روانہ بطرف خانقاہ شریف دامان تشریف فرما شدند  
وقتیکہ از خواہ اسان بیرون شدہ و در گہائے علاقہ دامان بمقام کوٹکی رسیدند یک ہزار و دو صد کس  
کس مردمان سلیمان خیل سرا راں سلجند روئے نمود و خواہ است کہ ایں قافلہ ناصران را ایک جامی کشیم

۱۲۱ این قصہ حضرت قبلہ بندہ را ہم بسانہ فرمودہ تفاوت سیر و کثرت طیفہ توجب الطوارق ۱۲۱ مولانا حسین علی صاحب مرحوم  
عہ حضرت قبلہ یک بار پیش ایں مینہ یک قصہ باین مضمون فرمودہ اند کہ قوم و زیران بسیار جمع آمدند و نزد یک انستند  
آخر الامر بر یکت حضرات قدس اللہ تعالیٰ بسر ہم الاقدس در میان ایشان مخالفت افتاد و بعضے گفتند کہ ہم کہیم و بعضے گفتند  
کہ ہم کہیم و بعضے گفتند اگر ارادہ ایذا رسانی کن اول معاملہ با انکہ آخر الامر ہمہ برگشتند ۱۲۱ مولانا حسین علی صاحب مرحوم



و همه مال و شتران اینها را غارت کرد و انیم پس همه خادمان قافله ناصران پیش حضرت قبله عرض نمود  
 که لشکر دشمنان جمع کثیر سرداران مسلح بر سر ما گرد آمده اند و مردمان که قریباً حد کس می بینیم هیچ ساری  
 و سامان مسلح نماندیم پس فرموده بایان را خواهند گشت و مال و اسباب خواهند برد حضرت قبله خادم  
 را فرمود که اسب من زین کرده بیا و حسب فرموده خادم اسب را گرفته حاضر آورد حضرت قبله بنوا  
 شده پیش جمع دشمنان تشریف بردند پس وقتی که در آن جا رسیدند آن اسب فرود آمده و مبارک  
 جانب دشمنان کرده با غضب کمال بر یک سنگ کالان کوه نشستن و از راه عالم چرخ آمدن حتی که  
 همه مومنان ریش مبارک بسبب غصه و جنبش آمدند و در این اثنا پنج سرداران آن قوم دشمنان پیش  
 حضرت قبله حاضر آمدند و با غریب بیان نمودند که ما را راه قافله بگذار که اول ما ازین راه گذر میکنیم  
 حضرت قبله از قهر جواب داد که راه شما را نمیدهم برود و در شریک معاندان و پس در جائے خود رفته  
 بجز نمودند که برین قافله فقیر یکبار حمله میکنیم و این همه را می کشیم و مال و اسباب غارت کرده می بریم  
 آخر الامر طائفه دشمنان که یک هزار و دویست و صد کس بودند برائے کشتن خون و غارت کردن مال و اسباب  
 جمع شدند و حضرت قبله متوجه بارخان بودند که بعد از نماز عشاء باران شب خون نزدیک قافله حضرت  
 قبله رسیدند و رسیدن خوف و وحشت بر قلب بارخان طاری گشت و پس پاره شده و پس  
 گردیدند باز در گرفت بوقت نیم شب برائے حمله کردن شب خون همه یکجا جمع آمدند از قافله حضرت  
 قبله یک لشکر عظیم هیبت ناک از غیب نمود و از شدت که از دشمنان او لرزه بر بدنهای دشمنان افتاد  
 آخر الامر بیدار شدند و هیچ گزند نرسانیدند و قافله حضرت قبله را سلامت گذاشته راه خود گرفتند  
 و رفتند حضرت قبله باطمینان خاطر معه قافله مردمان ناصران شادی زمی بوقت آخر شب موافق معمول  
 خویش ازال منزل کوچ کرده راهی شدند.

که امرت یکبار حاجی عبدالکریم صاحب قوم اتره مسکن گره لارنگ بامراض اسهال سخت مریض  
 شدند و شب و روز بے حساب دستها جار می بودند چاره گویان برای علاج آمدند و علاج کرده هیچ فایده نشد



حکم داند کہ ایں مرضی لاعلاج است و عوام الناس نیز فتویٰ داند کہ ایں چنین مرضی ہرگز زندہ نہ ماند  
کہ طاقت کلام کردن ہم باقی نماندہ است آنرا لامر و صحت نامہ نہ شدہ شدہ از طرف میاں حاجی عبدالکیم  
صاحب در حالت بے ہوشی مرض او بخجاست حضرت صاحب قبلہ قاصدی روانہ کردہ شد کہ وقت  
حاجی صاحب باخبر رسیدہ و مرض او را حکمایاں لاعلاج قرار دادہ اند برائے حسن خانمہ دعا فرمایند  
حضرت قبلہ در حق او شان دعا و صحت یابی از در گاہ عجیب الدعوات خواستند و فرمودند کہ از طرف  
فقیر او شان را بگو کہ گلقد صبح و شام ہر روز بخورد قاصد واپس آمدہ بیان نمود کہ حضرت صاحب  
برائے خوردن گلقد امر فرمودہ اند از فقیر ایں کلام حکمایاں خندیدند کہ ایں دعا مخالف مرض اہمال  
است چونکہ میاں حاجی عبدالکیم صاحب صادق الاعتقاد اند حسب فرمودہ حضرت قبلہ درائے  
گلقد را شروع کردہ تا بعد از یک سہایم از مرض مہلک شفا یافتہ ۱۲

کہ امت روزے یک سہایم مرویہ پیوندہ خراسانی آمدہ در خدمت حضرت قبلہ عرض نمود کہ مرض طحال  
را بسیار پائمال کردہ چنانچہ خون و گدشت مرا تمام خوردہ محض استخوان و پوست باقی است۔  
طاقت رفتارہ قوت حصول روزہ گاہ نماندہ برائے مہربانی تعویذ یادم بقرآن حضرت ایشان فرمودند  
کہ برائے دفع طحال معمول ایں فقیر است کہ تعویذ نوشتہ بالائی طحال سوختہ میشود و طحال را ہم بسوختن  
تعویذ داغ میرسد و تا التیام زخم داغ تکلیف خواہد شد اگر احتمال ایں تکلیف بر خود کرد الکنی تعویذ می  
نوسیم آں بیمار کہ از شدت مرض طحال نہایت لاغر و ناچار بود عرض نمود کہ مہربانی فرمائید و دلغ نمایند  
حضرت ایشان قلم و کاغذ خواستند تعویذ نوشتند و جامہ کہ پائے را تر کردہ چنانکہ گنایہ سعال آب  
نارسیہ و انگور طلبیہ آن مرویہ را فرمودند کہ در اندویشجوی آں مرد روزانہ حاضرین را فرمودند کہ بدینند  
کہ فی الواقع طحال اند مقدار خویش تجاؤز کردہ است یا نہ مباد امرض طحال نباشد و داغ کم و بے فائدہ  
ایں بیچارہ را تکلیف زخم رسد حاضرین حسب الامر سامی ملاحظہ نمودند و بعد ملاحظہ بیان کردند کہ در بطن

نہ پیوندہ قومیت از کاغذ کہ ہر سال بموسم زمستان معادل عیال مہلک دامان کوہ خلیع ڈیرہ اسماعیل خان سے آئندہ در پاکستان  
نجران میروند و بجلہ اہل خیام کوہ پادشاہ امنہ



مرد مرض طحال محسوس نئے شود آں بیمار فرار برخواست و خود معلوم کرد کہ فی الواقع زیادتی طحال معلوم  
نیشد و حضرت ایشان فرمودند کہ مردمان پیوندہ تیز نیک و بدی نئے کنند از وجہ نا فہمی خود را ہم در تکلیف  
داغ و زخم مبتلا کردہ بودند ما را ہم متہم میساخت آنم و عرض نمود کہ تا زمانی کہ در اندیشیم شایستہ مرض  
طحال بخوبی مرا معلوم میشود و تکنیکہ حضرت فرمودند کہ یہ بینہ کہ این کس را مرض طحال ہست یا نہ و مردمان  
دست بردنکم من نہادند در آں وقت شایستہ مرض زائل شد و ہمہ حاضرین بر کرامت حضرت ایشان  
کہ بچشم سرور یاد نہ اقرار نمودند۔

کہ امت معمول جناب حضرت قبلہ با قلبی و روحی فدایہ این بود کہ ہر سال چند ہزار ہنگام در بارہ  
خرید گندم برای خرچ ننگر خانقاہ شریف حوالہ میان حاجی عبدالکریم صاحب میگردند و حاجی صاحب  
موصوف حسب الارشاد حضرت قبلہ گندم خریدہ امانت در خانہ خویش می نہادند و وقت ضرورت  
حسب طلب حضرت قبلہ در خانقاہ شریف می رسانند بعد از عرصہ چندین سال در خانہ اوشان  
گندم در غلہ پیدا شدہ بود کہ قدری قدری در ہر سال نقصان می رسانند یک سال کرم بکثرت در  
گندم حضرت قبلہ قلبی و روحی فدایہ پیدا شد و خوردن گندم شروع کرد میان حاجی عبدالکریم صاحب  
پیش حضرت قبلہ قلبی و روحی فدایہ حاضر آمدہ بیان نمود کہ قبلہ در گندم کرم بسیار پیدا شدہ است  
اگر چند روزہ در آں میان ہمہ گندم را بخورند حضرت قبلہ فرمودند کہ از طرف فقیر کرم را پیغام  
برسان کہ عثمان میگویی کہ ای کرم ترا شرم نمی آید کہ غلہ گندم ننگر خانقاہ شریف حضرت پیرو  
مرشد یا بروالت مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المذیف میخوردی حسب الارشاد حضرت قبلہ  
این کلام پرتائیر کہ از زبان گوہر نشان سمع اوشان رسیدہ بود بخانہ خویش در کہ کھی گندم رسیدہ کرم  
را با و ازین شدہ انداز ازل روزہ تا حال کہ عرصہ قریباً پانزدہ سال منقضی شدہ باز گاہی کرم در غلہ  
بخانہ میان حاجی عبدالکریم صاحب پیدا شد۔ ۱۲

کہ امت حافظ حاجی محمد خان صاحب ترین کہ در ضلع مظفر گڑھ بمقام آدمی محل خاں سکونت  
میداد و در عنفیان جوانی مرض تپ و دلالتی شد و ہر قدر علاج معالجہ کہ میکرد روزہ برد و مرض زیادہ میشد



چوں بنایت نجف گشت و از معالجہ حکما ریاض گردیدہ صاف و کرامات حضرت ایشان را شنید  
در آخر ماہ جمیعہ کہ ایام شربت گردید ایشان از جائے خود روانہ شدہ بطریقہ اسمعیل خان رسید و خداوندان  
صاحب ترین را کہ برادر عم زادہ او از خداوندان حضرت ایشان بود ہمراہ خود گرفتہ روانہ مویشی ذی شریف  
شدند بر موضع کہانہ در میانہ خیر آمد کہ حضرت ایشان عازم روانگی بطریقہ اسمعیل خان انداختہ خداوندان صاحب  
موصوف ازالہ جا واپس روانہ بطریقہ اسمعیل خان گشت و حافظ حاجی محمد خاں صاحب روانہ مویشی  
تشریف گشت در اینجا بقیم بوسی حضرت ایشان مشرف گردید و روانہ دیگر ازالہ جا بہر کانی حضرت ایشان  
روانہ بطریقہ اسمعیل خان شد چوں حضرت ایشان بطریقہ اسمعیل خان آمدہ بر چاہ ترین اقامت فرمودہ  
حافظ حاجی محمد خاں صاحب چوں عاجل معاودت خانہ خویش بود بدو بطریقہ خداوندان صاحب عرض  
مطلب و رخصت حضرت ایشان نمودہ حضرت ایشان یک تعویذ بدست خویش تحریر فرمودند و بعد دعا  
فاتحہ خیر فرمودند کہ ہر گاہ ازیں جا روانہ شدہ شب گذاردی در کبہ خواہند نمود و علی الصبح عازم  
روانگی خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ اثری از آثار مرض و وجود شما باقی نخواہد ماند۔ چوں حافظ حاجی  
محمد خاں صاحب عرض ترخیص یافتہ روانہ کبہ شد شب در کبہ گذرانیدہ علی الصبح روانہ بطریقہ خانہ  
خود شد در آن وقت از برکت دعائی حضرت ایشان مرض بالکل نائل گشت و تا الیوم ہا از آن ازل  
مرض باوصف انقضائی سالیانہ کثیر ظاہر نگشت و کرامت حضرت ایشان دیدہ داخل سلسلہ عالیہ  
گردید۔ ۱۲

کہ امت۔ باشندگان موضع بگرامی بنجہ مت حضرت قبلہ قلبی و روحی فدایہ حاضر آمدہ عرض داشت  
کردند کہ حضرت صاحب موضع ما از عرصہ چندین سال تشک از قنادرہ امت آبادی فصلی نئے شود  
مانوادان و غربیان بسبب از قنادرہ ایم حالاً طاقت قرعہ گرفتن ہم ندادیم و سیرانی موضع ما از سیرانی

کہانہ و قصبہ است در ضلع بطریقہ اسمعیل خان ۱۳

تہ بگرام شہریت کہ در آن تحصیل است تریع ضلع بطریقہ اسمعیل خان

تہ بگرامی نام قصبہ است در ضلع بطریقہ اسمعیل خان ۱۴ منہ



حاجی عبدالکریم صاحب ساکن گره فزنگ ممکن است و لکن او این امر را در اندازند و ما را بسیرانی  
از سر خویش خرابی نماند چنانکه در آن وقت حاجی عبدالکریم صاحب شریک محفل بودند حضرت قبله  
باو نشان مخاطب شده فرمودند که اگر شما این مردمان را بسیرانی از سر خویش شریک سازد چه مضائقه هست  
یا نه یعنی در منظوری این امر شما را نقصان نمی آید یا نه حاجی صاحب موصوف عرض نمود که اگر حضرت  
مبقر ماینده را منظور است فرمودند که فقیر شما را امر نمی کند پس حضرت قبله بر مردمان موضع بگواهی مخاطب  
شده از زبان در نشان ارشاد فرمودند که در حق شما دعا میکنم که حق تعالی شما را بغیر احتیاجی سدا نه غیب  
آب و داد و آبادی فضل کند پس از دل دعا فرمودند از آل روز تا حال که عرصه قریباً و از ده سال نشاء است  
هر سال آب سیلاب از رود لونی می آید و آبادی فضل میشود  
انانکه خاک را بنظر کیما کنند - سنگ را ولی کنند - گیس را بهما کنند -

کرامت - روزی میان غوث علی صاحب میوه آمدم مولوی محمد عیسی خاں صاحب ولد  
حاجی قلندر خان صاحب گنده پور تپی خیل رئیس مڈی چیزئی از قسم میوه برای صاحبزادگان آورده  
حضرت قبله ما قلبی و روحی فدا به صاحبزادگان محمد بهاء الدین صاحب و محمد سیف الدین صاحب  
ارشاد فرمودند که این صاحبان برای شما میوه آورده اند پس شما را نیز باید که در حق ایشان بر مراد پُر آورده  
حضرت پیرو مرشد ما برداشت مفعجه الشریف و ذرات مرقه المنیف دعا را در پیش باران کنید که زمینات  
ایشان سیراب شوند پس هر دو صاحبزادگان حسب الارشاد حضرت قبله بر مراد شریف رفته دعا خواندند  
و پس آمده پیش حضرت قبله نشستند حضرت قبله به صاحبزادگان مخاطب شده فرمودند که از مراد شریف  
چرا گاهی شایع حضرت چه می فرمایند چونکه هر دو صاحبزادگان بسیار خورد ساله بوده فرمودند که بابا حضرت  
مردمانی هیچ جواب نمیدهند پس بجزو شتیل این کلام از زبان صاحبزادگان حضرت قبله را بسیار خوش  
آمده هر دو صاحبزادگان را فرمودند که حالاً باز بروید و بر مراد شریف دعا کنید انشاء الله تعالی حضرت  
جواب خواهند داد حسب فرموده حضرت قبله باز صاحبزادگان بر مراد شریف رفته دعا خواندند و پس



آمدند باز حضرت قبلہ دریافت فرمودند کہ بگویی حضرت چہ فرمودند صاحبزادگان عرض نمودند کہ بابا حضرت کلان می فرمایند کہ بارش باران بسیار خواهد شد پس بعد گذشتن یک روز ہر دو صاحبان از حضرت قبلہ رخصت گرفتہ بخانہ ہائے خویش روانہ شدند پس ہجر و سیدن بخانہ ہا امتحان کردند کہ در یک تار یخ بوقت واحد در ہر دو جابر زمینات موافق فرمودہ صاحبزادگان بسیار باش باران باریدہ و سیرابی زمینا صاحبان موصوف حسب دلخواہ گردیدہ و در اعانت بسیار روئیدہ کہ گاہی این چنین عمدہ فصل نشاء بود حالانکہ زمینات میاں غوث علی صاحب در موضع امبہ ڈاکخانہ و در چھ ضلع شاہ پور و زمینات مولوی محمد عیسیٰ خاں صاحب در موضع نہ بدہ تحصیل کلایچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کہ فاصلہ مسافت و میان ہر دو جابر بیابان کردہ ہست بجز زمینات مذکورہ بالا این ہر دو صاحبان محمد روح دیکہ بیچ جابا شش باران در آن وقت نشاء۔

کہ امت۔ شخصے ساکن گرہ نوزنگ اتوہ مسیحی نامہ خادم حضرت قبلہ ہمراہ میاں حاجی عبدالکریم صاحب بخدمت حضرت قبلہ باقلی و روحی فدائہ حاضر آمدہ عرض نمود کہ قبلہ از عرصہ وہ در اندوہ سال در خانہ بنائہ مورچہ گان بکثرت اند و ایند امیر سائنہ و تکلیف میدہند بسیار علاج و بند و بست بندش اوشان کردم نہیچ وجہ بندیش نہ حالہ تنگ آمدہ ام کہ خانہ خوردہ امیگرہ ادم و جار دیگر سکونت اختیار کنم حضرت قبلہ میاں حاجی عبدالکریم صاحب مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ شما بخانہ امی شخص بروید و از طرف فقیر مورچہ گان پیغام برسائید کہ عثمان میگوید شما را آن روز یاد است کہ بادشاہی سلیمان علیہ السلام بود و شما دوبارہ خویش گفتگو کردہ بودید پس باید کہ این خانہ را بکندارید و ایند اسانی مکنید حسب فرمودہ حضرت میاں حاجی عبدالکریم صاحب در خانہ آن شخص مسائل رفتہ بر خاں ہائے مورچہ گان استادہ آواز داد و تقریر کہ از زبان مبارک حضرت قبلہ شنیدہ بود بیان نمود پس ہجر و شنیدن این کلام پرتاثر مورچہ گان از خانہ آن شخص دور شد تا بعد از ازل روز عرصہ چندین سالہا سال گذشتہ کہ مورچگان گاہی در خانہ آن شخص ظہور نکردند کہ امت شخصی مسیحی احمدیاد او ان سکنہ موضع کڑوہ می پیش حضرت قبلہ باقلی و روحی فدائہ

لے کڑوہ می نام قصبہ است در ضلع شاہ پور تحصیل خوشاب ۱۲۸



حاضر آمده بیان نمود که حضرت عرصه گذشته که بادش باران نشاء است ملک غیر آباد است و در جنگل هیچ قسم گیاه نرویده است مال مواشی مخلوق ایشان از گرسنگی می میرند و عاقرانیه که حق تعالی نزول بادش باران کند ایشان فرمودند که شما غم دیگران مخورید که او هم مخلوق خداست هر چه کند رضایوست آن شخص باز عرض نمود که حضرت این بنده نیز مال مواشی بسیار میدارد فرمودند که ایشان را تعالی مال مواشی ترا از گرسنگی بخوراید و پس در آن سال مال مواشی بسیار مردمان از گرسنگی مردند و در مال مواشی هیچ نقصان نشاء ۱۲

که امست اسلاخان صاحب میاں خیل تا جو خیل مسکنه موسی زنی که یکی از خادمان حضرت است ده زنی بخیرست حضرت قبله مقلبی و روحی قاده حاضر آمده بیان نمود که قبله زمینات بنده از عرصه چند سال تشک او قاده اند و عاقرانیه که سیراب شوند تا که از قرضه هندوان خلاصی یابم حضرت قبله را بر حال او شان رحم آورده حاضر نمود بعد از آن از خاد فرمودند که تو بر زمینات خود برو و نگهبانی بکن خود ملحوظه از حق تعالی آب خواهد رسانید اسلاخان صاحب حسب فرموده حضرت قبله رفته پس خود منتظر نشستن و لکن در دل خود حیران بودند که خداوند اینچ اثر از آثار بادش باران بر آسمان نظر نمی آید و اگر بادش باران هم می شود و آب سیلاب کو همی بهم می آید لکن در میان ناله و دست و گریه مسدود اند چه طور آب برسد من خواهد رسید و زمینات مالا سیراب گردانند این امر از محالات است بلکه غیر ممکن و در این خیالات متفکر بودند که در آن ساعت ابر بر آسمان نمودار شده و بادش باران بر کوه بارید و یکبارگی آب سیلاب در ناله موسی زنی آمد و هر دو سه که در میان راه ناله مسدود بودند شکستند و آب برسد اسلاخان صاحب رسید و بر زمینات ایشان جاری گشت چونکه آب کو همی برود و شور آمده بود بر سر رسید و بسبب کثرت آب از یک طرف رانقصان معلوم گردید یعنی آب قدری سوراخ کرد و اسلاخان صاحب بسیار پریشان و متروک شدند که سه من نیز مثل دیگران شکسته خواهد شد و زمینات من نیز خالی از سیرابی میمانند و چه جوی بند که درون سوراخ و چنگی تا بکوش تمام مصروف شدند در آن وقت درویش خانقاه تفریف مسمی ملا محمد قبول صاحب تباخت آمده پیغام حضرت قبله بیان نمود که بعد سلام منته حضرت صاحب می فرماید که ای آب حق تعالی محض برای نفع



تقریباً است و دیگر هیچ کس در این شریک نیست آسوده باش و تسلی خاطر در پس شنیدن این خبر شود و نماند  
که بیشک این فرموده ولی حق است همین چنین خواهد شد پس انتظام و مرمت شد و گذارشته باطنیان  
نشست بعد یک لحظه بوزاخ متفرع خود بنشیند و تمام زمینات از سلاخان صاحب که متعلق بپیرانی  
آن ناله بودند حسب دلخواه و همان روز تا بغروب آفتاب میراب شدند بعد آن آب ناله کیبادگی  
فروست و بر آن زمینات مذکوره بسیار خوب در راحت پیدا شده که گاهی این چنین نشاء بود و بعد  
در وین فصل این قایم غله حاصل آمد که از سلاخان صاحب موصوف جمیع قرضه هندو از آب آسانی ادا  
کرد و بر ای خرج خوراک خانانش را یک سال کفایت نمود ۱۲

که امست ملک خان صاحب خلف حاجی قلندر خان صاحب گذشته پله پله تپی خیل رئیس قصبه  
مدی حسب الامر حضرت قبله با قلبی و روحی فداه بیلاران را برائے تعمیر دیوار خاتقاه شریف همراه  
آورد و آن وقت کسی شخص بوال خر پوزه پیشکش آورده بود حضرت قبله جمیع حاضرین را یک یک  
خر پوزه تقسیم کردن شروع کرد ملک خان را نیز یک خر پوزه عطا فرمود بعد فراغ از تقسیم یک خر پوزه دیگر  
ملک خان را عنایت فرمود و خاطر او نشان آمد که شاید حضرت همیاً بار دیگر بدین مهربانی فرموده است  
عرض نمود که حضرت یکبار در اول محبت کرده است از شاد فرمودند که این دیگر خر پوزه برای فرزند شما  
داده ام او نشان عرض کرد که حضرت فرزند نادم فرمود انتشار الله العزیز حق تعالی شما را خواهد داد پس در آن  
سال پروردگار او نشان از فرزند ندمیه عطا فرمود و قبل ازین از وقت که بدانی چندین سال گذشته  
بود که هیچ اولاد ندمیه نشاء بود ۱۳

که امست یک سال عارضه و با واقع شد و چند روز ایشان خاتقاه شریف از عارضه مذکوره با آخرت  
شما مقتدر و در عرصه نه روز یوم زیاده اند سه صد مردان شهر موسی ندی از دار فانی بدار جاودانی رحلت نمودند و  
این کمترین و کمترین خادم و برین را نیز بار ظهر کرده اسبها را جاری شد و رنگ چهره با کل متغیر گردید و بخت  
جناب مولوی محمود شیرازی صاحب کیفیت خود را بیان کردم و چند مبلغان که آن وقت در خانه این  
احقر موجود بودند بدانی نیست نذر حضرت قبله آورده حواله او نشان کردم که این مبلغان پیش حضرت قبله نذر







و پس در آنجا دیدم مرض را دید که قبل از این صحت حاصل شده بود.

که امرت - یک سال اکثر در بلاد بای هندوستان و خراسان ملخ پیدا شده بود که اکثر باغات و دراعات و درختان را خورده بود و قتی که در شهر موسی نژی ظهور کرد و چند باغات و دراعات و گیاه و شتی را خورده و در همان او شان تاثیر می بود که هر دوخت را که خورد از این ملخ بالکل خشک ماند و میزم و بیکار ساخت و در آنجا خان صاحب که یکی از مخلصان حضرت قبله بودند حاضر آمده بیان نمود که قبله در باغ بنده نیز ملخ بکثرت آمده است که همه درختان باغ پر از ملخ شده اند یک برگ خالی نگذاشته است یقین است که در یک روز همه باغ را صاف و بیکار خواهد کرد چه نکه بنده از کمال محنت و کوشش چند ساله این باغ را طیاره کرده است بسیار افسوس می آید که بر باد خواهد شد حضرت قبله را شفقت آمده بر یک دم کرده فرمودند که برو این ریگ را بر جمع درختان باغ خویش بیت از اشارت تعالی باغ شما از نقصان ملخ محفوظ خواهد ماند باز یک ساعت معنی غلام معطف صاحب قوم بانی درویش خانقاه شریف را فرمودند که تو نیز در باغ از سلاخان صاحب برو و ملخ را پیغام من برسان که ما بنده گان مخلوق خدا هستیم و تو نیز مخلوق هستی پس ملک خدا فرسخ هست در جای دیگر برو گیاه و شتی بخور نقصان مرسان خادم مذکور که این کلام پرتاثر از زبان مبارک شنیده بود بی کم و کاست در باغ از سلاخان رفته ملخ را شنبه آید پس مجبور شنیدن این کلام ملخ را بصره نهاد و روانه شد حتی که بعد یک ساعت باغ را خالی ساخت و باغ از ضرر او شان محفوظ و مایمان ماند ۱۲

که امرت مولوی نورالدین صاحب پیش امام موضع انگلی برای زیارت و قدم بوسی حضرت قبله قلبی و روحی قراه از خانه خویش عزم بالجزم نمود و بطرف خانقاه شریف موسی نژی روانه شدند و قتی که بگردن یک رسیده چهار مردمان پیش راه طاقی شده بیان نمودند که ناله آب یعنی شاخ رود لونی که متصل این

له انگلی نام قبلا است در ضلع شاه پور تحصیل خوشاب و کخانه و شهره علاقه بون یکسره ۱۲ منه

که یکون نام قبلا است بقلع توره که پیش خال ۱۲ منه

تنه رود لونی نام جو نیست که از کوبائی خراسان در ملک دامان علاقه توره پیش خال می آید و در ریاضه ایک داخل میشود ۱۲



گرہ جارلیت بسیار طغیانی دار و دو گدشتن اذین آب محل خطر است که عمن اذق آدم زیادہ است و  
 در جریان بغایت تیزی دارد کہ پا بر زمین نمی گذارد و مردمان ہم بذریعہ شناری مثل تمام پارشدہ  
 ایم شما را باید کہ باز برگردید مولوی صاحب موصوف کہ بارادت صادقہ آمدہ بود، بیچ خیال نکرده وقت کہ  
 برکنارہ نالہ رسید نہ کہ حسب گفتہ مردمان نالہ در جوش و غروش جارلیت و گدشتن اذین ممکن بنظر نیامد  
 درین اثناہ دو کس سنا را بدیدہ بذریعہ شناری بعد وقت و چارہ جوئی پارشدہ پس اوشان را آواز داد کہ  
 برائے خدا مرا ہم بذریعہ شناری پارکنید اوشان بیچ التفات نکردن و رفتن پس مولوی صاحب بلا حظه  
 این ماجرا بسیار غناک شد نہ کہ واپس گردید ان اذین جا ہم مناسب نہ اند کہ این قدر مسافت طے  
 کردہ و تکلیف راہ کشیدہ آمدہ ام پس متوجہ حضرت قبلہ شدہ نہ کہ برائے زیارت حضور رحیمی ایم امداد فرماید  
 کہ اذین آب سلامت بگذارد پس بسم اللہ خواندہ اول برائے امتحان کیا و در آب نہاد آب تاباسق  
 رسیدہ باز دیگر پا را انداختہ دوسم قدم چارہ جوئی نمود آب از ساق زیادہ نشد باز بکھیں طرہ تا بایمان رسیدہ  
 دید نہ کہ آب از ساق زیادہ نبود پس بلا وری برکنارہ رسیدہ وقتیکہ در خانقاہ شریف بحضور حضرت قبلہ  
 حاضر آمدہ حضرت قبلہ در اول گفتگو احوال راہ پرسیدہ کہ در راوشما کہ نالہ آب یعنی شاخ رود لونی آمدہ بود  
 آب تاباسق بود عرض کردند کہ قبلہ آب زیادہ اذق آدم و نہایت تیز جاری بود و لکن وقتیکہ متوجہ ب حضرت  
 شدہ پا در آب انداختم ہمہ آب نالہ از ساق زیادہ نشد و سلامت برکنارہ شد م حضرت قبلہ بسم فرمودہ  
 خاموش شدہ نہ ۱۲

کہ امانت و مکاشفہ روزی حاجی میاں عبدالکریم صاحب قوم اقرا ساکن گرہ نورنگ از جناب  
 مولوی حسین علی صاحب پرسید کہ اولیاء علم غیب می دانند یا نہ جناب مولوی صاحب موصوف در جواب  
 گفت کہ علم غیب خاصہ خداست تعالی جل شانہ است کہ چیزی حق تعالی در اول ولی خود القا کند پس می دانند  
 او را بطریق الہام یا کشف پس میاں حاجی عبدالکریم صاحب گفت کہ آیا اسپہا اولیاء علم غیب می دانند جناب  
 مولوی صاحب مدد روح گفتند چو میاں حاجی عبدالکریم صاحب بیان کردند کہ یک اسپ حضرت قبلہ نزدین

ملہ چیز است چرمی کہ در آن شناساوری میکنند ۱۲



بود و سبزه را با جراحمن می چربید و در دل خیال کردم که هر روز این اسپ را اگر این چنین در کشت با جراح  
 نه می کنم اکثر خوشه ها نوبه خورد و با جراح در وقت در و میچ دست نمی آید پس بجز در کشتن این خیال بر دل  
 بهماں وقت دیدم که اسپ روی از خوشه ها گردانید و گیاه خوردن شروع کرد بعد از گذشتن چندین وقت  
 فهمیدم که این امر بسبب خطر من واقع شد پس نزد اسپ رفتم و در پائے او افتادم و گفتم که ای مال حضرت  
 است بلا لحاظ بخور فی الفور خوردن خوشه ها شروع کرد پس این چه حکمت است جناب مولوی صاحب  
 محمدرح فرمودند که الله تعالی متولی او را خود است چون اکل خیال در دل گذاشتی الله تعالی محل شانه  
 اسپ را از خوشه ها بر داشت و چون از آن خیال تائب گشتی باز الله تعالی اسپ را دایا کرد و این هم  
 عنایتی خداوند بود بر تو که ای امر را وسیله ی نگی احتیاط و تساخت پس جناب مولوی حسین علی صاحب بعد  
 و اولن این جواب در همین خیال بودند که آیا علمی که او را یاد می شود و چگونه می باشد که آیا بعضی چیز های دانند  
 یا اکثر بعد تجربه و خیال یا چگونه می باشد و در همین خیال بودند که از انجا برخاسته در تسبیح خانه شریف رفتند  
 در آنجا حضرت قبله قلبی و روحی فداه بامردمان افغانان بزبان پشتو در کسی امر کلام میکردند پس جناب مولوی  
 صاحب محمدرح در پس پشت آن مردمان نشستن حضرت قبله بجز نشستن مولوی صاحب متوجه  
 باو شان خنده بزبان فارسی فرمودند که مولوی صاحب او را می بیند و می دانند و لکن ما را با خبر نیستند پس فقط  
 همین لفظ گفته باز بدستور سابق کلام با افغانان شروع کردند

مرکاشه و کرامت - یک بار در خانقاه شریف سون خا نزد هم ماه رمضان المبارک ۱۲۸۵  
 یک هزاره صد و چهارم هجری بوقت اشراق بعد فراغت حلقه جناب حضرت قبله قلبی و روحی فداه پنجاه و دوم  
 قوم ناصر و میا زی که در آن وقت همراه بودند مخاطب شده ارشاد فرمودند که در خواب می بینم که تمام قوم  
 ناصران بنقام غنڈان که از علاقه خراسان است جمع شده طیار ی برای مقابله امیر عبدالرحمن صاحب

له سون بکیر نام کو که هر روز بهو راں دیدانند این همه علاقه سون بکیر سیکرین بفتح شاه بود و فصل خوشاب تھانہ و دو گھانہ و شهر که در آن خانقاه  
 شریف حضرت قبله قلبی و روحی فداه واقع است که برائے راحت و آسائش بابلستان آنجا ساخته بود ۱۲۸۵

تھ ملاز و ملا بادشاہ و دو شخص دیگر که امش غیر معلوم ۱۲۸۵ تھ نام قیمت از خانقہ ۱۲۸۵



والی کابل میکنند و من در آنجا رسیده هر دو ملکان قوم تاصمعی شهر او و مغات را گفتیم مناسب است که  
مردمان نیازی را اجازت دهیم که شامل شما یا آن نشوید که این غریب قوم دست هر دو ملکان مذکور آن  
بلغت فقیر قوم نیازی را اجازت علیگی دادند و دیده باید که نتیجی این جواب چه شود بعد از آن واقع بست  
ششم شهر رمضان المبارک مذکور بعد از حلقه جناب حضرت قبله بمردمان ناصر و نیازی مذکور آن که همراه  
بودند مخاطب شده ارشاد فرمودند که ای ناصر قیاسو شک و ویدیه یعنی بر قوم شما برق افتاد و قوم شما  
در بند گردید و نیز ارشاد فرمودند که این وقت روانه بشوید و خبر گیری عیال و اطفال خود کنید مردمان هر دو  
قوم عرض کردند که قبله هر چه شدنی بود ضایع باشد لکن جدائی جناب حضرت قبله بسیار زود و در اربعه حضرت  
ارشاد فرمودند که بروید مذکور آن عرض کردند که قبله بعد از روز عید روانه میشویم پس برویم ماه شوال  
مردمان هر دو قوم را خدمت کرده بحایت حاجی قلندر خان صاحب رئیس مادی روانه کردند چون با  
شیش و آن کیلانی آمد و در آن ایام ناکت ریل آنجا جاری نشد بود و صرف طیاری لین بود و آنجا بسبب  
گریاچولستان تمام از باعث گرمی بهموجب جان طاعت شده افتاد و نه هیچ وجه سامان سوادی میر  
نمیگردد و حاجی قلندر خان صاحب در آن وقت نبول جناب حضرت قبله متوجه جناب باری تعالی  
شده که الهی بر برکت حضرت مآثر نی سوادی بکنند و آن حال خبر تا در برقی رسید که برائے ملا حفه لین  
یک انگریز کلان می آید و منی صرف یک گاؤی و یک اجتن خود بسبب خامی لین رسید حاجی صاحب  
موصوف آن افسرانگریز را عرض کرد که مرا سوادی میسر نمی شود و ناکت از باعث خامی لین جاری نشد  
است آن افسرانکار کرد که بجائی سوادی هرگز نیست باز حاجی صاحب موصوف متوجه جناب حضرت  
قبله شده که ای افسرانکار سوالمیکنند و ما آن گرمی می میریم و در عین و اگر اداری ریل افسرانگریز آواز داد که  
آن شخصان که برای سوادی عرض کرده بودند بسیار بد که ما را نمیگذاردند یکمال مهربانی همه مردمان را بلا اجرت  
سوار کردند و قتیکه مردمان مذکور آن هر دو قوم در خراسان رسیدند معلوم کردند که موافق فرموده حضرت قبله  
بشان نزد هم ماه رمضان المبارک ملکان قوم ناصر و غیره جمعیت برائے مقابله امیر عبدالرحمن صاحب کرده  
بودند و مطابق فرموده حضرت قبله بست ششم ماه مذکور مقابله شده قوم ناصر و غیره را امیر عبدالرحمن صاحب



در مقابل شکست فاش داد. بسبب آنکه قوم ناصر کشته و مجروح شدند و عیال قوم ناکرده و بار شده و مال و اسباب او شان امیر صاحب غارت کرده و صرف قوم نیازی را اندک تیار کرد و تعالی حسب الارشاد کشف حضرت قبله بالکل نجات داد و هیچ نقصان قوم ناکرده و اندک که در عین مقابله قوم ناکرده از قوم ناصر و غیره جدا شده شامل جنگ نگردیدند.

احوال کشف یک روز بوقت عشا جناب مولوی حسین علی صاحب نجابت حضرت قبله با قلبی و روحی فایده حاضر بودند و اندک و فرمودند که ای مولوی صاحب شما برو در خانه خود باز چهل واپس آئی حالات و معاملات که بر شما گذشته باشند از من پرس همه را یک یک مفصل بنویس و خواهم گفت انشاء الله تعالی در یک امر هم خطا نخواهی یافت.

مکاشفه روزی در خانقاه تشریف خراسان رسد از طلبان خراسانی برای زیارت همان آمدند ساعتی نگذشت که حضرت قبله قلبی و روحی فایده یک خادم را که ناما محکم الدین نام داشت از شاه فرمودند که برائے ایشان برنج پخته کرده بیا خادم موصوف حسب الارشاد برنج طیاره نموده پیش هر سه کسان آورده نهاد باز حضرت قبله خادم را فرمود که یک تریله و چندانه سیب بیا خادم آورد حضرت قبله هر دو میوه پیش آن همانان نهاد پس او شان با یکدیگر قسم کردند حضرت قبله باعث پرید او شان عرض کردند که قبله در انشاء راه در خواطر بایان خطر گذشته بود یک در دل خود اختیار کرد که اگر این شخص ولی حق است بایان را برنج پخته میدهد و دیگر در خاطر مقرر نمود که اگر این فقیر بزرگ کامل است بایان را تریله و سیب میدهد و ثالث در خیال خود تصور ساخت که اگر این اهل الله و پیرو صادق اند بایان سیب عطا فرمای پس هر سه خیالات نامر و صحیح ظهور آمدند بیشک جناب قبله ولی حق انان پس هر سه مردمان سر برپا نهاد و دست بر سینه رخصت شدند.

مکاشفه شخصی پانن خان قوم باثرباوشن ذی سکنه چور هو ان که یکے از خادمان حضرت قبله اندیکبار تمام سال بامراض مملکه اندک و مرضی شدند و علاج حکما و دوا اکثران بسیار کرد و هیچ فائده نشد.



آخر الامر نہایت لاچار شدہ و در دل گذرانید کہ بخیمت حضرت قبلہ رفتہ یک توجہ میگیرم نہ زیادہ از پس و وار  
دیگر نظر نمی آید پس ای ارادہ در خاطر خود مصمم کردہ بعد شکل جان خود را بہ خیمت حضرت قبلہ قلبی و روحی فدا  
حاضر گردانید پس کچھ ملاقات حضرت قبلہ ارشاد فرمودند کہ اے فلاں زود بیا کہ ترا توجہ کنیم حسب الارشاد  
او شان پیش نشست حضرت قبلہ یک ساعت توجہ بخیاں ازالہ مرض فرمودند شخصہ مذکور ای قدر  
بلے ہوش شد کہ از جان و جہاں خبرداشت و عرق اندوہ و بسیار جاری شد بعد چند ساعات کہ باقیات  
آمد و جان خود را دید کہ از امراض شدیدہ مہلکہ بالکل شفا حاصل است پس قیام بوس شدہ بخانہ خویش رفت  
و بعد از اسی سالہا سال آن شخص را منتقلہ گشت گاہی آن امراض مہلکہ عود نکرد تا ۱۲

**مکا شفقہ** ایضاً شخصہ مذکور بالا یکبار حضرت قبلہ را چاہی میکرد و در دل خیال گذرانیدہ کہ حضرت قبلہ  
ماشاء اللہ! ای چنین قریب انداختہ چنانچہ سو اگر ان بخار پس حضرت قبلہ در سہان راحت را بسیار کہ باو گردانید  
از زبان دل افشاں ارشاد فرمودند کہ ای فلاں بیشک مثل سو اگر ان بخار فریبہستم پس شنید ان ای کلام  
شخص مذکور نام و فخر سار شد و در دل خود توبہ کرد کہ آیندہ گاہی این چنین خطرات یہودہ را در حضور حضرت  
قبلہ قلبی و روحی فدا و در دل جانخواہم داد۔

**مکا شفقہ**۔ روزے احمدیہ آخوندزادہ صاحب دل خدا یا را آخوندزادہ بکنند چودہ سال کہ یکے از  
خدا و ان حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فدا اند و در خانقاہ شریف حاضر شدہ چند روز نشان را دیدند کہ عجیب  
شدہ بود آخوندزادہ صاحب موصوف را خطرہ و در دل گذشت کہ ما را چرا جاذب نمیشود حضرت قبلہ فی الحال  
باو شان مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ خیال جاذب را از دل دور کن کہ تو حالاً توجہ انست و کتبیاتی نیز  
نیز نکرده است وقت بسیار باقیست قبل ازین بچنین پندرت ملاحظہ ایا آخوندزادہ صاحب را حضرت  
مولانا و مرثیہ نا جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ از مہربانی خویش توجہ فرمودہ بودند بسیار  
جذب غالب شدہ بود و چند روزہ مجذوب بودند و این اثر را والد ماجدہ تو فریاد آورد و الحاح کثیر  
نمودند کہ قبلہ جاذب این را کم کنی کہ کار گذران و نیادی ازین پیچ نمیشود ما بہ حضرت پیر و مرشد من بخیاں  
انزالہ حال باطن جاذب او شان را سلب فرمودند۔



مکاشفۃ الیقیناً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اگر کسی نے حضرت قبلہؐ کو قبلہؐ اور وحی فداء  
 خصت گرفتہ بہرہ و نشان رفتہ بعد از چند روز در آنجا شوق عملیات وغیرہ و ادائیگی زکوٰۃ آہا و بیا کر دل  
 حساب بروج و نجوم و در دل افتاد و بوقت شب حضرت قبلہؐ را در خواب دید کہ بسیار غصہ میکردند  
 و فرمودند این خیال کہ در خاطر تو پیدا شدہ است در طریقہ ما نیست بگذر از این خیال و فتنہ کہ یہ ارشاد  
 از احوال این خواب از حدیث و علم حاصل گردید پس تا شب شامہ از خیالات لاطاعی در گذشتند  
 بعد از انقضائے پنج سالہ کہ از سفر ہندوستان واپس گردیدند اول بخیر مت حضرت قبلہؐ حاضر آمدند  
 و قدم پس شد نہاں وقت بلا فرست حضرت قبلہؐ فرمودند کہ حسب عملیات وغیرہ کہ در این زمانہ  
 اکثر زمان میگذرانید در طریقہ ما نیست و شما را کہ ہمیں سودا واقع شدہ بود از خاطر گذارشتہ است یا خطر  
 باقیست عرض نمود کہ قبلہؐ ہمارا روزہ کہ در ہندوستان روئے مبارک را در حالت خواب دیدہ بودم کہ بہ  
 این کار غصہ فرمودند پس از ہماں روزہ از خیال خود گذشتہ ۱۲

مکاشفۃ جناب حضرت حاجی گل صاحب پشوری کہ خلیفہ پیش امام جناب حضرت حاجی  
 دوست محمد صاحب قبلہؐ بودند روزی بمیاں حاجی عبدالکریم مخاطب شدہ بیان کردند کہ خوراک جناب  
 حضرت عثمان صاحب قبلہؐ از حد قلیل است امسال در تمام سفر خراسان تا بخانقاہ ممبئی زی کہ مسافت  
 یک ماہ است حضرت عباس قبلہؐ نیم سیر از گنیمت خوردہ است قوت خدا داد است کالہ بردگان  
 از فہم و ادراک و در است بعد از ان وقت نماز عصر رسید حضرت قبلہؐ برائے وضو آمین را بالا کشید  
 در آن وقت نظرمیاں حاجی عبدالکریم صاحب بریانہ مبارک او فتادہ دل خطر آمد کہ حاجی گل صاحب  
 می فرمایند کہ خوراک حضرت بالکل قلیل است حالانکہ حضرت ما شاء اللہ فرہ بنظر می آیند پس  
 در ہماں حال حضرت قبلہؐ تبسم کردند و فرمودند کہ میاں حاجی عبدالکریم صاحب حق تعالی مرا پشیدہ  
 حلوائی دہمن میخورد چرا فرہ بنے باشم با ذلالت بیت خواندند

قوة جبریل از مطبخ بود و بود از در گاہ خلافت و دود

مکاشفۃ الیقیناً روزی حضرت قبلہؐ و قبلہؐ و روحی فداء خادمی را بر کے امرنا مشروع غصہ بسیار



فرمودند حتی کہ در جوش غصہ دو سہ بار دست بر زمین زد میاں حاجی عبدالکریم صاحب موصوف را  
 خطرہ در دل آمد کہ اہل اللہ رحمہ اللہ الحفیہ رہیائے حضرت صاحب را کہ این وقت غصہ کمال است آیا کہ  
 در این ساعت حضور ربانہ ہست یا نہ فتحے نشی نیز نشستہ بود حضرت صاحب قبلہ از او نشان دریافت  
 کرد کہ شما کہ در اتہار کا تحریر آموختہ بودید چہ حال بود و حالہ کہ در جہ نشی گری حاصل کردہ است چہ  
 کیفیت عرض نمید کہ حضرت صاحب اول کہ تحریر آموختن شروع کردہ بودم وقت تحریر اگر کسی مرا  
 آواز میداد یا بمن کلامی می کردہ و تحریر عبارت غلطی میکردم حالہ کہ از سالہا سال استعمال پختہ شدہ است  
 اگر کسی در اتہار کا تحریر یا بمن کلام میکند یا بمن کہی کلام میکنم یا بہ کسی چیز نظر افتد و ہم دست بر تحریر  
 راست می آید و غلطی واقع نمیشود بکہ عادت گرفته ام کہ از دست کاہ تحریر میکنم و از زبان باہر میآید  
 شغل کلام می آید و ہم حضرت قبلہ میاں حاجی عبدالکریم صاحب مخاطب شدہ افراد فرمودند کہ بزرگان  
 نیز ہمیں مثال میدادند و فتنہ خیال و رابطہ پختہ گردید و ہر چیز مانع نمیکند حضور او نشود و خاشاک و بار  
 بر سر دریا گذر کنند۔

مکاشفہ روزے حقید خان صاحب ترین برائے حاجی حافظ محمد خان صاحب سلسلہ شریفہ  
 نوشتہ برائے و تخط و مہر شریف و تبریک خانہ حضرت قبلہ آو و چون در آن وقت اجتماع مردمان بود و  
 حضرت قبلہ با حاضرین مجلس گرم داشتند آن سلسلہ شریفہ را در جامہ خود پہنایاں اپنخاں کہ آو و بود و ہم  
 و عرض مطلب را ترک آو و انستہ خاموش نشست چوں حضرت قبلہ از اتہار کا مردم فاعل شدہ  
 خود بخود ارشاد فرمودند کہ سلسلہ شریفہ را بسیار کہ و تخط و مہر کنم چوں حقید خان صاحب سلسلہ شریفہ را در  
 حضور مبارک گذرانید قلم برداشتہ و تخط و مہر فرمودند در آن وقت کہ حضرت قبلہ قلم برائے نیست  
 و تخط گرفت چوں قلم تکستہ بود و در دل حقید خان صاحب خطرہ آمد کہ اگر قلم درست می بود و خط حضرت  
 خوش می آمد و در آن وقت حضرت قبلہ فرمودند کہ بہ قلم درست خط خوش نمی آید و نہ بہ قلم شکستہ خط  
 خوش لیس خواب می نماید حق تعالی برائے ہر کار ماوہ جدا و وجود انسان آفریدہ است و ہر انسان را  
 بیاقت جدا عطا فرمودہ۔



مکاشفہ شب بوقت ہجرت حضرت قبلہ ماقبلی و روحی فداہ درین صبح خانہ تشریف آورده بیان فرمودند کہ بوقت نزاع و بکرات موت ملا عبد الوہاب صاحب بابۃ الشیطان یعنی بسیار کش مکش کردہ و در پیے تخریب ایمان شدہ و لکن آخر الامر خاتمہ بالیمان گشت خادمان و درویشان از خندیدن این کلام متحیر مانده بعد از فراغ صلاۃ فجر و ختم تشریف حضرت قبلہ موافق معمول خویش الادۃ حلقہ نمود و در این انتشار سوادای قاصد برائے اطلاع از شہر چو دیوال آمدہ بیان نمود کہ قبلہ ملا عبد الوہاب صاحب بابۃ ریہ بنجاب بوقت ہجرت وفات یافت و وقت وفات متوجہ بحضرت قبلہ بود و خاتمہ بر کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ شد۔

مکاشفہ مسمی میاں غلام حسن ساکن گرہ بہون کہ یکے از مخلصان و خادمان حضرت قبلہ ماقبلی و روحی فداہ بود و در ایام مرض حضرت قبلہ یک رنگاؤ از نیت خیرات برائے ذبح کردن آورده خادم عرض کرد کہ قبلہ این را ذبح میکنم فرمودند پس روز دوم خادم برای ذبح عرض نمود فرمودند نہ دیگر رنگاؤ و گوشت سفالی ذبح کنیہ باز روز سوم خادم اجازت ذبح خواست فرمودند کہ این را ذبح کنیہ و دیگر رنگاؤ و چنہ نہ ذبح کنیہ روز چہارم خادم نیز التماس ساخت کہ قبلہ امروز پیچ و بچہ این وقت موجود نیست اگر فرمایند این رنگاؤ را ذبح کردہ شود منع کردند و غصہ فرمودند کہ این را باندہ کہ در گذشتن این مصلحت است پس در آن روز بوقت دو پہر مادر میان غلام حسن صاحب پیش حضرت قبلہ حاضر آمدہ عرض نمود کہ فرزند من میاں غلام حسن این رنگاؤ را بنیر اجازت من از خانہ آورده است و ول من نمی خواہد کہ این را خیرات کنم چرا کہ ہمیں یک رنگاؤ روحی دارم کہ کما بار خانہ ازین پیشہ و ارشاد فرمودند کہ بہریدہ بہریدہ زود بہریدہ کہ حق تعالی قبل ازین مرا آگاہی بخشیدہ کہ ذبح نکرده ام۔

مکاشفہ شخصے از مریدان حضرت قبلہ ماقبلی و روحی فداہ بر یک زن بیوہ عاشق شدہ و ہر چند خواست کہ آن زود در عقد نکاح آواید لکن آن زن قبول نمیکرد آخر آن زن را حاجت دنیوی پیش آمد و چون او را معلوم بود کہ فلاں کس طلبگار نیست زنی را پیش او فرستاد کہ مبلغ پنجاہ یا شصت روپیہ



مراد کار است بطور قرض بآء آن مرد چون از بسبب رات خواباں او بود این امر را وسیله حصول مطلب خود دانسته رو پیہ مطلوبہ او را فرستاد بعد از چند ہی آن عودت در شہر آن شخص آمدہ او را مطلع نمود آن شخص بعبایت مسرور گشت و نہ نے را کہ را زدہ او را بود مقررہ نمود کہ برائے آن زن طعام مکلف بختہ کند بعد از عشاء در فلال حجرہ کہ خالی از اغیار خواہد بود او را بسیار چول آن زن درون حجرہ آمدہ آن کس بارادہ فاسدہ ہر چند میخو است کہ کام نفس امارہ حاصل نماید لکن نیتہ انت تا آخر شب شدہ آن بعبایت از فعل فنیہ خویش ترمسارہ آن زن از قوت او مایوس گشتہ واپس بخانہ رفت آن کس از ترمم آن شب دیگر بار انتہائی وصال را متناسب نیتہ انت و گزاشتن مبالغہ قرضہ را ذخیرہ ای پناہ انت و ایس ہم او را امید نبود کہ باربعہ عدالت قرضہ وصول کند کہ گویاں او نمور نہ یا چار شدہ و حضور حضرت قبلہ عرض نمود کہ بیک زن رو پیہ قرض حسنہ دادہ بودم آن زن ایفائے قرض نمی نماید و عابرا نیاید حضرت قبلہ فرمودند کہ مالہ احوال آن شب کہ در فلال حجرہ بودی معلوم است قرض حسنہ دادہ و بارادہ فاسدہ وام تہویر نہادہ بودی لکن الحمد للہ کہ آن مراد تو حاصل نشدہ الحال برو بخانہ خود بنشین آن زن خود بخود قرضہ را ادا خواہد نمود آن شخص را چوں اعتقاد کامل بود بچہان کرد و بعد در خانہ نشست یک ہفتہ نگذشتہ بود کہ آن زن خود بخود رو پیہ او را بخانہ آوردہ سانیہ۔

مکاشفہ حاجی قلندر خان صاحب گنڈہ پور پتی خیل رئیس ٹڈی کہ لکی از مخلصان و غلامان حضرت قبلہ ماقبلہ و روحی فایہ اندہ روزی در خانقاہ شریف برای زیارت و قیامی حضرت قبلہ آمدہ روز سہ دیگر حضرت قبلہ فرمودند کہ شما را رخصت میکنم کہ بخانہ بروید عرض کردند کہ قبلہ بارادہ قیام کردون چند روز در خدمت شریف آمدہ ام و این میان جناب مولوی محمود شیرازی صاحب نیز در حق او شان سفارش نمود کہ قبلہ حاجی صاحب ہر بارہ کہ در خانقاہ شریف می آیند چند روز بخدمت حضرت قبلہ میمانند حالا اجازت توقف فرمایند و شاد فرمودند کہ آمدن و رفتن و قیام نمودن حاجی صاحب در خانقاہ شریف با اختیار خود است کہ جای ایشانت و کن امروز رفتن و قیام ایشان بطرف خانہ ضرور است کہ در ای مصلحتہ مست پس حاجی صاحب موصوف از حضرت قبلہ رخصت شدہ بخانہ خویش آمدہ یہاں روز بوقت







ساتھ کہ تاجخانہ ہم نہیں دے دیا ہم ازیں جاں بڑا دم کہ لکھ رو پیہ حسب طلب او میہ ہم وکن نسبت خدائی  
مندی مانہ پس آن ہر شخص بسیار شرمندہ شدند۔

مکاشفہ مولوی غلام حسن صاحب سکندر گروہ شہاناک کہ یکی از خادمان حضرت قبلہ ماقبلہ و روحی فدائے  
اندروزی در تسبیح خانہ پیش حضرت قبلہ نشستہ بودند و دل خطرہ گذشت کہ از عرصہ نجابت حضرت  
صاحب حمی اکیم و میروم و آمدندی من الذی تعالیٰ ہمیں است کہ بظہیر ایں بزرگ پیرو مرشد خاتمہ  
بالخیر شریک و انضی و برکات ایں خانہ ان بے بہرہ نشدم پس در یہاں ساعت حضرت قبلہ باو نشان  
مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ مولوی صاحب الشہ تبرک و تعالیٰ خاتمہ شما با ایماں کن و انضی  
و برکت حضرت کرام علیہم السلام محروم گردانند از شہیدن ایں کلام فیض نظام اذہب ان در افشای  
حضرت قبلہ مولوی صاحب موصوف را خوش وقتی حاصل گردید و خطرہ کہ در دل آماجہ بود دفع شد ۱۲

مکاشفہ حضرت قبلہ ماقبلہ و روحی فدائے چون بقرب زیارات مزارات حضرت قدس الشہ  
تعالیٰ اسرار ہم باہلی شریف تشریف برورہ بودند و از آنجا در سنہیل بر مکان محمد انیسار علی خاں صاحب  
رفتند و چون از آنجا واپس می آمدند در اثنا می راہ برایشان ریلوے عبدالشکور خان صاحب رئیس  
دہرمپور کہ از قوم راجپوت است دعوت نمود و بہاں تقریب در قلعہ دہرمپور کہ مسکن خان موصوف  
بود تشریف بردند اتفاقاً روز جمعہ آمد محمد عبید الشہ خاں برادر زادہ عبدالشکور خان عرض نمود کہ امرد اگر  
حضرت قبلہ در مسجد شریف صلاۃ جمعہ اوائی فرمایند موجب برکات خواہد بود حضرت قبلہ التجائی او را  
منظور فرمودہ در مسجد شریف تشریف بردند و چون از نماز فارغ گشتہ ارادہ معاودت قیام گاہ فرمودند  
عبید الشہ خاں صاحب عرض نمود کہ گریستان بزرگان با بنایت قریب است اگر حضرت بر قبور  
ایشان دعائی بفرمایند برای او نشان موجب فلاح و صلاح خواہد شد حضرت قبلہ حسب درخواست  
اکل بطرف گریستان تشریف بردند لیکن چون در ایام سفر حضرت را عارضہ تپ ذات الجنہ لاحق شدہ بود  
و ازالہ ہتہ بنایت ضعیف بودند و از ہتہ ضعف قوت رفتار و نشست برنہ است مین افتند عبید الشہ خاں

لہ نام قبہ بیت ضلع ڈیرہ اسماعیل خان تحصیل لیہ تھا نہ دو اکھانہ کرورہ لعل عین ۱۶ نہ ۱۷ نام شہریت بظلع مراد آباد ۱۲ نہ



پاکلی آورده بود و حضرت در پاکلی سوار بودند چو بر قبر تشریف آوردند عبد الله خان پیش آورد و حضرت  
فرش درم در محاذی قبر والدیه خود برابر کرده بود حضرت در آنجا ششتر مراقب شد و تا یک ساعت تقریباً  
مراقب بودند بعد از آن دعای خیر فرموده و سپس تشریف آوردند چو مجلس از معمر که هندوستانیان  
خانی شاه حضرت قبله فرمودند که در حدیث تشریف دارد است که بعد از وفات انسان اگر اولاد صالح  
بماند برای احمای خود خانه میرساند حقاً و خال صاحب ترین که تشریف یاب این سفر بود معمر من بود که  
امروز حضرت قبله تا دید مراقب بر قبور مانده احوال اهل قبور چه طور مشاهده فرمودند حضرت قبله فرمودند  
که چو اولی قبر والدیه عبد الله خان نگاه کردم تمامی قبر او را ظلمت مملو بود در جناب حضرت باری تعالی  
در آری نمودم الحمد لله تعالی علی احسانه که آن ظلمت از قبر او بیرون رفت و قبر او را نانی گشت باز  
متصل آن قبر قبر عم عبد الله خان بود بطرف او نگاه کردم آن قبر هم از ظلمت مملو یافتیم و بجانب  
او متوجه گشتیم ظلمت از قبر او بیرون شد و لوری در آن قبر ظاهر گردید لکن در آن نور هم ظلمت قلیل  
مختلط بود اما از جهت ضعف زیاد تر طاق نشستن نماند بود بر نحو استم ۱۲

مکاشفه میاں فضل علی صاحب که نشی خان بهادر محمد بنو از خان صاحب میاں خیل تاج خیل  
نشین موسی ای بود ندیده شایسته در سکرات موت بتلا گردید بعد از وفات یافت برای نماز جنازه در  
خانقاه تشریف آوردند نماز جنازه حضرت قبله خواندند در آنجا نماز جناب مولوی عبد الحکیم صاحب  
الشرافه را که یکی از مخلصان حضرت قبله اند خطره آمد که بر میان فضل علی صاحب بسیار تکلیف جانکنان  
گذاشته است و الله اعلم که انجام خاتمه چه طور شد با شاه بعد فراق نماز که حضرت قبله و پس به تسبیح خانه  
تشریف آوردند و مولوی صاحب موصوف نیز تنها همراه بودند حضرت قبله با ایشان مخاطب شده و ارشاد  
فرمودند که مولوی صاحب بعضی خبر این چنین پیدا شد که در مجمع عام گفته میشود میاں فضل علی صاحب  
بوقت نماز جنازه با فقیر ملاقات کرده اند پس سیدم که چه حالست تبسم کرده بیان کردند که سختی مکرات  
موت که بر ما گذرشته لا بیان است و لکن بفضل تعالی خاتمه با ایمان شده است پس شنیدن این



کلام از زبان در افتاد حضرت قبله خطر که در دل مولوی صاحب بود دفع شد و تسلی حاصل گردید ۱۲  
 مکاشفہ حضرت قبله ماقبلی و روحی فدا یک روز در روانہ خانقاہ شریف نشسته ملاحظہ نگاہ  
 اشتران خویش مینمودند و با افغانان پیوندہ ناصران نشاندہ بی زبان پشتو کلام میکردند جناب مولوی  
 حسین علی صاحب نیز حاضر نشسته بودند آن وقت در دل او نشان خیالات و تفکرات عجیب خانہ  
 خویش گذشتہ بودند حضرت قبله ماقبلی و روحی فدا فی الحال باو نشان متوجہ شدہ ارشاد فرمودند انصا  
 از و اجکم و اولادکم عد و الکحہ تا آیتہ باز بہ ستور سابق در گفتگوئی افغانان در بارہ اشتران مشغول  
 شدند۔

مکاشفہ بوقت تجویز دست حضرت قبله ماقبلی و روحی فدا قاصد سے برائے اطلاع دادن  
 از موضع ٹڈی آمدہ بیان نمود کہ گل داو خان صاحب را نہ زمی را کہ یکی از خادمان حضرت قبله و روز  
 شدہ کہ مار گزیدہ است لکن امر و نہ قدری بے ہوش اند ہر چند کہ علاج کردہ شد پیچ فائدہ نیافت  
 بعد تسلیمات بی خیالات عرض مینمایند کہ حضرت صاحب بزرگ دم فرمایند حضرت قبلہ بزرگ دم کردہ  
 قاصد را و او کہ مجبور رسیدن بخوار نیامد و بہ موضع زخم گزیدن مار نیز بمالیہ پس قاصد بآں طرف روانہ شد۔  
 بوقت صبح حضرت قبلہ از زبان گہر نشان ارشاد فرمودند کہ گل داو خان صاحب بعد از تجر بہوش  
 آمدہ بطرف من نگریت ہ

چوں قضا آید طیب البہ شود داروی دفع مرض گمراہ شود

احمدیہ و اقا لیکرہ اجمعین ۱۳ اذین کلام حضرت قبلہ جمیع محفل فہمیدند کہ گل داو خان فوت شدہ اند  
 روز دیگر اطلاع رسید کہ گل داو خان صاحب قبل از رسیدن قاصد پس از وقت تجرہ و رفاقت آمدہ یک  
 ساعت بطرف حضرت قبلہ متوجہ بودند بعد از ان وفات یافت۔

جناب مولوی عبدالحکم صاحب بیان فرمودند کہ روز سے حضرت قبلہ بوقت اشراق ببا مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ شب گذشتہ  
 جنیان بای جمعیت نزو فقیر آمدہ بودند بعد حصول مطلب خویش واپس شدند ۱۴ منہ



# فصل پنجم

## در بیان معمولات حضرت قبله ماقبلین روحی فداه را تم گوید عفی عنه

عصه قریباً بست سال پنج ماه بست و پنجیم منقعه گردیده که بجا میت حضرت قبله حاضر بودم  
منجمله از آن هفت سال غایت تحریر جواب عرائض که از اکناف آفاق و اطراف عالم بجا میت سامیه  
میرسیدند و تحریر معمولات و غیره که مردمان از حضرت قبله بالحق تمام و آرزوی کمال میبهره طلب مینمودند  
گذرانیم روزی حسب الارشاد حضرت قبله بفرمودن تعویذات نوشتن چنانچه غلطه جادو یا پند و پیش حضور  
اقامی نهادم تبسم کردند و فرمودند که حالا شما در این کار عامل شده اید که هزاران تعویذات از دست شما  
نوشته شده اند پس حدیث را با تجربه کرده ام بسیار مزروع تاثیر یافتند این بعضی معمولات حضرت قبله  
که در این مدت هفت ساله این اشقر را از پیروم شنیدم و تحقیق رسیده اند و اجازت یافته ام برای  
نفع عام مردمان حسب فرائضی منجر صادق صلی الله علیه و سلم خیر الناس من ینفع الناس بشارت برائے  
خویش پنداشته میگذارم

معمول سورة فاتحة الكتاب و آية الكرسي و جبار قل یعنی قل یا ایها الکفر و قل هو الله احد و قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس این مجموعه را خوانده و مکنند برای جمیع  
آفات و بلیات ارضی و سماوی از همدیگر مخصوصاً برای دفع سحر و جادو و برای دفع زهر گزیدن مار بسیار  
موجب است برائے سحر و جادو و در روز سه بار خوانده بتمام وجود و مکنند و برائے دفع زهر گزیدن مار بسیار  
نماز دوم کرده مار گزیده را بخوراند و بر موضع زخم گزیدن مار نیز بمالند و برای دفع تاثیر گزیدن مار  
و دیوانه بنیر شمول آیته الکرمی خوانده و مکنند از محرمات است

معمول سورة فاتحة الكتاب و قل یا ایها الکفر و قل هو الله احد و قل اعوذ



رب الفلق وقل اعوذ برب الناس۔ وان يكا الذين كفروا الذين يقولون يا بصهارهم سمعوا الذکر  
ويقولون انه المجنون وما هو الا ذکر للعالمين وبالحق انزلناه وبالحق نزل انعوذ بکلمات اللہ  
التامات کُلها من شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِی لَا یَقْضِیْ مَعَهُ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ  
وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ الہی مجرمت حضرت حاجی  
دوست محمد ضاقد ہاری قد سنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس اللہ اشف بصاحب ہذا المرض  
بحولک وقد رتک وجبروتک برحمتک یا ارحم الراحمین ایں مجموعہ راتوں راتہ دم کنو بنو شانہ  
براکی جمیع امراض و السقام و الآلام و دفع جن و آسیب و نظربا و غیرہ از غنیہ است۔

معمول برائے سخت امراض بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ  
کُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ  
هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّخْضَرُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِی لَا یَقْضِیْ مَعَهُ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ  
وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَا شَاقِی یَا شَاقِی وَحَسَّ  
اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَاَحْبَابِہٖ اَجْمَعِیْنِ ذُو شَیْءٍ دُرِّ اَزْوَاجِہٖ وَاَزْوَاجِہٖہٗ وَاَزْوَاجِہٖہٗ  
وہوہو اعضا کسی جا در دہات پس ایں تعویذ را بر کاغذ نوشتہ در آب بشوید اکثر آب را نوش کنو  
وقدی آب باقی را در روغن تلخ انداختہ از آن روغن جائے در دریا چرب سازو نہ بفضلہ تعالیٰ بالکل  
نیز ہوا شد۔

تعویذ برائے طفل بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ عَیْنٍ  
لَّامَہٗ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَہٗ تَخْضَعُ جَبْہِیْنِ اَلِفِ اَلِفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ  
وَعَلِیَّ اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَاَحْبَابِہٖ اَجْمَعِیْنِ ذُو

برائے محافظت زراعت بر کاغذ نوشتہ در مغالہ آب ناریہ بن کردہ در میان آن تخم  
کشت و فن کن بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا رَزَّاقُ الْعِبَادِ یَا خَلَّاقُ الْخَلَائِقِ یَا خَاطِرَ السَّمَوٰتِ وَیَا



مُنِبَتِ الزَّرْعِ فِي الْأَرْضِ وَالنَّاتِ وَيَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ ادْفَعْ مِنْ هَذَا الزَّرْعِ شَرَّ الْمَوَاسِمِ  
وَالْمَوْحُوشِ وَشَرَّ الْفَأْوِزَةِ وَالْخَنَازِيرِ الْمُفْسِدَةِ قَدْ أَرَزْنَا رِزْقًا حَسَنًا وَهَلَّلَهُ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ  
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ۝

تعویذ برای همه اصحاب کف برکت و امان از غرق و حرق و سرق و غارت و غیر ذلک  
از امراض و حاجات یعنی نوشته کنند اسماء ایشان را در مکان یا کشتی یا در متاع بهر یا نزد خود و او  
در امان الهی باشد بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الهی بحرمت یحییٰ مکملینا - میلینا - مرزوش  
دین نوش - شاد نوش - مرطونس - واسم کلبه قطیر ۱۲

تعویذ برای شفای سر دروی که باشد این آیه شریفه را سه روز متواتر یکبار بخواند نوشته در آب  
بشویند و آن آب را بنوشد و بجا آورد و بماند انشاء الله تعالی مفید خواهد شد - وَ أُنزِلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى  
جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ لَضَرِبُهَا لِنَّا مِّنْ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ  
يَا شَاقِي يَا شَاقِي يَا شَاقِي -

تعویذ برای حامله شدن زن و زاییدن فرزند نه نیه بنویس این تثنی اسم یا مبدئی  
بر نه پرچه کاغذ و تکیه زن از حیض فارغ شود و در اول ماه سه روز متواتر یکبار بخواند و بماند  
تثنی را بنوشد و این آیه شریفه الله یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيصُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ  
وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ وَآيَةُ يَا ذَكْرَىٰ إِنَّا نَبُشِّرُكَ بِغُلَامٍ  
أَمَّةٍ حَسَنٍ لَّمْ يَجْعَلْ لَّهُ مِن قَبْلُ سَمِيًّا وَهَلَّلَهُ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ  
نوشته بدین که زن در گلوانه از دو باب این طوری که در انگشت زرباناف آویزان باشد انشاء الله تعالی  
زن حامله شود و فرزند نه نیه زایید ۱۲

تعویذ برای زنی که حملش خشک شده باشد - بر ظرف چینی بفرستد نوشته چهل روز بلا ناه

له حضرت قبله ارشاد فرمودند که اسماء اصحاب کف در کتب چند طریقہ نوشته اند و کن از هر دو روش خویش را باین منظور بکار آید ۱۲  
نه در شب جماعت کند و بوقت صبح زود چینی این تثنی را بنوشد و در وقت باین طوری کند ۱۲



بِرِشَانِ يَفْضَاهُ تَعَالَى جَمَلُشْ نَمُو پیا اکرده ظهور خواہد کرد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سُبْحٰنَ الَّذِیْ  
خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُونَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَی الْخَیْرِ  
سَلَقِهٖ مُحَمَّدٌ وَّآلِہٖ وَآحْوَآہِ اَجْمَعِیْنَ ہ

تعویذ برای رفع تب ہر قسم کے طبع سے ذکر رحمت ربک عبدک من کرنا اے اذ نادى  
رَبُّہٗ نِدَاءٌ خَفِیَّآہُ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاسْتَعَلَ الرَّأْسُ شَدِیْدًا وَلَمْ اَكُنْ بِدُعَاؤِکَ  
رَبِّ شَاقِیًّا وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَآحْوَآہِ اَجْمَعِیْنَ ہ ششہ در گونہ دوسرہ  
پیرچہ کاغذ تشرت یا محیط طوطی ششہ ہ روز یک یک بخور و انشاء اللہ تعالیٰ تب رفع خواہد شد۔  
تعویذ برای تب سویم اول شروع شدن تب ہر روز نوبت اول و آخر در دو شریف و یک بار  
سورۃ رعد خواندہ دم کن انشاء اللہ تعالیٰ صحت خواہد پش یا بد کہ ہر سہ نوبت دم تمام کن اگرچہ  
تب اول یا دوم نوبت دفع شدہ و اگر نہ نوبت دم کن چارہ روز بعد باز تب عود خواہد کرد۔

تعویذ برای دفع بواسیر ہر قسم یارب حمیم کل صبر نجز و مکروب و غیاثہ و معاذک یا رحیمہ  
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَآحْوَآہِ اَجْمَعِیْنَ ہ ششہ در گونہ بندہ۔

ایضا اگر صبح و شام فاتحہ الکتاب مع تمیمہ ہفت بار خواندہ شود بہتر و اگر ایسے نوز و محض تمیمہ  
صبح و شام خواندہ بر اندام خود از ناف تا زانویش و پس دست بگردانی و دم کن۔ ۱۲

تعویذ برای دفع درد یا و اللہ انت الباعث و انا المبعوث و من یدم المبعوث  
اِنَّ الْبَاعِثَ یَا رَبِّ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَآحْوَآہِ اَجْمَعِیْنَ ہ ششہ  
بر موضع درد بہ بندہ۔

تعویذ برای زود فروشی مال بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَاسْتَبَشِّرْ وَاَبِیْعِکُمُ الَّذِیْ  
بَاِیْعُکُمْ بِہٖ وَذٰلِکَ هُوَ الْقَوْرُ الْظَہِیْرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَآحْوَآہِ  
اَجْمَعِیْنَ ہ ششہ در متاع بہ بندہ۔

برائے تیزی ذہن و کشاکش مطالعہ اللہ و قلبی بعلمک و استعیل بدانی







٨	١١	١٤	١٢
انحلب الخير لشديد يا ودود	والقيت عليك حبة منى يا كريم	والذين امنوا اشد مجاله يا كريم	يحبونهم كحب الله يا غفار
انحلب الخير لشديد يا لطيف ١٣	والذين امنوا اشد مجاله يا رحيم ٢	والقيت عليك حبة منى يا كريم ٤	يحبونهم كحب الله يا ودود ١٢
انحلب الخير لشديد يا رحمن ٣	انحلب الخير لشديد يا رحيم ١٤	يحبونهم كحب الله يا رحمن ٩	والذين امنوا اشد مجاله يا لطيف ٦
والذين امنوا اشد مجاله يا رحيم ١٠	يحبونهم كحب الله يا كريم ٥	انحلب الخير لشديد هو	والقيت عليك حبة منى يا رحمن ١٥

تعوید لکل شی

[illegible]

لے قولہ زیادتہ برائے لفظ نعم المولیٰ و نعم النصیر الی منضم نماید بکہ برہیں قدر ارتقا کتب ۱۲۱ منہ  
لے اجازت الی تعویذ برائے مخالفت زوجین است و بغیر ازیں اجازت نہ دلا کہ کسی دیگر جائز انشاء اللہ تعالیٰ اجماعی نفع ضرر و عاید یافت نہ



## تعویذ برای بقای حمل

یا قاض	یا قاض	یا قاض
یا قاض	یا قاض	یا قاض
یا قاض	یا قاض	یا قاض

بسم الله الرحمن الرحيم يا حيي خذ الكتاب بقوة واينسأه المحكم  
حبیباً وصلى الله على خير خلقه محمد والہ واصحابہ اجمعین

## تعویذ برای دفع دروگر

۷۸۶

یا بدح	یا بدح	یا بدح	یا بدح	یا بدح	یا بدح	یا بدح
یا بدح	یا بدح	یا بدح	یا بدح	یا بدح	یا بدح	یا بدح
یا بدح	یا بدح	یا بدح	یا بدح	یا بدح	یا بدح	یا بدح
یا بدح	یا بدح	یا بدح	یا بدح	یا بدح	یا بدح	یا بدح
یا بدح	یا بدح	یا بدح	یا بدح	یا بدح	یا بدح	یا بدح
یا بدح	یا بدح	یا بدح	یا بدح	یا بدح	یا بدح	یا بدح

یا روح یا روح یا روح یا روح یا روح یا روح یا روح

وصلی الله على خير خلقه محمد والہ واصحابہ اجمعین

تعویذ برای دفع دروگر

یا بدح	یا بدح
یا بدح	یا بدح
یا بدح	یا بدح
یا بدح	یا بدح

یا روح یا روح یا روح

یا روح یا روح یا روح

بسم الله الرحمن الرحيم

نکستنا خاک خفا تا نک

بسم الله الرحمن الرحيم

وصلی الله على خير خلقه

محمد والہ واصحابہ

اجمعین



[illegible]

تعویذ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ معمول حضرت قبلہ مابود

منقول است از امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب رضی الله تعالی عنه و کرم الله وجهه که فرموده  
که هر که این طلسم را بخورد و از سحر و بلا و امراض و حفظ خدا تعالی باشد با عزت و آبرو گردد و فتوحات  
غیبی و خبایات لایبی بر وی متوجه گردد و اینست

[illegible]



# فصل ششم

در ذکر خلفای عالمیت حضرت قید باقلبی روحی فداه رحمة الله تعالی علیه حمته و اسعته

مُخْلِفاً خدا شناسی حضرت قبله که مر معلوم اند و سالها سال همراه ایشان نشست برخواست  
کرده ام و هر قدر که از حالات ایشان آگاهی میدادم بیگانم

جناب حضرت لعل شاه صاحب سیاه پهرانی بلاولی رحمة الله علیه مکتب دنده شاه بلاول  
صاحب قدس سره العزیز از سادات کبار صحیح النسب آن دیار خلیفه جلیل القدر حضرت قبله با بودند  
و بزرگان ایشان از قدیم الایام در همان سکونت میداشتند بدت با است که از خاندان ایشان حضرت  
شاه بلاول صاحب و زنده شریف آمده استقامت نموده بودند و مزار شریف شان نیز در دنده شریف  
است ازین بسبب دنده شاه بلاول میگویند عالم فاضل صالح متقی - دایم المذکر و الفکر صاحب  
استغراق و صاحب علم و خلق و صاحب سخاوت و صاحب توکل بودند و تلمیذ مولوی احمد دین صاحب  
انگویی که از خلفائے حضرت حاجی دوست محمد صاحب بودند در عرصه ده سال از تحصیل علوم دینی معقول  
و منقول فارغ گشته تا مدت پانزده سال طلاب مولوی احمد دین صاحب را تدریس کردند - بعد  
وفات مولوی صاحب موصوف بخدمت جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب در خانقاه داماد  
در شروع نسیم تابستان که وقت روانگی حضرت ایشان بطرف خانقاه خراسان بود حاضر آمده  
از طریق شریفیه که در پس روانه بطرف خانه خود گردیدند و قتی که جناب حضرت حاجی صاحب منارج واپس  
از خراسان در خانقاه داماد تشریف آوردند باز بدوی تمام بخدمت حضرت ایشان وجود خویش را  
رسانیده التزام محبت شریف و ذکر واذکار و حلقه نموده بمدت قریباً یک ماه در ولایت صفربی اجازت

لعمریه احمد دین صاحب از خلفائے حضرت حاجی دوست محمد صاحب قدر لاری بودند ۱۲ سنه



یافت پس ازال تاملت انقضای دو سال بخدمت حضرت ایشان بپیش و ستور سابق می آمدند و  
میرفتند و فیوضات و برکات حاصل می نمودند بوقت آخرین در بیماری شدید حضرت ایشان نیز حاضر  
بودند و در آن حالت مرض از کمال مهربانی نزد خود طلبیده دست مبارک بر سینه ایشان مالید پس  
چند ساعت بیهوش گردیده و قتیکه بافاقت آمدند بیان نمودند که از سینه من جمیع کدورات  
و آلائش بدریگت مالید آن دست مبارک حضرت صاف گردیده است مانند شیشه و بعد وصال  
حضرت حاجی صاحب مغفور بخدمت حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه تجدید بیعت نموده سالها سال  
در خدمت تشریف می آمدند و میرفتند و خدمتها میکردند و از صحبت تشریف و حلقه مشرف شده  
فیض ها و انوار با در باطن خویش مشاهده میکردند و سیر سلوک در جمیع مقامات تفصیل و تحقیق قطع نموده  
از تشریف اجازت و خلافت مشرف گردیده بودند و در ارشاد و شهر گشته که حالات قدیه و مقامات  
سینه میباشته بودند و صاحبان را خصوصاً از قوم آوان از انقائ فیض ربانی منور ساخته بودند  
و از وقت اجازت اول تا وقت وفات بمدت نسی سال بر مندار شاد قیام نموده و در هدایت خلق الله  
عمر عزیز بسر کرده یا زده ماه بست و پنج یوم قبل از انتقال حضرت قبله قلبی و روحی فداه به یوم چهار  
شنبه بوقت ظهر بتاریخ بست و هفتم شهر شعبان المعظم ۱۳۱۳ هـ یک هزار و صد و سیزده هجری بحکم  
کُلُّ نَفْسٍ ذَا نَفْسٍ الْمَوْتِ بِحَوْلِ رَحْمَتِ حَقِّ الْأَمِیِّ حَلَّابِ اللَّهِ تَعَالَى فَرَاکَ مَزَالِ تَشْرِیْفِ اِیْشَانِ دَدِ  
خانقاه دنده تشریف است.

میاں فاضل صاحب قوم آوان سلمه الله تعالی - از قدیم سکنه موضع کوٹلی علاقہ  
سون سکیم ضلع شاه پور تحصیل خوشاب اندر حال از عرصه چندین سال در شهر کنگر تحصیل پنڈی گھپ  
ضلع راولپنڈی انتقامت می دارند اول محبت و شوق الہیہ در دل ایشان پیدا شده که بخدمت کسی  
اہل الله رفته فیض حاصل نمایم پس بعد تلاش بخدمت جناب پیر محمد شاه صاحب المعروف پیر  
میاں صاحب که از اولاد امجاد حضرت شیخ عبدالقادر صاحب و خلیفہ خاص جناب حضرت حاجی  
دوست محمد صاحب رضی الله تعالی عنہ رفته بیعت نموده پنج سال خدمت کرده سلوک از قلب تا



نفی و اثبات حاصل نموند بعد از انتقال او شان بالحاج تمام بخدمت حضرت قبله مقلبی و روحی فداء  
 حاضر آمده بیعت کرده ملازم صحبت شریف گشت چند سال که حضرت قبله برای گذاردن تابستان اول  
 بار در خانقاه شریف سون تشریف بردند و در این سفر ایشان نیز حاضر بودند بوقت آنجا که برکنار منزل  
 رسیدند از حضرت قبله رخصت خواست حضرت بایشان مخاطب شده ارشاد فرمودند که جمیع حقوق  
 خواجگان نقشبندیہ مجتوبہ هر روز بخوابید شما را اجازت است و ختم جناب شاه ابوسعید صاحب  
 کتبه بار سوره الاخلاص و یکبار سوره الفاتحه است نیز همواره خوانده بر روح پرفروش  
 حضرت محمد و جانش نمایندگان اجازت است ایشان عرض نمود که این ختم شریف در کتاب مناقب  
 و مقامات احمدیہ سعیدیه نوشته است که در اسبجای بیتم فرمودند که این ختم مبارک در آن کتاب  
 مندرج نیست این محض معمول حضرت پیرو شد من حضرت حاجی دوست محمد صاحب قدس  
 شریف و بر مفضل بود که همیشه با نام خوانده بر روح پاک جناب حضرت شاه ابوسعید صاحب بخش  
 می نمودند بعد از آن بوقت واپسی حضرت قبله از خانقاه شریف سون بطرف خانقاه شریف  
 موسی زئی باز از شهر نعل ایشان همراه خدمت حضرت قبله شد تا بخانقاه شریف موسی زئی رسیدند  
 روزی بوقت اشراق حضرت قبله قلبی و روحی فداء در تسبیح خانه تشریف می داشت بایشان خطاب  
 شده از شاد فرمودند که خواندین دلائل الخیرات و حزب البحر رخصت است و از شرف اجازت فرمودند  
 و فرمودند که اگر نزد شما کسی طالب خدای آید و

فرصت او را از که نشان بدهند و توجه کنند باز فرمودند که لباس فقر پوشیدن آسانست و ایسان  
 پیرویش کردن مشکل است یعنی هرگاه که انسان میکند در آن لحاظ تشرع باید داشت و در سبب جناب  
 مولوی هاشم علی صاحب بیان کرده بودند که حضرت قبله یک روز می فرمودند که به حال میان محمود فضل  
 صاحب این چنین جبرانی و شفقت میکنم که کسی بر او لایق میکند قریباً بستم سال منقضی شده  
 که در هر سال بخدمت حضرت قبله آمده خدمت کرده و توجبات گرفته بعد قیام چندین ایام باز به وطن



خوش میرفتند و سلوک مقامات قریب با خورسائیه تا حال در شهر کهنه مقیم اند حق تعالی ایشان را  
بسلامت و انتقامت دارد.

مولوی محمد محمد صاحب انگوی قوم او ان سلمه الله تعالی بسیار آدم خلیق و مکیں طبع و خوش  
تقریر اند بخیریت حضرت قبله ماقبل و روحی فایده حاضر آمده اخذ طریقہ شریفه کرده قریباً بیست و دو  
سال ہیں و طیرہ میداشته بود که گاه گاه از خوش بخیریت حضرت قبله آمده چند ایام قیام نموده  
توجیحات گرفته باز بطن خوش میرفتند مقامات سلوک قریب با ختم رسائیه از شرف اہدات  
مشرف گشتن یک ماه در خانقاه شریف سون امامت حضرت قبله کردند اکثر اوقات در خانہ کار  
نادرین میکنند از عرصہ بسبب عیال دای افلاس بغایت در حیدر اند اند تنگی معاش ہمیشہ متروک الحال  
میمانند این جهت در احوال نشان تغییر را یافته است حق تعالی با صلاح آرد و انتقامت عنایت  
کند آیین.

مولوی نور خان صاحب چکری الوی قوم او ان سلمه الله تعالی از عمده اصحاب و ذریۃ  
ظلفائی حضرت قبله ماقبل و روحی فایده اند عالم فاضل صالح حلیم خوش طبع علم فقہ و حدیث و دین و دینان  
حاصل کرده و اخذ طریقہ شریفه نقبتنیر مجبیه از حضرت قبله گرفته ملازم صحبت شریف گشته بعد از سال  
یک بار ہمراہ حضرت قبله سفر خراسان کرده تا چند ماه استاد صاحبزادگان ختانی و معارف آگاه جناب حضرت  
مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب و حضرت محمد بہاء الدین صاحب بودند از حضرت قبله کمال خلاص  
و محبت داشتند و حضرت قبله را بر او نشان نہایت شفقت و عنایت بود قریباً ہفدہ سال شدہ اند  
کہ در ہر سال از خانہ خوش بخیریت حضرت قبله آمده توجیحات گرفته و خدمت ہا کرده باز بطن خوش  
میرفتند و سلوک مقامات تمام کرده از شرف اہدات مشرف گشتن حق تعالی ایشان را انتقامت  
بر طریقہ مجبویہ احمدیہ عطا فرماید آیین یا رب العالمین ۛ



مولوی ہاشم علی صاحب بگھاڑوی علیہ الرحمۃ از غلص احباب قدیم و اعظم خلفائی حضرت  
قبلہ مقلبی و روحی فدائے بودند و صالح الخلیق مسکین الطبع و ہموارہ ہیں آرزو میداشتند کہ اللہ تبارک تعالیٰ  
تا وقت زبیت مر مسکین وارد و خاتمہ بر مسکنت کند و در روز قیامت در زمرة مسکینان محشور گردانند اخذ  
طریقہ شریفیہ از حضرت قبلہ کردہ قریباً بست دو سال شدہ کہ در ہر سال بخدمت آمدہ ملازم محبت  
شریف گشتہ توجہات گرفتہ چند ایام قیام نمود و بالوطن خویش میرفتند سلوک مقامات تمام نمود  
بشرف اجازت گزیدہ بعد از ان در اندک زمانہ یک سال بست و پنج یوم قبل از وصال حضرت  
قبلہ بروز یک شنبہ بتاریخ بست و ہفتم شہر رجب المرجب ۱۳۱۳ھ یک ہزار و صد و بیست و ہجری  
در بلدہ خویش بر حمت حق سبحانہ پیوستند حضرت قبلہ از فوت او خان کمال محزون گشتند رحمہ اللہ  
تعالی علیہ۔

ملا بیگ محمد صاحب سر بریدہ خراسانی سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بسیار آدم جو اندر و دلاور  
از گزیدہ مخلصین و مجبین حضرت قبلہ مقلبی و روحی فدائے اند خدمت شایستہ از تہ دل میکردند بارہا  
در سفر خراسان ہمراہ بودند تو خاک در دست گرفتہ پیش سواد ہی اسپ حضرت قبلہ میدیدند  
ازین جہت ایشان را مردمان خراسانی شاطر حضرت قبلہ میگفتند و در مراقبہ کمالات نبوت از شرف  
اجازت مشرف گشتند و وقت روانگی حضرت قبلہ چغہ عطا فرمودند بجا تا مدت چند سال توجہات گرفتہ  
سلوک بر مراقبہ حقیقت موسوی را نمایند و تار و کلاف مستعملہ باز عطا شد و پیش ازین در اقتدار سلوک  
از تبرکات حضرت حاجی دوست محمد صاحب قدس سرہ و بدو مضجعہ فعلین شریف و تسبیح و دلائل الخیرات  
قلبی سنہری از روی ہمرسانی مرحمت شدہ بودند بآرک اللہ فیما اعطاک۔

ملا محمد رسول صاحب لنون افغان خراسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ از خلفائے  
جلیل القدر حضرت قبلہ مقلبی و روحی فدائے بودند کثیر الذکر و الفکر صاحب حالات و جذبات قویہ  
و واردات عظیمہ زائد و متوکل و متقی وہ سالہ بودند کہ اول بیعت تبرکاً بر دست مبارک جناب

شہ بہار نام قبضہ الیت فضل راہ پندہی تحفیل کوثر ۱۲۷۲ھ سر پریدہ نام قومیت از افغانہ ۱۲۷۲ھ



حضرت حاجی دوست محمد صاحب کرم پیر و مرشد حضرت قبیلہ بودند که در بعد از آن پنج سال در طالب  
 علمی گذرانیدہ یکبار اتفاقاً بنجد مت حضرت حاجی صاحب محدود ح حاضر گشتند ارشاد فرمودند کہ ذکر  
 میکنند یا نہ عرض کردند کہ میکنم فرمودند کہ شما ذکر میکنید باید کہ بر ذکر مداومت نمائید کہ شمالا لقی طریقت  
 ہستید بعد پانزہ سال دیگر در طالب علمی بسر کردہ بعد انتقال حضرت حاجی صاحب مغفود بنجد مت  
 حضرت قبیلہ مقلبی و روحی فداء حاضر آمدہ از کمال اشتیاق و محبت قلبی بیعت کردند و این قدر  
 تاثرات و جذبات حاصل شد کہ ذویہ خویش را کہ غایت شکیں بود و طلاق دادند و اکثر اوقات  
 مجذوب میماندند پنج سال خدمت کا رگل خانقاہ شریف مشغول شدند و در سال امامت حضرت  
 قبلہ کوہنایس حضرت قبیلہ قلبی و روحی فداء اجازت طریقہ شریفہ عطا فرمودہ برائی حج رہی بطرحین  
 الشرفین زاد ہم الشرفا و تعظیماً شدند بعد از فراغ مناسک حج و زیارت مدینہ منورہ روضہ مطہرہ  
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت قبلہ واپس در خانقاہ شریفہ کا رگلانی فرمودند ہفت سال دیگر  
 ایشان خدمت امامت و کا رگل و غیرہ خانقاہ شریف کردند بار دوم از شرف اجازت مشرف  
 فرمودہ اجازت نامہ نوشتند و خدمت خانقاہ شریف خراسان کردند و غنایان است پسر ایشان کردہ  
 برائی اشاعت طریقہ شریفہ قائم مقام خویش ساختہ روانہ بآں طرف فرمودہ بودند حسب الارشاد  
 حضرت قبلہ خدمت خانقاہ مذکورہ ساہا سال اختیار کردہ و در آنجا انتقامت نمودند و فیوضات  
 و برکات و حالات باطن حضرات کرام علیہم الرضوان و قلب مردمان اطراف و جوانب آکن و یار  
 اتقا میکردند بسیار مردمان آں نواحی مریدان میباشند عالمی را منورہ میکردند عجیب صاحب تاثیر  
 بودند و بالہ حاجی فرمودند کہ بر من ای چنین جذبات غالب ہستند کہ بغیر نام خدا و نام رسول خدا یعنی کلمہ طیبہ  
 لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ دیگر هیچ چیز یا دینی ماند پس در اندک زمانہ چہار ماہ ہفت یوم بعد  
 از وصال حضرت قبلہ بروز سہشنبہ بعینہ ظہر تاریخ بیست و نهم شہر ذی الحجہ ۱۲۱۲ھ یک ہزار و سہ

لہ غنایان افغانی قلہ کہ را گویند جمعی غنایان و آن غلط است و در اوئی با نہ راحت و آبادی مابین غزنی و قندارکہ در آن  
 قلہ ہائی کہ بسیار اند و در آں خانقاہ شریف حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندہ ہاری واقع است ۱۲۱۲ھ



صد و چهارده سحری بخطیره قدس آرامیه مرزا شریف ایشان در خانقاه شریف خراسان است غفر الله تعالی له.

جناب مولوی محمود شیرازی صاحب سلمه الله تعالی - اذ اکابر اصحاب و اجلّه خلفائے حضرت قبله باقلبی و روحی فداه اند حاجی قاری خوش الحن عالم فاضل جید علوم در ملک خویش و ملک استنبول تحصیل کرده اند هیچ علمی نیست که در آن ماهر نباشند در علم حدیث و تفسیر و فقه گویا نظیری ندارند و در علم منطق و فلسفه و طبیعت گویا از دانشمندان اند و در علم شعر و لغت عربی و علم ادب و انشاء چو زبان قاری و چو زبان عربی یک نمونه قدرت الهی هستند و ثنیدیه که بودمانند و دیده پندست عالی و محال جلیله میدانند یک شب بوقت عشاء در مسجد خانقاه شریف حضرت قبله شریف ارزانی میباشند و گویا اگر جمعی کثیر نشسته بودند از شاد و فرمودند که توجه پیر و آیدان حالات بر استعداد طالب موقوف اند کسی استعداد کم میارود کسی زیاد پیر که بعضی مرید خویش را توجه در یک مقام میفرمایند مریدی که ذی استعداد باشد حالت دیگر مقام که فرق آن مقام است نیز مییابد کیفیت را می شناسد مثل مولوی محمود شیرازی صاحب روزی مولوی صاحب محمود بطرف هندوستان روانه شدند حضرت قبله پیرا خاطر ایشان تا بیرون دروازه خانقاه شریف همراه رفته دعا خواسته نخست گردانید و تمثیکه و پس آمدند در دالان نشسته فرمودند که مولوی شیرازی صاحب بوقت روانگی گفته اند که در ولایت صفری و کبری و علیسا الله تعالی مرا آن حالاتی عطا فرموده است که متقدمین هم بیان نکرده اند و در مقامات عالیله تحریر است پس فقیر او نشان را گفت که شکر خدا بجا آید و طالب مزید باشد روزی مولوی صاحب موصوف بیان کردند که والد بزرگوار من میفرمودند که برای تحصیل کنانیدن علوم نذر کثیر بر استادان صرف کرده ام که اگر همراه تو وزن کرده شود پیش خواهر شد بسیار خوش بیان و خوش کلام و هفت زبان اند و در تحریر و تقریر ثانی ندارند و راول ملاقات انسان را خرفه میکنند اگر دشمن باشد هم دوست می گردد و استاد حضرات صاحبزادگان اند و کارامت و تحریر و دیگر خدایهای شناسسته گردانید هفت سال توجهات گرفته سلوک



مقامات باختر سائیدہ از شرف اجازت مشرف گردیدند اگرچہ حالات باطن جناب مولوی محمود شیرازی صاحب بسیار اندوکن این احقر پاسبان ادب گاہی دریافت نکرد ہر قدر حالات ایشان کہ مر معلوم بود درج کتاب کروم جزاھ اللہ سبحانہ عَنَّا خَيْرُ الْحَزَّاءِ مَا غَضَّہُ اِلٰی مَرَّتَہٗ اِلَّا قَصًی۔

قاضی عبدالرسول صاحب انگوسے قوم کچی سلمہ اللہ تعالیٰ از خاصہ اصحاب کار کردہ و جیدہ خلفائے حضرت قبلہ قلبی و روحی فدائے اند حافظ القرآن صالح بحر خیر ذاکر صاحب ذوق و شوق بیعت بردست مبارک حضرت قبلہ کردہ ہر سال بخدمت شریف آمدہ صحبت حاصل نمودہ توجہات گرفتہ باز بطن خویش میرفتن یادست وہ سال از شرف اجازت مشرف گشتہ بعد ازاں دیگرہ سال ہمیں طویر بدستہ سابق می آمدند و میرفتند و خدمتہا کردہ سلوک مقامات باختر سائیدند و در بنا خانقاہ شریف سون خدمتہا می شاقہ و کار ہائی شدیدہ شب و روز می کردند جزاھ اللہ عَنَّا خَيْرُ الْحَزَّاءِ

میر صاحب قلندر ایشاں زبکان نشین سلمہ اللہ تعالیٰ از زیدیہ اصحاب و زبدہ خلفائے حضرت قبلہ قلبی و روحی فدائے اند جو امر و دلاور سخنی صاحب توکل و صاحب قناعت کشیدہ الذوق و الشوق دَاسْتُ الَّذِیْ کَرَّمَ الْفِکْرُ و در علم تصوف بسیار صاحب استعداد و خوش طبع تعلقات جہان داری و ایک لحنت گذاشتہ و خطرات ماسوائہ را پس پشت انداختہ اند بیعت بردست مبارک حضرت قبلہ کردہ قریباً ہیجودہ سال شدہ اند کہ در ہر سال بخدمت اقدس آمدہ چند بار قیام نمودہ از صحبت شریف بہرہ یافتہ توجہات گرفتہ باز میرفتند شرمی مولانا روم صاحب و غزلیات دیوان حافظ و غیرہ اکثر زبان یاد میدادند و بوقت غلبہ شوق میخواندند و از شرف اجازت مشرف گردیدہ اند یکبار حضرت قبلہ ایشان را فرمودند کہ شما را اجازت است کہ در ملک ہند و سندھ و خراسان و ہندستان ہر جا کہ استقامت یا بند قیام نمایند و اگر طالب خدا بشمار جوع کنند توجہ کنید عرض نمودند کہ قبلہ من بیا آن ندادم و این پابندی ہم از من نمیشود الغرض کہ سخت آزادانند باین چیز با التفات نمی نمایند چنانچہ اسم قلندر است فی الحقیقت ہم قلندر اند جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنَ الْهَادِیْنَ الْمُسْتَدِیْنَ سید امیر شاہ صاحب ہمدانی بلاولی سلمہ اللہ تعالیٰ از خلص اصحاب و کُلُّ خَلْفَایِ حَقَرَتِ



قبله با قلبی و روحی فداه انداخته حفظ القرآن ذکر و انزود و لا در خوش طبع بیعت اول در حالت طفلی بود دست  
مولوی احمد دین صاحب انگوی کرده بعد از تقاضا چندین سال که مولوی صاحب موصوف وفات یافتند  
بخی مت حضرت قبله آماه بیعت کردند قریباً نه سال و سه ماه خدمت کا کمال و اکثر اوقات امامت  
خانقاه تشریف کرده التزام صحبت نموده توجهات گرفته از شرف اجازت مشرف گشتند و چون  
تبرکات تاریخی ایشان را حضرت قبله عطا فرموده اند رَزَقَهُ اللهُ الْاِسْتِقَامَةَ عَلَى الْمَشْرِعَةِ وَالطَّرِيقَةِ  
مولوی حسین علی صاحب قوم میانه ساکن و آن پُجَران سلمه الله تعالی از خاصه اصحاب  
و اعظم خلفای حضرت قبله با قلبی و روحی فداه انداخته عالم فاضل حمید صوفی کامل خوش استعداد ظاهری  
و باطنی و استاد حضرات صاحبزادگان اند علم صرف و نحو و منطق تاجدارش در ناک خوش خوانده باقی  
علم حدیث و اصول و فقه و منطق و فلسفه و جینی و اقلیدس و غیره در هندوستان خوانده بعد تحصیل  
علوم که از عمر ایشان بابت سال گذشته بود که شوق جستجوی و تلاش پیری ایشان را شروع  
کردند در خواب درویشی دیدند و مکانی احوال درویشان پرسیدند شروع کردند و نشان مقام  
آن درویشان آخر یک طالب علم که از ایشان علم حدیث شریف میخواندند ایشان خانقاه سون شکل  
حضرت قبله بیان نمودند و از شنیدن این خبر فرحت اثر روانه شدند و فکینکه در خانقاه تشریف سون رسیدند  
همان طریقه مقام و همان شکل حضرت قبله چنانچه در خواب افون شده بود در یافتند حضرت قبله پرسیدند  
از کلام هائی عرض کردند از قصبه و آن پُجَران فرمودند از حال مولوی حسین علی خبر دای بچه طریقه بودند عرض  
کردند بجزیریت باز فرمودند و از ایشان اوستی یا نه عرض کردند که قبله من خود حسین علی هستم باز بجای دیگر فرست  
نشانند پس یک لحظه عرض بیعت کردند فرمودند در این طریق کشف و کرامتها نیست در این طریق بیعت  
است چندین عمر تکلیف تحصیل علم گذاردی باز چرا می سوزی عرض کردند که قبله محض برای دین آمده  
ام پس آخر الامر حضرت قبله ایشان را بیعت داده داخل طریقه عالمیه فرمودند و بسیار مود الطاف گردیدند  
و فکینکه سبق ایشان بمقام کمالات نبوده پس حضرت قبله ایشان را سرای عطا فرموده از شرف اجازت

سلمه و آن پُجَران نام قصیده است ضلع نوی تحصیل میاد الی ۱۷ امده



مشفرفرمودند اجازت نامه نوشته دادند اجازت و لائى الخيرات و حزب البحر نیز عطا شد و همراه صاحبزادگان كمال الفت فرمودند كه بعد وفات حضرت قبله يك روز مولوى صاحب مدوح مي فرمودند كه در حلقه جناب حقائق و معارف آگاه حضرت صاحبزاده مولانا مولوى محمد سراج الدين صاحب ششمه بودم و يادم كه متوجه حضرت صاحبزاده صاحب هتم و دو شخص متوجه حضرت قبله اندنايى خدايى آمد كه اين هر دو را نه خانقاه شريف بدله كنيد از ان بعد توجه حضرت قبله ليكنتم و متوجه حضرت صاحبزاده صاحب كه بعينه اين حضرت همان حضرت هتم متوجه ميما ششم بيا صاحب حالات انكشاف هاي صحيح ميدادند و اكثر اوقات خوابهاي خوب خواب مي بيند اگر چه حالات باطني ايشان بسيار اندوگن بسبب طول عبارت در تحريه اناراج اختصار كرده شد باريك الله تعالى في عمرهم و عملهم و دفع بعلمهم و عمرهم و فاعلم المسلمون

**احوال واليا جاده اتم الحروف**

حاجي حافظ بي مير احمد علي صاحب دهلوي رحمه الله تعالى عليه حاجي المحرمين الشريفين حافظ القرآن عايد ذاك الحزنيز و لا و خوش طبع از سادات صحيح النسب اهل دهل ساكن بجهل پهاډي قريه در واره شاه تركان صاحب بودند از ابتدا بر بزرگان اين فقيرانه فراسان بهي محمد شاه بادشاه دهل و شهر دهل شريف آورده بودند و پيس از آن وقت تا آخر زمان بهادر شاه بادشاه دهل بعهده سرچركي خواصان نرسيد بودند و اكثر بزرگان خاندان اين فقير و هنگامه غرور دهل از دست اهل فرنگ شهيد شدند رضوان الله تعالى عليهم اجمعين بعد از شتن هنگامه جنگ و شريف را ذوق و شوق آهيه و محبت اهل الله در دل پيدا شد و بگر و فقر بيا گذشته هر جا كه ميرفتند تسكين دل نميگشت بعين قدرت كه جناب حقائق و معارف آگاه قدوة السالكين پيشواي عارفين حضرت حاجي دوست محمد صاحب در خانقاه شريف دهل شريف آورده و پيس بخيرت اقبس حاضر شده و حلقه محفل ايشان شريك شانه جيعتي و تسلي دست داد و از شرف بيعت بهره ياب گشت يك نسخه كتاب مناقب و مقامات احمدية يعنيه و يك سلسله شريف پيران تقنيديه مجريه كه از دست مبارك بهر خوش مزين فرموده عطا شده و مولود الطاف حضرت ايشان گويدند بعد از چارسال محبت زيارت حرمين الشريفين زاد بها الله شرفاً و تعظيماً در دل افتاد پس روانه گرديد و در مكه معظمه



رسیدند در اینجا چند روز قیام نمودند و بخوبی از ارکان حج فارغ گشته از کمال ذوق و شوق برآیدند و در  
 عالم علی الله علیه وسلم راهی مدینه منوره شدند بعد حصول زیارت حبيب خايب الوداج حضرت  
 حاجی الحرمین الشریفین عبا جردنیه منوره روضه مطهره حقائق و معارف آگاه جناب حضرت حاجی حافظ  
 مولوی محمد منظر صاحب قبله قاصد میسوس شدند چونکه از وقت طفلی با حضرت محمد روح الفتی بود که در خانقاه شریف  
 دہلی حفظ کلام الله شریف یکجا کرده بودند از کمال مهربانی ارشاد داشت که بجای فقیر خانه ایشانست بسیار  
 تلطفات و عنایات بر حال ایشان مبذول فرمودند پس قریباً یکسال در آن بلاد متبرکه استقامت نمودند  
 و بہر روز زیارت روضہ منورہ مطہرہ میکردند و بسبب کثرت شوق اوقات عزیزہ خویش را خوش میداشتند  
 روزی جناب حضرت محمد روح ارشاد فرمودند کہ میر صاحب اہل و عیال ایشان در دہلی اند پس دقت نما  
 بآن طرف و خبر گیری ایشان ضروریست عرض کردند کہ قبلہ راست میفرمایند و کن دل نمیخواہد کہ ازین جا  
 روم و طوق عیال داری کہ در گردن ما افتادہ است بیشک رستن ازین نمیتوانم

در دہلی بود کہ ہرگز نشدم از تو جدا چکنم چارہ ندارم کہ خدا کرد و جدا

پس اذان جا داده شد بدہلی رسیدند و دہ ماہ در آنجا قیام نمودہ آخر دل برداشتہ شدند و یک عریفہ  
 باز بخدمت اقدس جناب حقائق و معارف آگاہ حضرت حاجی حافظ مولوی محمد منظر صاحب قبلہ بایں  
 مضمون تحریر نمودند کہ قبلہ اذان روزیکہ از مدینہ شریفہ در اینجا آمدہ ام تشویش بر ما مستولی گردیدہ و پریشانی  
 غلبہ کردہ الطینان قلبی میسر نمیگشت و این قدر وسعت ندارم کہ باز بمکہ عیال و اطفال جان خود را  
 بمدینہ منورہ میرسانم پس حالاً از تہ دل ہمیں ندای برآید کہ مع جمیع اہل خانہ خود بہ طرف خانقاہ شریف  
 موسی زئی رسیدہ بقیہ عمر را در آنجا می گذارم و جاوہب کشتی مزار پُر اوارا حضرت پیر و مرشد خود جناب  
 حضرت حاجی دوست محمد صاحب برداشتہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف اختیار کنم و تکمیل  
 سلوک مقامات بخدمت جناب حضرت خلیفہ عثمان صاحب کنہ الراحہ مصمم داشته ام و طالب دعا ہستم  
 اگر دہ حق ایں فقیر و لفظ سفارش بحضرت عثمان صاحب تحریر فرمائید بعد از الطاف قدیمانہ بخواند بود  
 پس در جواب ایں عریفہ حضرت محمد روح سرفراز نامہ اقام فرمودہ ارسال نمودند کہ بعینہ نقل آن تبرکات



این جا ایراد ننمایم.

مکتوب شریف آه مدینه منوره - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَصَلٰوةٌ اَوْفَرُ مِنْ مَّظْهَرِ اَحَدٍ  
 کمان الی برادر عزیز حاجی حافظ میرزا علی صاحب سلام خیر انجام داد و عا انتقامت شریفیت و طریقت  
 مطالعه نماین مکتوب محبت اسلوب ریه خوش وقت ساخت دعاها کرده شد و میشود انتشارات تعالی  
 همه فیض خواهد شد حق تعالی منتبان این طریقه علیه راضی نخواستند که در خاطر جمع اند و نظر بر او کنند و شستن  
 خلیفه عثمان صاحب مناسب نیست ایشان خود صاحب علم و کرم و لطف اند و موافق استعداد هر کس  
 تربیت میفرمایند شخصی ثالث در میان پیرو مرید خوب نیست ثمار لازم که بحسب مرضی شان کار کنند  
 و برای فقیر و فقیر زاده احمد دعا کرده باشند و السلام.

پس ازین مع ابل و عیال که این احقر نیز همراه بود در خانقاه شریف موسی ذی الریه تجدید بیعت  
 دست مبارک حضرت قبله قلبی و روحی فداء کرده سالها سال — التزام صحبت بایکت  
 نموده از جهات گرفته و قدمتهای شایسته کرده سلوک مقامات قریب باختر رسانیده از شرف اجازت مشرف  
 گردیدند بعد از آن در اندک زمانه بیزده سال یا زده ماه بست یک یوم قبل از وصال حضرت قبله روز  
 یکشنبه بوقت صبح تبایخ دوم ماه مبارک رمضان سلسله یک هزار و صد و هجری بخوار رحمت حق جل شانه  
 پیوستند و از شریف ایشان قریب بخانقاه شریف موسی ذی الریه حاصله گشود و سی قدم جانب شمال است  
 برود الله مضجعه و خور الله سر قنار و رضی الله تعالی عنه

احوال راقم الحروف اکبر علی عفی عنه این نالائق اگر چه این لائق نیست که احوال خود را بنویسد  
 و لکن بعضی عنایات حضرت قبله قلبی و روحی فداء کرده بر حال این احقر میزدول شده اند چیزی از آن بگویم که گاه  
 در اول و ثانی همراه حضرت والدی ماجدی خویش بخدمت اقدس جناب قبله قلبی و روحی فداء آمده  
 توسط حضرت والد شریف عرض بیعت کردم منظور فرمودند بعد از ده عشر در خلوت طلب فرموده از بیعت  
 مشرف ساختند و بسیار هربانی بامی فرمودند و بعضی بعضی اوقات از کمال شفقت و عنایت میفرمودند که  
 چیزی از کلام الله شریف با واد بینه بخوان پس حسب الارشاد سوره های قرآن شریف میخواندم و در آن



زمان که ذکر بطائف میکردم با دیا و در حالت رویا میدیدم که حضرت قبله بیا متوجه میبند و توجه می فرمایند و حالت جذب بر من غلبه کرده است و قتی که بیدار میشدم لطائف خود را میدیدم که بنده که جاری هستند و همین حالت جذب در بیداری تا وقتی زائل نمیشد پس تدریجاً بطریق طهر حضرت قبله این احقر را بمقام قوس رسانیدند و در آن ایام عریضه متضمن حالات خود نمیشد بخیریت اقدس گذرانیدم حضرت قبله در جواب این عریضه سطر چند ارقام فرمودند آنرا تکرار ایادینمایم و آن اینست.

عبارت دستخط خاص حضرت قبله ماقبله و روحی فداه بعینه جناب من اگر کار سلوک مطلق زبان میشد از طرف فقیر از دایره قوس تا تعیین اجازت است امروزه برو هر طرف که مرضی مبارک میباشد مگر حکیم که کار سلوک کار یک روزه نیست مدت مایه میخواهد از پارسال فقیر از قلب تا قوس آنچه کرده ام این قدر سلوک در این وقت هیچ جای نشیند ام حالاً بی غرض و بے اندیشه بروند اگر حیات باقی تمام سلوک کرده خواهد شد و اگر حیات فقیر نبود پس مطلق با اجازت از باقی صبر فرمایند و الباقی عند التلاقی ۱۲

روزی این خادم عریضه متضمن حالات و کمالات خویش بخدمت رگزارانیه که قربانت شوم در این روزه با این احقر را به برکت حضرت قبله صفائی باطن و انکشاف صحیح بجای رسیده که هر امورات و معاملات و حالات و کیفیات دور و نزدیک که در باطن خویش ملاحظه می کنم در ظاهر او را موافق و مطابق می بینم و راست می یابم این محض از تصرفات و توجهات حضرت قبله است و در این کمترین نا لائق محض است سه

دستن ازیں پرده که بر جان تست بے در پیرنه امکان تست

حضرت قبله ماقبله و روحی فداه در جواب بر پشت عریضه چند کلمات ارقام فرمودند آنرا تکرار میکنم

و آن اینست.

عبارت دستخط خاص حضرت قبله ماقبله و روحی فداه بعینه الحمد لله علی ذلک حمد کثیرا

لکن بحی باید نمود و با که مراقبه و شب بخیزی بسیار شاغل باشند و این و آن نظر فرمایند ۱۲ بعد انقطاع سیر مراقبه اسم الظاهر و سلوک در مراقبه اسم الباطن سبق مراقبه کمالات نبوت اشراف فرمودند و ایضا فرمودند که در این مقام سنانک را اجالت و نکارت در باطن زیاده میشود اذین باعث شمارا در این مراقبه تاخیر کرده بودم تا که



رابطه مقام زیرین بخته خود که حالات مقام کمالات نبوت درگاه خانه ایشان خلل انداخته ناپس از این  
 فرمودند که خاندان جنت فاطمه الزهرا رضی الله تعالی عنهما که شما این از این فخر میارید بکدام تمام فخر میارید  
 غور کنید که چه طور اوقات بسر کرده اند با این حدیث شریف خوانند (حدیث) ما شبعه آل محمد  
 صلی الله علیه و سلم من خیر الشیعه و یمین متتابعین حتی قبض ۱۲ پس از این روز بوقت صبح روز دیگری  
 بغیر یاد کردن نیت مراقبه کمالات نبوت در حلقه حضرت قبله شامل شدم پس در دل خیره آمدم که نیت  
 مراقبه یاد ندارم در این خیال متفکر بودم که از هر چه اطراف حلقه شریف آوازی از غیب شنیدم که کسی از  
 غیب میگوید که ای فلان بگو فیض حی آید از ذات بحت پس بهمین نیت متوجه فیض شدم بعد فراغ از حلقه  
 این احوال نوشته ام پیش حضور اقدس نهادم بر پشت عریفه از دستخط مبارک خویش نیت مراقبه  
 کمالات نبوت ارقام فرموده پس سبق این اشقر در این مقام بود که روزی در گوشه تنهایی نشسته ذکر میکردم و در  
 آن حال غنودگی بر من غالب آمد دیدم که برائی زیارت رسول اکرم صلی الله علیه و سلم بطرف مدینه  
 بله زاور و احله پایاده روانه هستم بقطع مسافت روضه رسول الله صلی الله علیه و سلم بنظر آمد بجز  
 زیارت کردن روضه مطهره ذوق و شوق از غلبه کرد حتی که پا از رفتن بماند و هوش از سر رفت جان و  
 جهان را فراموش کردم بعد یک لحظه که بافاقت آمدم جان خود را دیدم که همان شوق محبت باقیست  
 پس متوجه آنحضرت سرور عالم صلی الله علیه و سلم شدم بکمال ادب و خلوص قلب چنان تسبیح درود شریف  
 خواندم پس از عبور کردن سیر و سیریک مقام کمالات رسالت سبق مراقبه کمالات اولوالعزم ارشاد شد  
 و فرمودند که ذکر اسم ذات و نفی اثبات بسیار کنی عرض کردم که قبله پیش ازین ذکر تهلیل لسانی پنج هزار  
 درود و دوازده فرموده بود و این بنادم بر این مواظبت میکنم فرمودند که تهلیل لسانی برائے دفع خطرات  
 خوب است و برای آنکه یاد تیزی نسبت ذکر اسم ذات و نفی اثبات مفید است چونکه حالاً سبق شما  
 بمقام بالا رسیده پس درین جای تیزی نسبت بکار است ذکر اسم ذات دوازده هزار بر قلب و دوازده هزار بر نفس  
 و یک یک هزار بر دیگر لطائف کل دوازده هزار در روز سازد بعد از در عهده تقبیل مهربانی فرموده سبق مراقبه  
 حقیقت کعبه ارشاد فرمودند و فرمودند که انشاء الله تعالی در این مقام تاثیر بسیار ظهور میکند و ایضا فرمودند



که اقدام کردن سلوک و عبودیت کردن مقامات سهل است در یک ماه هم اطمینان کرده میشوند و لکن اصل  
مراود جمیع سلوک مقامات تقبیلند و بعد ویر از قلب تا و از لایقین نفرت از ما و الله و سر دی از  
تعلقات است و بجز فوق و شوق حق تعالی در دل هیچ نمائند تا وقتی که طالب این حالت را در باطن  
خویش مشاهده نکرده و هنوز در اول است روزی بعد از ظاهر معرفت میسر علام مصطفی صاحب قلم  
بانی این احقر را طلبیده از شرف اجازت مشرف فرمودند و از کمال مهر بانی و عنایات چند تبرکات  
مستعمله خویش تدریجاً حسب ذیل دستاورد مبارک - کلاه سعادت - چغنه شریف - عصای مبارک  
عطا فرمودند و همواره برای این احقران از خانه میفرستند چندین بار عرض نمودم که قبله من ادنی  
ترین از خدا و ان میهم پس همراه درویشان خانقاه شریف نان در لنگر میخورم فرمودند که فقیر را که شما هیچ  
تکلیف نمیکند مثل فرزندان خویش بشمارد و هر چیزی که در خانه میسر بیاید برای شما نیز فرستاده میشود و دیگر  
مهر بانی و عنایات و شفقتهای ظاهری باطنی که حضرت قبله به حال این احقر میزدول میفرمودند لا تعدد  
لا تحصى اند اگر مرا از حق تعالی عطا شود و هر روز شکر به احسانات حضرت قبله ادا کنم هرگز  
ادا نخواهم کرد

گر بر تن من زبان شود هر موی ، یک شکر تو از هزار نوا تم کرد  
اگر هر موی من گردد زبانی ، تو را تم بهر یک داستان  
نیارم گوهر شکر تو مفتون ، بری موی از احسان تو گفتن

عصره قریباً است سال پنج ماه است و پنج یوم بخدمت حضرت قبله گذراندیم در این ایست در اندگاه می  
این احقر را اتفاق سفر و دورانی افتاد از این باعث کسی مکتوب شریف و کلامی عبارت از حضرت قبله  
بنام این احقر بطریق رسل و رسائل حدود نیاخته پس خدمت حضرت قبله و دولت حضور ایشان که نعمت  
عظما و سعادت کبر الوه تعبیب گردد و الحمد لله علی ذلک حمد اکثیر امتوا فراد و الشکر لله شکر امتنا و  
الله تبارک و تعالی این احقر را و جمیع برادران طریقه عالی تقبیلند و بعد از اتباع حیدر خا صلی الله علیه  
و سلم و پیروی پیران کباره علیم الرحمن ان ظاهر او باطن عطا فرمایا و مجرمه النون و الصدا بالنبی و آله



علیه و علی الد من الصلوات الفضله و من الحقیات المکله و با اینهمه که نوشتم احوال این رویه تیار  
تیار است تمام عمر در بطالت رفت و میر و مثل من مثل نجاستی است در اندوه و حکم من حکم  
زهریست شکر آلوده نفس آلوده من مجبور است بر حجت جاء و ریاست میجو ابد که همه مردم بوی محتاج و  
منقاد باشند و او کسی را محکوم نبود اگر این دعوی خدای نیست پس چیست بوی از ایمان بشام من زیاده  
و لم اذ گرفتاری غیر خلاص نشد و عمل من همه نافرمانی حق سبحانه است و بهمت من مقصود بر ظاهر آدای نظر  
گاه خلق را آراستهم. قال من منافی حال من است و حال من بی بر خیال مرض مدونی من ذاتیست  
که اصلا متفک نمی شود و علت باطنی من اصلی است که علاج نمی پذیرد

و اما در بنده حسیال بوده ام      همقرین نفس و شیطان بوده ام  
بے گزند گذشت بر من ساعتی      با حضور دل نکردم طاعتی

قسم است بخداوند عالم که حضور در طاعت کجا نفس طاعت هم بود و زیاده و تمام عمر یک بار اله نگفته  
ام که قابل قبول درگاه او باشد حسب صورت اذ اهل ایمان اما در حقیقت از هر کافر تندر گشته ام  
و بدله شکر احسانهای خداوند کریم که خسته آن شنیدی بارتداد و کفر میکنم و تو برمی کنم و بتجدید ایمان  
مینایم اما از باطن نفاق نمیرود اگر هست او سبحانه دستگیری نفرماید بواسطه مشایخ که ام پس از من محروم  
نرم و مجرب نر کسی نباشد. وَاللَّهِ تَغْضَبُ لِي وَتَدَّ حَمِيَّتِي أَكُنُ مِنَ الْخَاسِرِينَ خَسِرْتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ  
ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ بِالْجَمَاعَةِ عَيِيبُ حَجْمَةٍ وَذُوُوبُ مَجْمَعَةٍ ام فخر ارت و ضلالت نقد وقت است  
و او باره جهالت بر کف دست کار من از معالجه گذشته است یقین یقین می دانم که اصلا شایان نیست  
حضور شتم و با اعتقاد جانم حاکم ام که ازین ترکات و طاعات که وایره چیز نمی شود و مقصود چیزی دیگر  
است وَهُوَ ذَاكَ الْوَرَاءُ ثُمَّ ذَاكَ الْوَرَاءُ هیهات هیهات

چشم دارم که گشته پاکم کنی      پیش از آن که ناله حسد خاکم کنی  
اندر آندم که بدین جانم بری      از جهان با نور ایسا کم بری  
س      میکنم جن میگویند ای وقت عشاق تو خوش  
گر من از ایشان نیتم در کار ایشان کن مرا



وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ حُسْنِ الْخِتَامِ وَعَلَىٰ رَسُولِهِ وَجَبَّيْهِ أَفْضَلَ الْقَبُولَةِ وَالسَّلَامُ وَالْكَمَلُ الْخَيْرُ وَالْإِكْرَامُ  
عَلَىٰ مَشَائِكُنَا الْكَرَامَةِ

سید محمد شاہ صاحب سیدہ افغانی بلاولی سلمہ اللہ تعالیٰ برادر زادہ جناب حضرت سید علی شاہ  
صاحب مرحوم سکندرنہ شاہ بلاول اندواز غلص نیاز مندان و محبان حضرت قبلہ ماقبلی و روحی فدائے  
حافظ القرآن جوان عمر مسکین الطبع بیعت بردست مبارک حضرت قبلہ گردنہ بعد وفات جناب حضرت  
علی شاہ صاحب مغفور بمع غوثیشان و رفیقان خویش تعجیل تمام بخد مت حضرت قبلہ سید ندیس حضرت  
قبلہ بعد دعا گوئی تعزیت بردزد و گیر دستار خلافت بر سر ایشان بستند و اجازت نامہ بقلم جناب مولوی  
محمود شیرازی صاحب نویسانیدہ عطا فرمودند و ارشاد شد کہ حالاً شما بخانہ خویش بروید کہ مردمانی از اطراف  
و جوانب برای تعزیت گوئی خواهند آمد باید کہ بعد فراغ از تعزیت خوانی و کار خیرات و غیرہ نزد فقیر بیایند  
کہ شمار واقفیت از راه سلوک از ضروریات است پس ایشان حسب الارشاد حضرت قبلہ در عرصہ  
قلیل با بخت خدمت اقدس رسیدند و کتاب البیع انہار و کتاب درر المعارف سبقتاً از حضرت قبلہ  
خواندند سہ ماہ قیام نموده از جہات گرفته از صحبت شریف فیض یاب گردیدند حضرت قبلہ بر حال  
ایشان از حد ہربانی و شفقت میفرمودند و نزدیک ایام روز انگلی ایشان کہ این اشقر در آن وقت حاضر  
بود ارشاد فرمودند کہ حالاً بکار باطن خویش تا بلوایت علیا کہ نصف سلوک است مد او مت نمایند  
آیندہ اگر حیات فقیر باقی دیدہ خواهد شد باقی احوال ایشان حضرت قبلہ در مکتوب بست و چهارم  
کہ بنام جناب مولوی حسین علی صاحب درج کتاب است نوشتہ است او تعالیٰ شانہ ایشان  
را توفیق برداشت این کار بزرگ عطا فرماید۔

آسامی بعضی خلفای جناب قلب الارشاد فردا افراد حضرت حاجی دوست محمد صاحب  
قندھاری ادام اللہ تعالیٰ علینا برکاتہ و فیوضانہ کہ پس از وصال حضرت ایشان بخد مت  
حضرت قبلہ ماقبلی و روحی فدائے استفادہ فیض سالہا سال گرفته اند و دین جانے نگاہم  
حاجی گل صاحب افغانی باجوڑی مرحوم مولوی شیر محمد صاحب مرحوم



مولوی غلام حسن صاحب مرحوم  
 حافظ محمد یار صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ  
 حاجی محکم الدین صاحب مرحوم  
 ملا پیر محمد آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ  
 ملا دوست محمد صاحب قوم کنڈی سلمہ اللہ تعالیٰ  
 ملا عبدالحق آخوندزادہ صاحب ہریپال مرحوم  
 ملا عبدالحجاء آخوندزادہ صاحب مرحوم  
 خدایا آخوندزادہ بابا سکینہ چودھووالا مرحوم  
 مولوی فتح محمد صاحب امترانہ مرحوم  
 امیر خاں صاحب بابا سکینہ خانگاہ سلمہ اللہ تعالیٰ  
 میاں فضل علی صاحب مرحوم  
 ملا قطارہ آخوندزادہ صاحب فیضان سلمہ اللہ تعالیٰ  
 عطا محمد آخوندزادہ کٹواڑہ مرحوم  
 ملا عطا محمد صاحب آخوندزادہ مرحوم  
 ملا نسیم گل آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ  
 میاں ملا محمد رسول صاحب پیوندہ مرحوم  
 مولوی عبدالغفار صاحب بابا سلمہ اللہ تعالیٰ  
 غالب علی خاں صاحب ہندوستانی مرحوم  
 علی محمد صاحب بابا مرحوم

فقیر عبداللہ صاحب مرحوم ڈیرہ والدہ  
 خاتمہ۔ در بیان بعضی حالات و کیفیات امراض و انتقال بچہ و کفین و تدفین حضرت قبلہ  
 ماقبل و روحی فداہ مع احوال تاریخی و نقشہ کل عمر شریف و احوال اجازت نامہ و تحصیل علوم و دستار  
 بندی و فضیلت و بعد وصال حضرت ایشاں برمند ارشاد نشستہ اجرائی طریقہ فرمودن جناب  
 حقانی و معارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مدظلہ و عمرہ و رشتہ  
 مع احوال تاریخی و نقشہ کل عمر شریف از وقت ولادت با سعادت تا وقت جلوس برمند ارشاد و ہفت سلاسل  
 و نیات مراقبات مقامات مجددیہ و ختمہ جمع خواجگان نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ امراہم :

وطن مالوہ شریف حضرت قبلہ ماقبل و روحی فداہ از آبا و اجداد شہر لونی است و قنیک بلس تمیز رسیدند والد  
 ماجدش حضرت قبلہ کہ نہایت مرد صالح و زکاء و فقیہ و منزل فی شوق ہموارہ و در میدان شہادت حضرت قبلہ را بلس  
 تحصیل علوم و نییہ از خانہ مسافر کردند پس از تحصیل علوم و نییہ ضروریہ فاضل گشتند بحجت فقرا اہل اللہ و در

لونی نام قبیلہ السیت از ملک و امن کرد تحصیل کلاسی ضلع ڈیرہ امین خاں از ملک پنجاب است احوال حیات و تحصیل علوم و رسول نبوت فضل حضرت قبلہ  
 ماقبل و روحی فداہ و موقوفات ہفتیم مندرج است ۱۲ منہ



دل افتاد و بعد بخوبی تفقیش ال کمال باطن بخدمت جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری حاضر شده از شرف بیعت مشرف گردیدند و خدمت باری شاقه و کارهای شستیده و بر سر و حفر کما ختم چنانکه باید و شاید بران و جان می کردند چنانچه بارها بلکه اکثر بارها کار خدمت بوقت صبح از خانقاه شریف موسی زکی بشهر ریبه امخیل خان که فاصله و مسافت بست کرده است رفته و کار معلوم را حسب مرضی مبارک پیر مرشد خود با حسن و جود سرانجام فرموده تا بوقت شام حاضر می آمدند و بسبب غلبه جناب باطنی بکمال فوق و شوق تکلیف راه لایمچ معلوم میکردند و اینچنین خدمتها کسی از خلفا جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبله نموده بودند و بارها در سفر خراسان و هندوستان و غیره و خدمت حاضر حضور بودند اگر چه خلفا و دانشا سالی جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب بسیار بودند و لیکن محبت قلبی و یسوخ باطنی حضرت قبله با قلبی و روحی فدا از حد زیاد بود که علم حدیث و علم اخلاق و علم سیر و علم تصوف از حضرت پیر و مرشد خویش سسند کردند و سیر سلوک در جمیع مقامات تفصیل و تحقیق قطع نموده و فضیله و اذاریا تمام و کمال حاصل کرده و در جمیع طرق مشهوره تفقیش سیر مجددیه احمدیه و قادریه و چشتیه و سهروردیه و کبرویه و نارویه و قلندریه و شطاریه و غیر هم اجازت مطلقه یافته از شرف خلافت مشرف گشتند و آخر وقت نیز در بیاری حضرت پیر و مرشد خویش حاضر بوده شب و روز در خدمت باری کت برای علاج معالجه پیش حکیمان و غیره میدویدند و مکر خدمت چست بستن و فتیکه مرض شدیگشته و معالجه با خور سیه جناب حضرت پیر و مرشد حضرت قبله با قلبی و روحی فدا را بر مستقر انشا و مقام خویش کرده و خلیفه مطلق و نائب مناب بر حق خویش نموده کلمه اختیارات خانقاه شریف موسی زکی و خانقاه شریف دہلی و خانقاه شریف خراسان و غیره از هر وجه سپرد ایشان کردند بعد از این شب و شبانه بست و دویم شهر شوال المکرم ۱۲۳۸ یک ہنر و دو صد و ہشتاد و چهار ہجری المقدس قبله عالم و عالمیان جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری و دانشا سرالہم الاقریس ازین عالم فانی بداد جاوداتی بمقام اعلیٰ علین کہ جائی صدیقان لا خوف علیہم و لا هم یحزنون است شفاقت و بعد وصال حضرت پیر و مرشد خویش ازین تارنخ مندرجہ بالا پنداشتاد قریباً ۱۵ سال جلوس فرموده از کمال اشتیاق و غایت محبت قلبی برائے زیارت حرمین الشریفین ناوہم شد



شرفاً و عظمتاً با چند خادمان روانه شدند بعد رسیدن در آنکه معظّمه و فالغ شدن از حج بیت الله شریف را  
 بطرف مدینه منوره گردیدند و قتی که در آنجا مبارک داخل و وارد شدند غلبه شوق و رابطه محبت رسول اکرم صلی الله  
 علیه و سلم باین خال لب گشت که از هر دو دیوار صوت محبوب مشاهده کردند و خوردن و آشامیدن باغبان  
 خود گذاشتند که حاجت بول و پرازنشوند بر آنکه برای قضاء حاجت هر جا که نشستند خود مبادا آن حساب  
 مبارک حبیب خدا صلی الله علیه و سلم آمده باشد چه که همه زمین مدینه شریفه را حضرت پیغمبر خدا  
 پیاس ادب یا زده روزی بنمیدادند آنجا منبر که قیام نموده بعد از آن در خانقاه شریف موسی زلی تشریف  
 آوردند و بر منبر ارشاد فرمودند که هر آن مردمان را در خراسان و دامان و دیگر بلاد با غیر بیعت داده  
 داخل طریقه فرمودند و قائم مستقیم بر راه شریعت مصطفیه صلی الله علیه و سلم نهادند که در جمیع  
 معاملات و امورات و قول و فعل و نشستن و برخاستن و رفتن و خوردن و آشامیدن و پوشیدن و غیره  
 از اتباع طریقه سنت رسول الله صلی الله علیه و سلم بقدتار مفرق نگذاشتند و برای حلقه خمسّه هزاره  
 تا یکم می فرمودند که در اول وقت بخوانید و در ایشان معکفین خانقاه شریف را برای برخاستن مصلوّه تنجید  
 و مراقبه و کثرت ذکر نصیحت می فرمودند که یک دم از یاد خدا غافل مشوید این بیت یاد می فرمودند  
 ذکر کن ذکر تا ترا جانست      پاکی دل نه ذکر رحمن است

با وجودیکه هزاران مردمان می داشتند از کمال کسوفی می فرمودند که دعوی شیخی و پیری ننکنیم  
 بلکه خدمت گار درویشان و زائرین و واردین خانقاه شریف و جارب کش مراد پرانوار حضرت  
 پیر و مرشد خویش حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبله بروانش مفعله الشریف و نور الله مرقد  
 الملیف هتم و خویش خواجات ننگ خانقاه شریف و دیگر مصارف بر توکل خدا جاری بودند و ظاهر  
 ایک فلوس از کسی جامعین مقرر نبود و حال آنکه بعضی اوقات صد و صد و صد کس مردمان همانان  
 می آمدند و علاوه ازین همانان زائرین و واردین خصوصاً چهل آدم موجود در ایشان خانقاه شریف  
 معجم محترم و دهان خدمت گاران و غیره خانه حضرت قبله بودند و بعضی حاسدان ظاهرینان که این  
 قدر خیر کثیر بختم خود میدیدند پس قیاس میکردند که این فقیر فقیر اندکی عامل هستند یا کمی میداند حال آنکه



حضرت قبله را بسیار محب علم و خلاق و سخاوت و ذلک بود و نگاه گاهی که استغفار می آید میفرمودند که پیش قاضیان و مفتیان به برید که در این کار در باره اجرا حکم فتوی جان خود را شریک نیسازم که من درویشم و دروغی میکنم و فتوی دادن کار مفتیانست پس هر کسی را کار دیگری است با وجودیکه کتب خانه کلاں میباشند که این چنین کتب خانه در پنجاب و هندوستان کسی جاشینده نشده

راقم گوید عفی عنہ کہ خالق عظیم حضرت قبله باقلبی و روحی فداه بدرجہ کمال بود کہ ہر کس در دل خود بھی تصور کردہ بود کہ این چنین لطف و کرم و احسان و شفقت مریبانہ کہ بہ حال مامیفرماید شاید کسی دیگر نباشد و ہر سائل کہ آمدہ سوال میکرد حسب حیثیت او شان موافق سوال او بخش میکرد و گاہی احياناً سوال سائل روزگرمند یک سال حضرت قبله باقلبی و روحی فداه در خانقاہ شریف غزالی کہ واقع در خراسان است بموسم تابستان قیام میداشتند و جمیع مردمان کردی افغانان قوم توخی لشک خیل خدزدی خورد کلمان مرو و زن بخدمت اقدس حاضر آمدہ بالخاص تمام عرض نمودند کہ قبلہ یک آب کاریز و زمین متعلقہ آن کہ ملکیت ماظرمان بہت کہ در حالت موجودہ قیمت او از دہ ہزار روپیہ کم نیست و آمدنی او تقریباً دہ ہزار روپیہ سالانہ خواہد شد برای خرج اخراجات لشکر خانقاہ شریف حضرت قبلہ می بخشیم قبول و منظور فرمایند حضرت قبلہ انکار کردند و ہر چند کہ آن مردمان برای قبول کردن ملکیت آب کاریز و زمین متعلقہ آن اصرار کردہ حضرت قبلہ انکار نمودند تا آخر الامر ہرگز قبول نکردند

دوست ما از دود بہ منت نہند رازق ما از دق بی منت دید

فرمودند کہ جمیع کار فقیر بہ ذلک فی امتعالی جاری اند و روزی حاجی غلام نبی صاحب قوم با بزمی ندی سکند چودھوان کیکی از خادمان حضرت قبلہ اند یک عرضی پیش حضرت قبلہ فرستادہ مضمون خلاصہ عرضی این بود کہ دو ویل زمین آب سیاہ و یک حصہ خراس و یکت باغ میوہ دارد و یک مکان سکونت این جمیع جائیدات کہ قریباً از دہ ہزار روپیہ قیمت میدارد و خاص در ملکیت این بندہ است برضا و رغبت خود برای خرج اخراجات لشکر خانقاہ شریف حضرت قبلہ را می بخشیم پس منظور فرمودہ داخل لشکر خویش فرمایند این خادم را نیز روزمرہ در پیشان شمار فرمودہ اجازت استقامت خانقاہ شریف فرمایند کہ تعلقات



جهانمادی را گذاشته بقیه عمر چند روز به خدمت آن پیر و تکیه در یاد حق تعالی اعراض میگردانم. حضرت قبله  
جواب بر پشت عرضی باین مضمون نوشتند:

خلاصه جواب حضرت قبله: جناب من هر چه نوشته اند همه حق است بلا شک و شبیه  
خلوص نیت و حسن اعتقاد ایشانست حق تعالی آن عواید را باین نیت نیک جزا بخیر عطا فرمایا و بجزای  
و الصادق علیه السلام نیز از خرج و نگر و غیره این فقیر بر توکل خدا تعالی موقوف است و عادت مستمره حضرت ما از قدیم  
طوریست که هیچ تردید و تصایع یعنی فرموده و کار خرج و نگر و غیره تقوی فرموده اند  
تو چنین خواهی خدا خواهد چنین میسر بدست حق آرد و یقین

فقیر نادراین امر معذور و دانند و خانقاه شریف خانه ایشانست هر وقت که مرضی مبارک باشد بر بیان و همراه  
در اویش خانقاه شریف اوقات متعارفه خویش را بسر نمایند و انشاء الله تعالی از توجه و دعا گوئی و ریخ  
نخواهش تسلی فرمایند. بعد از آن زبانی چند یار شخصی مذکور درباره قبولیت املاک عرض کردند حضرت قبله  
قبول فرمودند و در آن دیار اطراف و جوانب دور و نزدیک غنا حضرت قبله قلبی و روحی قنایه شهر و معروف  
است و بعضی بعضی مردمان بیاح که اتفاقاً در خانقاه شریف آمده بحضرت قبله ملاقات میکردند و اول ملاقات  
از زبان خود تصدیق میکردند که بیشک این چنین فقیر و نیازمند صاحب نسبت کسی جا ندیده ام  
پس بهر دودی ولی قائم است تا قیامت آزمائش و آزمون است

همیشه وجود معصوم بامراض گوناگون خلاصه بامراض عشته و فالج و ضیق النفس و دورانی سردی و امراض می بودند  
و خصوصاً در موسم زمستان بکثرت و شدت مرض میماندند و همیشه خوش می بودند و میگفتند که این ملازمان خدا  
هستند که بفقیر مسلط کرده اند

وصل پیدا گشت از عین بلا	زان حلاوت شد عبارت ماقلا
عاشقم بر درج خویش دور خویش	بهر خوشنودی شاه فرد خویش
عاشقم بر لطف و قهرش من بجز	ای عجب من عاشقی این هرده شد

و پنج سال قبل از وصال رفته تعلقات از احباب دور ویشان و اهل خان



و غیره گنجینه و بارها می فرمودند دل میخاها که گشته نشینی اختیار کنم که وقت من با خورشید چنانچه مولانا درم  
صاحب میفرمودند

روئی در دیوار کن تنهانشین از وجود خویش هم خلوة گزین

ولکن چه کنم مردمان که برای استفاده فیض باطن تکالیف را و کشیدند از بلاد هائی بعید می آیند و گزینی  
از اوشان مناسب نیست و بعضی بعضی اوقات میفرمودند مثال من ایست که گویا برکنار قبر نشسته و  
پادشاهان اختتام بعضی دوستان را این بیت مینوشتند

و اویم ترا از گنج مقصود نشان، گدازم سیدیم تو شاید برسی

یک سال پیش از وفات که مردمان دوستان از قریب و بعید برای زیارت و قدیم می می آیند  
با اوشان این نصائح میفرمودند این ملاقات را آخری پندارند چرا که بر حیات متعاده اعتبار نیست باید  
که اوقات عزیزی را با کار و افکار و غیره طاعات و عبادات محمود دارند که موجب برکات ظاهر و باطن  
است و مطلب اصلی از ایجاد عالم همین است غیر از این همه هیچ وقت کار است فردا بجز حیرت  
و ندامت هیچ بدست نخواهند آورد و بعضی دوستان را این عبارت می نوشتند که عجز و بیجا اعتماد  
نیست روزی چند در این جا است باز رفتن باطن اصلی است پس فقیر را سهواً بهر حال دعا گوئی و متوجه  
ذات ساهی خویش می دانسته باش و فقیر را نیز به عاقل حاکم یا و شاد میفرموده باش که وقت و وقت یاد  
گیری است جناب حاجی حافظ محمد خان صاحب ترین رئیس اژی افغانه قریباً چهار ماه قبل از وفات  
حضرت قبله منی و روحی فداه برای ملاقات زیارت و قدیم می حسب معموله خویش قدیمانه بخدمت حضرت  
قبله آمده بود و سبق اوشان بر مراقبه احدیت بود و حضرت قبله اوشان را بتجربیه سبق مراقبات مشارب عطا  
فرمودند بعد چند روز وقت روانگی اوشان ارشاد فرمودند که بر حیات فقیر هیچ اعتبار نیست باز ملاقات  
میسر شود یا نه بعد انقضای یک ماه در خانه خویش نیست مراقبه معیت کنی که فقط سلوک نقشبندیه پس قبله  
است و وقت فرصت از کارهای خانگی و غیره باز که مراقبه اشتغال دارند و در سهون سال آخری از  
کثرت امراض حسب مبارک بسیار ضعیف و نحیف شده بود که طاقت برداشت گرمی و سردی باطل نمائند



بود و غذا از همواره در حالت صحت بهم بسیار قلیل تناول میفرمودند و اکثر از زبان درافتان میفرمودند که از مسجد تشریف تا به صبح خانه برای فقیر حکم سفر دارد و هر روز بوقت صبح که برای نماز تشریف می آوردند از محاسری مبارک تا مسجد تشریف که فاصله سی قدم است از عدم قوه رفتار سه جامی نشسته و لیکن صلوة فجر با طول قرارت منوذه به ترتیل تمام استاده میخواندند و ختم و حلقه تشریف حسب معموله توش میفرمودند این محض قوه خدا و اود بود

قوة جبریل از مطبخ نبود بود از درگاه خلاق و دود

شروع مرض حضرت قبله قلبی و روحی فداه بست و نهم شهر رجب المرجب بوقت نیم شب تا مورخه یوم سنیة بست و دوم شهر شعبان المعظم بوقت اشراق که بست و چهار لیم می بودند مرض شدید تب محرقه و ضرات اسهال مریض ماندند و یا مبالغ خیرات کرده شدند یعنی چندین چندین ترکا و ماده گا و بزها و گوسفند ها به شمار هر روزه در تمام بیماری حضرت قبله فزح کرده شدند که اکثر مردمان عسریان و مکیان از اگر فتن خیرات حضرت قبله دل سیر شدند و بسیار علاج یونانی و اکثری کرده شدند هیچ فائده بطور نه پیوست بلکه بعضی ادویات مجرب بجای فائده ضرر میرسانیدند

از قضا سرکنگ بین صفر افروزد روغن بادام خشکی می نمود

از بلیه قفس شد اطلاق رفت آب و آتش را مدد شد چو نفقت

چون قضا آید طبیب ابله شود داد و می دفع مرض گمراه شود

پس حسب تاریخ مندرجه بالا بوقت نیم شب که تب شدید حضرت قبله را لاحق شده بود همان روز بوقت صبح که سنت فجر را استاده خواندند شروع کردند و عین قیام سبب غلبه حرارت تب اوقتا و مدتی چند روز حکیمان فتوی دادند که تب محرقه هست با وجود این چنین مرض سخت صلوة خمس استاده با جماعت ترک نکردند بعد از مرض اسهال نیز بکثرت جاری گشت که طاقت نشستن و برخاستن بالکل نماده بود و سبب کمال بی طاقتی در لسان گوهر نشان کنت افتاد و برای کسی امر ضروری که بلا چاری حاجت می افتاد و سخن بسیار قلیل و یا رب یک میفرمودند برای هر کس بسیار شفیق و همان لوله از حد زیاد بود و نه که زیاده از آن ممکن



نیست حتی که در آن نازک حالت هم که بعد بامرومان برای عیادت مرض حضرت قبله هر روز می آمدند.  
حضرت قبله با هر یک مصافحه کرده احوال پرسی او شان میکردند بعضی را حسب درخواست او شان خدمت  
بعضی را حسب استعاضا او شان اجازت استقامت میفرمودند و در مرض ترقی کرده و طول کشید  
و در آن حالت مرض شدید یک بار بعد از ناز عشا که قدری با قافله آمدند از زبان گوهر افشان از خدا  
فرمودند که خدمت همانان ما از آنان و غیره کسی کرده است یا نه خادم حضور عرض کرد که قبله خدمت همانان  
بخوبی شده است تسلی خاطر فرمایند باز فرمودند که در فلان مکان کدام کدام همانان را جا داده است و  
در حجره های درویشان کدام کدام همانان شریک است و هر کس را جامه و لحاف و غیره کفایت شده اند  
یا نه باز خادم بحضور عرض نمود که قبله هر یک همان را علیحد علیحد جار ساخته ام و جامه و لحاف و غیره هم تمام  
داریم و اندپس سپس قدری دریافت نموده باز بے هوشی مرض غالب آمد بجان الله چه خلق عظیم حق تعالی عطا  
فرموده بود که در آن حالت بسبب صدمه مرض عظیم از جهان و جهان خیزند آشته بودند غم همانان میخوردند و  
بعضی بعضی اجاب دادند آخر مرض نصائح میفرمودند ملا صاحب نیازی که کبیرا لسن بودند باو شان مخاطب  
شده ارشاد فرمودند که حال من بدین و عبرت گیر غم آخرت بخور و لذت سفر کلان بساز ملا محمد رسول صاحب  
لئون را در دزدان افغانی ارشاد فرمودند که بخادری باد و البقی که غم دین بخور و یک دم از یاد خدا غافل مباش  
بمخروشنیدن این سخن از زبان مبارک حضرت قبله محمد رسول صاحب موصوف در جانب آمدند شیخ  
شهراد صاحب مخمل سکه موسی زنی که یکی از خادمان حضرت قبله بودند باو شان مخاطب شده ارشاد فرمودند  
که بدین احوال من چه شایسته رفتاری من - و چه شایسته خوش بیانی و خوش کلامی من - و چه شایسته قوت جسمانی من -  
و چه شایسته فهم معانی من - و چه شایسته حواس جوانی من - از حال من عبرت بگیر این وقت را یاد دادم و چها در روز  
قبل از وفات حضرت قبله قلبی در روحی فداه در جمیع عام مخلصات که برای مزاج پرسی حاضر بودند این  
بیست خوانند

یک سال یک ماه شش روز بعد از حال حضرت قبله با قلبی و روحی فداه وفات یافتند ۱۲ من  
کاه پنج ماه یک روز و شش روز از انتقال حضرت قبله با قلبی و روحی فداه فوت شدند ۱۲ من



نیا و دوم از خانه چیزی نخست تو دای همه چیز و من چیز نشت

با ذین بیت خواندم

سپردم تو بایه خویش را تو دانی حساب کم و بیش را

بعد از آن ارشاد فرمودند که برای جمیع حاضرین و غائبین که منتسب اند در این طریق علیه و تعلق بفقیر دارند یعنی جمیع حاضرین که حالا موجود اند جمیع غائبین که از عدم اطلاع مرض فقیر نیامده اند جمیع و پس شدگان که عیادت مرض فقیر کرده و رخصت شده اند و حق آنها و عارضه میکنم که حق تعالی از فیض و برکات این دریا به محروم نگرداند و از کامیابی مرادات و دلین بهره مند دارد و این ملاقات فقیر آخریست تکیه بخدا سازند شنیدن این چنین کلام از زبان مبارک حاضرین محفل در گریه و زاری آمدند درین میان جناب مولوی محمود شیرازی صاحب عرض نموده که قربانت شوم این کلمات که بیان فرموده اند از روی الهام فرموده اند یا از سبب مرض حضرت قبله سکوت فرمودند بعد یک لحظه ارشاد فرمودند که ما را قوه بیان نیست یک شب پیش از وفات اجازت غسل دادن بختاق و معارف آگاه جناب حضرت صاحبزاده ولد ارشاد سعید مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مظهر و عمده و ارشاد و جناب برادر عزیز خویش حضرت محمد سعید آخوند زاده صاحب و جناب مولوی محمود شیرازی صاحب را فرموده بودند بعد از ۳۲ ساله یک هزاره صد و چهارده هجری المقدس تا لیح بست دویم شهر شعبان المعظم یوم سه شنبه بوقت اشراق حضرت خدایتعالی قبله عالم و عالمیان قدسنا الله تعالی بسره الاقدس و ضریحه المقدس ازین عالم فانی عنان عزیمت یافتند و بجهان جاودانی شافتند و سلسله جمعیت احباب را گشختند و خاک مصیبت در فرق عالم ریختند **إِنَّا لِلَّهِ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ** و وقت وفات از کثرت تهلیل تمام وجود خویش میکرد و کلام وقت آخرین **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ** بود و آنچه غم و الم از انتقال حضرت قبله را احباب گذشت تفصیل آن در تحریر نمیکند

آز زمان خود آسمان گفت بازین اگر قیامت را ندیدیستی بدین

بعد از آن طیارگی غسل کرده شده و تنگینه از تجمیز تکفین فارغ شدند جنازه مبارک را برداشتن کثرت مردمان از هدیه داده بود که دست بچا و پای نمیرسد جناب میر صاحب قلندر که طویل القامت و حسیم بودند بعد



مشکل تمام و انگشت تا لب پای چارپائی رسیدند این چنین معلوم شد که گویا جنازه مبارک برپا میزد  
 سبحان الله چه الهی و در آن وقت از جنازه مبارک ظاهر گشتند که گویا تمام خانقاه شریف از نور پر شد  
 روح شفیقه کی بود مانند دیده - و آوازه وفات حضرت قبله در یک آن دور و دور رسید که صدای مخلوقات  
 از بلاد مائمی اطراف و جوارب فی القبر برای جنازه حاضر آمدند پس جنازه مبارک را در محن خانقاه  
 شریف آورده نهادند و انتظام صفت پا کردند و لکن انبوهی و آوازهای مخلوقات تا باین حد بود که در تمام  
 خانقاه شریف جائی پناهان نماند حتی که تا بیرون دروازه خانقاه شریف چنان صفهاستادند  
 برای جنازه مبارک جناب حقایق و معارف آگاه حضرت صاحبزاده مولانا مولوی محمد سراج الدین  
 صاحب امام نشین و نماز جنازه خواندن بعد فراغ نماز جناب مولوی محمد شیرازی صاحب در جمیع عام  
 استاده با و از بلند بیان فرمودند که من غسل و اودن شریک بودم چندی که امانت از حضرت قبله فطهر را آورده  
 که در این مجمع عام تفصیل آن بیان کرده میشد و بعد نماز ظهر کاه تدفین کرده شد جناب حق داد خان صاحب  
 ترین سکنه دیره اسمعیل خان که یکی از خادمان حضرت قبله ماقبل و روحی فداه اند وقت انتقال حضرت  
 قبله حاضر بودند خبر کلفت اثر وصال حضرت ایشان رسید بجزر نشینان واقعه ناکه زیبا در غم و اندوه  
 بر دل طاری گشت و از کمال درد و فراق این ابیات بزیان رانندند -

### مرثیه

بر سید بنحی من شام بلا میگردد	از پی ماتم من ابرقت میگردید
روز و شب در نظرم گشت ترس ترید	دل جدا ناله کند دیده جدا میگردید
تیر خوردم ببل و جان سپردم افسوس	چوشت از دیده مانع مسا میگردید
وقت تو یل دیدم رخ نوازشان را	آنکه از فرقت او خلق خدا میگردید
آه و دی دل من ماند کما کان بدل	شب غم از غم محرومی با میگردید
دیت العمر اگر گریه کنم هست ستر	هر کسی را که فلک زود ابد میگردید
محرومی حالت محرومی با ایچو نشینید	گفت محققا و به حق داد و چرا میگردید



حالات تاریخی و تعداد کل عمر شریف جناب حضرت قبله ماقبله و روحی فداه از سنه ولادت تا  
تالیخ و سنه وفات تفصیل واره

ولادت با سعادت حضرت قبله ماقبله و روحی فداه ۲۲۴ سنه یک هزار و دویست و چهل و چهار هجری تا تاریخ  
سنه بیعت حضرت ایشان شب ثنبه بعد از صلوٰه مغرب نهم ماه جمادی الثانی ۲۲۶ سنه یک هزار و  
دویست و شصت و شش هجری که اذین حساب از دوی تفریق عرصه در میانی بست و دو سال میشود که اکثر اوقات  
در تحصیل علوم دینی صرف فرمودند و آن تاریخ و سنه بیعت حسب مندرجه بالا تا تاریخ و سنه وقت جلوس  
برمند ارشاد حضرت ایشان شب و ثنبه بست و دوییم ماه شوال المکرم ۲۲۸ سنه یک هزار و دویست و هشتاد و  
چهار هجری که پیش از حال حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب بروا شد  
مفجعہ الشریف و لولہ الشمر قدہ المنیف اظهر من الشمس است از دوی حساب تفریق عرصه در میانی بپشت  
سال چهار ماه سیزده یوم می رسد که در حصول کسب سلوک باطن و خدمت پرور شد خویش کما حقہ چنانکه باید  
و شاید که را بیندند و آن تاریخ و سنه وقت جلوس برمند ارشاد حسب اندراج بالا تا تاریخ و سنه انتقال  
حضرت مغفور وقت اشراق یوم سه شنبه بست و دوییم ماه شعبان المعظم ۳۱۲ سنه یک هزار و سه صد و چهارده  
هجری بحساب تفریق عرصه در میانی بست و نه سال و دو ماه حاصل آید که برمند ارشاد نشسته اجرائی طریقه عالیہ  
نقشبندیہ مجددیہ بسر فرمودند پس اذین حمله حساب مندرجه بالا از سنه ولادت با سعادت تا تاریخ و سنه  
انتقال میزان کل عمر شریف حضرت قبله ماقبله و روحی فداه هفتاد و دو سال و دو ماه و سیزده یوم محقق گشت.

سند با ثبات عمر هفتاد و دو سال و دو ماه و سیزده یوم حضرت ایشان در آن حضرت قبله ماقبله و  
روحی فداه در آخر موسم تابستان تا تاریخ چهارم ماه ربیع الاول ۳۱۲ سنه یک هزار و سه صد و چهارده هجری  
باین مختصر مخاطب شد ارشاد فرمودند که عمر فقیر هفتاد و دو سال رسیده است یعنی این سال روان از عمر فقیر  
هفتاد و دو سال است پس در همین سال آخری بوقت اشراق یوم سه شنبه بست و دوییم ماه شعبان المعظم  
۳۱۲ سنه یک هزار و سه صد و چهارده هجری المقدس از او اله فانی بآیه جاودانی رحلت فرموده اند لهذا اذین  
تالیخ و سنه وفات ۳۱۲ سنه ولادت شریف استخراج کرده نشاند و در میان هر دو پیشین که درت گذشت



تفصیل داد و تاریخ وار بے کم و کاست هفتاد سال دو ماه سیزده یوم بیست و پیر شدند.

سند اول با ثبات تاریخ و ستم بیعت حضرت ایشان از ملفوظ هفتدهم تاریخ و  
سنه حضرت قبله ماقبلی و روحی فداءه شب ثنبه بعد از صلوٰۃ مغرب نهم ماه جمادی الثانی ۱۲۶۶ سنه  
هجری یک هزار و دوهشت و شش و شش هجری المقدس ظاهر است.

سند ثانی بخط خاص حضرت قبله ماقبلی و روحی فداءه که از دست مبارک خویش تاریخ و سنه  
بیعت خویش بر حاشیه ورق کتاب اقام فرموده اند از این احترام موجود است اگر کسی از برادران  
این طریقہ عالیہ درین اختلاف است نزد فقیر بیان و ملاحظہ فرماید.

نقل مطابق اصل و بخط حضرت قبله ماقبلی و روحی فداءه بی کم و کاست - فقیر حقیر  
لاشی عثمان بیعت شب ثنبه بعد از صلوٰۃ مغرب بتاریخ نهم ماه جمادی الثانی ۱۲۶۶ سنه نموده ۲۷

لے میگویند حسین علی که مردم بقلیم خود حضرت قبله نزد اکبر علی شاه صاحب دیده ام و قصد بیعت مع بیان تاریخ و سنه مع جمیع حال از  
سان نشان حضرت قبله همین طوره ثنبه ام ۱۲ منہ ۷ در ملفوظات قلمیہ درج است که دریں وقت کمری حضرت حاجی  
صاحب در جنوب شهر بود و بران بمقام سلاطین که بقاصله دوله از چو دروان است مقیم بوده است ۱۲ -

(عطا محمد عفی عنہ)



# تفصیلاً تا تاریخ ولادت و وفات حضرت قمر بنی هاشم از سلسلہ ولادت تا تاریخ و وفات تفصیل و ار

۱	۲	۳	۴	۵
خانہ تاریخ	خانہ سنہ	خانہ کیفیت	خانہ قتل و گزشتہ مدت درمیان	خانہ کیفیت قتل و گزشتہ مدت درمیان
شبہ شہید علی از صلیب مغرب ہمسامہ	یک ہزار و صد و پچاس پچاس ہجری قمری	ولادت شریف حضرت ایشاں واقع شدہ و تاریخ بہ ثبوت نہ ہو سکتا	۲۲ سال	از سنہ ولادت تا تاریخ و سنہ بعثت حضرت درمیان کربت دور سال می شود اکثر اوقات تحصیل علوم و فنیہ صرف فرمودہ
غیب دور و ضعیف بہت و دولت نامہ الی الی	دہشت و پچاس ہجری یک ہزار و صد و پچاس	وقت جلوس پسران ایشاں حضرت ایشاں و دو صاحب مباحی الحزن انشرفین حضرت مباحی بہت محنت و فتنہ باری بیداشت و محنت انشرفین قتل و قریہ و المیف و اعدا است	۱۸ سال ۴۰ سال — ۱۳ الیم	از تاریخ و سنہ بعثت تا تاریخ کربت وقت جلوس پسران ایشاں و حضرت درمیان پچاس سال چھ ماہ و پندرہ روز و پچاس کسب ملک بلی و خدمت پیر و سرکش خوش گذار دنیا پازیدہ
وقت ایشاں و وفات بہت دور و ضعیف بہت و دولت نامہ الی الی	دہشت و پچاس ہجری یک ہزار و صد و پچاس	وفات حضرت ایشاں کہ مشہور جوہان است واقع گزیدہ	۲۹ سال — ۱۰ سال	از تاریخ و سنہ وقت جلوس پسران ایشاں تا تاریخ و سنہ وفات حضرت درمیان کربت و فتنہ سال دہ ماہ و پندرہ روز و پچاس کسب ملک بلی و خدمت پیر و سرکش خوش گذار دنیا پازیدہ

میزان کل عمر شریف حضرت قمر بنی ہاشم و ادھی قمر  
از سنہ ولادت تا تاریخ و سنہ وفات ۷۰ سال ۲۰ سال ۱۳ الیم



تاريخ وصال جناب حضرت قبله عالم وعاليان قدسنا الله تعالى بسره الاقدس  
از فکر بکر جناب مولوی محمد شیرازی مدظلہ

حَمْدًا لِلَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْمَلِكُ  
اَيْضًا فِي التَّارِيخِ

صلى الله على سيد المرسلين والدم صلبه كل اجمعين  
اَيْضًا فِي التَّارِيخِ

فيا واحد الارض وكمل بلغا سلامي على مركز الايمان عثمان  
اَيْضًا فِي التَّارِيخِ

فلا زال محمود يقول مورخا سلامي على حل عقل القلب عثمان  
اَيْضًا فِي التَّارِيخِ

دع اللوم عني ان قلبي متيم ولومك عدوان وقال الله عدوانا  
مضى والقضه من لوترايه تزييه للانسان عينا وللعين انسانا  
بيوم قبيل الاربعاء صبيحة وثمان وعشرين من شهر شعبان  
تشتر عن ساق المقاساة اسرارا شديدا باعباء الطريقة اعلانا  
فاصبحت بيضاء ليلها ونهارها سواء وتزهو في البريه برهانا  
فأرخ محمود وقال موثدا جزا الله عنها مقبل الصدق عثمان

اَيْضًا فِي التَّارِيخِ

خير اصحاب التقى عثمان تمام بالله الى امر الله  
طال ما اشتاق الى موعده خالي حضرتته القدوس دعاة  
عندوة الثاني من الاخير من الشعبان فازمنه  
نال مانال واصبه فارغ القلب في جوار خليل يلهويه



اخر المحمود فی رحلتہ و سقی اللہ تعالیٰ مثویہ

### ایضاً فی تاریخ

بست و دوازده شعبان روز شنبه صبح یوسف مصر عطا از سخن و نیا شد برون

### ایضاً فی تاریخ

بست و دوازده شعبان سه شنبه بود  
عثمان شہی کہ در وہ عرشش رواق بود  
او با وصال یار و لایم خویش خفت  
در بھرا کہ کاشش بنیدیدے شکیب  
شیرازی از ملال بتاریخ سال گفت  
کز نہ ہر خشت بھران تلخ مذاق شد  
این خاکدان کون و فادش نفاق شد  
وز بھرا و پیر صبر و چ طاق شد  
تکلیف شاق و عہدہ مالایطاق شد  
ہر سپہر عالم دین در محاق شد

### ایضاً فی تاریخ

آسمان گوتاگرد و سال و ماہ  
در فراق خسرو گرد و سریر  
خوش عالم خواجہ عثمان ترگ  
بست و دوازده شعبان صبح دم  
گفت شیرازی پی تاریخ سال  
ماہ و نور گوتاگردید صبح و شام  
در غرائی خواجہ کیوان غلام  
قطب دوران خسرو در ویش نام  
چہرہ نہفت از شہود خاص و عام  
در جوار قرب حق دادش مقام

### تاریخ گفتہ جناب حق و خالص صاحب ترین

آہ از دست سپہر حلیہ ساز وقت بین  
ہر کہ را و نشا بدیندہم برانگیزد براو  
الغرض بنود و را کاردی بجز از خلق  
صد و الیہا کاین زمان آن مقتدرای عارفان  
خواجہ عثمان حبیب کبریا مقبول حق  
ہر زمان صدقہ ظاہر مے نماید از کین  
ہر کہ را بر تخت بیند می نشاند بر تہمین  
بیگمان بنود و را تدریر غیر از مکر و کین  
آن امام اصفیاء آن پیشوائے متقین  
رہنمای جادۂ توحید و عرفان یقین



آنچه حاصل میشد در مجلس یک حلقه اش  
 بهره ور از خوان احسانش همه اهل جهان  
 داشت رنگ از وی طریق خواجگان نقشند  
 چون وجودش بود ستر پای گنج فیض وجود  
 شوق دیدار جمال یار چو شد جاذبش  
 بست و دویم ماه شعبان یوم سه شنبه صباح  
 کس نخواهد ماند قاتم اندرین دار فنا  
 یارب آن محبوب در درگاه تو مقبول باد  
 شکر این در که بعد از وصل او فرزند او  
 یافت آن فرزند ارشد از حضور قبله گاه  
 این دوم سالست کان من نشین با کمال  
 هست دلم در میان محفل جان بخش او  
 علم ظاهر علم باطن یافت آن محبوب حق  
 در حریم خانقاه روشن بهای با هست و مهر  
 بهچنان جامست ساقی بهچنان بهچنان  
 از پی تاریخ سال وصل آن غوث زمان  
 اول آب آورد از چشم زد در سحر گفت  
 گفتش ضعیف تر آید از کجا آموخته  
 آخر از اندوه بیرون کرد خود را باز گفت  
 گفتش این ضعیف بائی تو مرا بنده پسند  
 پس دل نمکین بسال رحلت انشاء گفت

حی نشد حاصل چنان از دیگران در اربعین  
 فیضیاب از نیست او چه بکس و چه بهین  
 من شاه مجور را از وصف زب و زین  
 عاقبت گردید مثل گنج پنهان در نه بین  
 زین سبب از دیده مخلوق شد غلوت گزین  
 عزیم حلت کرد و بیاد داخل غلده برین  
 غیر ذات لایزال پاک رب العالمین  
 و زلفا سے خاص تو با کام دل با اقرین  
 آن امام حق سراج الدین فتمند نشین  
 خلعت ارشاد عالم دولت دنیا و دین  
 میکند القای نسبت در قلوب طالبین  
 دور جام عشق و فیها لذت لشاربین  
 از عنایات خدائی پاک در شرفه سین  
 و نه در آن گلشن بهار سر و بهار گل یاسمین  
 با و تا دو قسیمت یا الهی بهچنین  
 از دل غمناک چو پری حقیقت را در ترین  
 او به وصل دوست شاد و با بهر اندر دگین  
 صنع دیگر باز گوئی من با احسانت درین  
 با و در فردوس عالی خواجده دنیا و دین  
 صاف تر برگوی اگر داری تو فکر صاف بین  
 جان آن جان جهان شد از جهان حلت گزین



## ایضا فی التایخ

ناوک در دو غم بسینه غلبه	باز از دستبرد و سپهر
آنکه در عصر خویش بود و حین	قطب ایشاد و خواجه عثمان
چشم دوران نظیر او کم دید	من چه و صفش کنم که در عهدش
از جهان فنا کناره گزید	بیک مشتاق وصل جان بود
صبح سه تنه جام وصل چشید	بست و دو بود از همه شعبان
مژده از جوی ز غیب شنید	نفس او خوش بجلد کرد و رجوع
تن او از تکلف آرا مید	روح او کرد و غم باغ جبال
بکمال ادب ز دل پرسید	بهر سال وصال او حقیق راو
دوست با کام دل بدوست رسید	دل محزون بسال و صلش گفت

## تایخ گفته جناب قاضی عبدالغفار صاحب کلاچی والہ

بزرگ و شاه جهان خواجه حضرت عثمان	هزار آه شمسکف نور عثمان
برآمده شب و بخور بر زمین و زمان	چو مهر خورشید و لایت بغرب وصل قناد
چون نور بعالم دین بود پر تویش تابان	که بود مطلع الوارفیض و برکت و یمن
بمثل شمس بر افاق بود نور افشان	هی سپهر معانی ذکا بمرج فیوض
میغیث قدوة اوتاد صفوت غوثان	غیاث خلق خداوند مسند ارشاد
گزین و سرور قطاب اسوة دوران	امام انس و پیری مقتدا ای خاص و عوام
بقصر معرفت حق گزین و درویشان	عزیز مصر معارف شہی مدینه علم
شہی الیکہ ارشاد و مہمانی جهان	بزرگوار شہی کشور خردا دانی
سریر شین طریقت شہی خدا دانان	خدیو مسند اقلیم عالم جبروت



ظمیر تخت اقالیم عالم ملکوت  
 شہی ولایت عرفان و علم بقلمون  
 بسال چار و ہم بعد سیزده صد ہجری  
 بدقت صبح بہ شنبہ شاہ عالم دین  
 و گز نہ برج کنی جیم طرح دان تاہیخ  
 چون ز دولت دیدار او شرم محرم  
 ز نوک خنجر بھران او دلم محسوس  
 کدام دل کہ الدین واقعہ نش غمگین  
 ولی چو بہت ولی عہد و جگر گوشہ  
 کہ پدیر پدیر بہت بشنوید از من  
 چو بہت شمس معارف ذکا چرخ علوم  
 ولی عہد و جگر گوشہ اش سراج الدین  
 نقیب و قدوہ اہل فضاہل و اکمال  
 سعید و زب طریقت فیما چشم سلوک  
 بلیغ و بحر حقائق بحاب فیض و کرم  
 محیط دانش معقول و حادی المنقول  
 تاب علم کمال است مصداق فیض است  
 مفیض و مخزن السرافض ربانی است  
 ضیاء ہدایت مزاج الوداد  
 شمس فیض ربانی ذات فیاض  
 چو درج گوہر و مرجان یمن و برکت فیض

خیر عالم لاہوت عارف سبحان  
 خلیفہ دوست محمد حبیب خالق جان  
 برو زبیت دویم درمہ نکو شہان  
 گرفت مند اقلیم وصل ذی غفران  
 سراج بُرج حقائق بگردش پنهان  
 نہ بجز او است دلم چاک چاک بس نالان  
 بود جز بچ کہ تاہست در تن من جان  
 کدام چشم کہ زین حادثہ شد گریان  
 ہزار حمد خدا باد و جمیع احیان  
 اذان است نفع از شاہ چشمہ فیضان  
 بود منیر بانوار او جہاں یکسان  
 شہی بزرگ سلاطین و عافین اولان  
 نجیب و ماحیہ و والافتادہ اعیان  
 رواج مند اسعاد و رونق احسان  
 فصیح و فاضل و ما و امی علم بی پایاں  
 دلش چو گنج پراز لعل و گوہر عرفان  
 رشید و ہادی راہ دیانت و ایمان  
 مال برکت و الوداد سید مردان  
 بود مدام درخشندہ بر جمیع اخوان  
 دوام باد بر احباب خویش جلہ کنان  
 وجود ہر سہ جگر گوشہای قطب زمان



دوم فروغ نظر خلف او بهاولدین  
 بیوم چرخ بصر لود دیده سیف الدین  
 که هر کی است وحید زمان گزین انام  
 بجای و عزت ایشان نگاه کن یارب  
 بمن و برکت ایشان به بخش بر عالم  
 بزیر مغفرت اول تنم آیشم و کمین  
 سوائی وصف کمالات او چه گویم باز  
 که بود بر سر عالم بهائے اوج کمال  
 ز من مکینه غلام بیان او صافش  
 چو هست وصف کمالات او حد بریز  
 بلفت مرثیه باز جویش دل غمناک

مصون باد وجود سعیدش از نیران  
 بود وجود عزیزش مصون از چشم بدان  
 چو آفتاب منوره بخلق فیض رسان  
 بما خیف و شکسته حزین و بی سامان  
 اگر چه هست سراپا وجود من حصیان  
 بجز شاه جهان نخواه حضرت عثمان  
 و لیک هست صفاتش برون از حد بیان  
 فیوض بخش بر انام بود جود بیان  
 بعمر خضر نیاید تمام ز پیر بیان  
 ازین سبب شده معرض قلم بریده زبان  
 حزین و غمزده عبد الغفار نقصان

### تاریخ گفته جناب مولوی محمد حسن صاحب

ابتدا سازم بنام آن خدا  
 کرد شاهنشاه خان فخر دسل  
 سکه زده مهر نبوت را به ختم  
 بعد اهدای هدایای صلوة  
 یک تاز بزم گاه مصطفی  
 شمع جمع میر عرفان و هدا  
 ز همای گمران دشت کفر  
 جانشین حضرت فخر دسل  
 مست انرا بلای محو الست  
 برگزید از ما گرد و انبیا  
 ذات پاک آن محمد مصطفی  
 لود او شد جلوه گرد و انبیا  
 یاد سازم مرثیه و له الرضا  
 شر سواد زدم گاه اتقا  
 تیره دل را لود او ظلمت دوا  
 ساکنان راه را مشعل منار  
 واقف بر سر حرم کبریا  
 هم حضور می نبی خیر الود



نیز بر ما نگاہ اخلاق رسول  
 ہم نہ صلیقش بسر دستار صدق  
 از غنی بسته آزار عصمتش  
 دستگاہ جودش از فیض حسن  
 خرقة خرقان و عفر با یزید  
 اسم اعظم در دلش شایقش  
 جان جانش نموده شور عشق  
 چوں میجا از دم احیای ممود  
 از نفس صقیل کن زنگار دل  
 زومزین مسند محمدریم  
 جان فدای خاک پاک خانقاه  
 بده سجاده نشین آن حضور  
 حاجی صاحب مولوی عثمان جی  
 جان پاکش زمین بهمان پایدود کرد  
 چوں بعشق حق ہم تن محو بود  
 سال تالیخ و فالتش از سر و تش  
 مرغ روحش بود چوں قدسی وطن  
 روز سه شنبه ز شعبان بست دوم  
 یک ہزار و صد و ہم چارہ  
 پرتوش انداخت آن خورشید فیض  
 جلوه نو یافت از شمس کمال

ہم نہ فقر فقیر پوشیدہ عبا  
 ہم بفرق از عیال فاروقی روا  
 در قناعت خرقة پوش از مغنی  
 ہم نہ تسلیم حسین اورا عصا  
 و ز محبت دیافت مخفی را ز با  
 سرخ روشد زو بہا و الدین را  
 فرحتی زود و روح عبد اللہ را  
 از لیش دل مردگان فسق را  
 غنچہ دلہا را ز رنج عقہ کشا  
 دوست محبوب حق خاص خدا  
 حاجی صاحب خورشید اولیاء  
 این خلیفہ صاحب آن با صفا  
 نائب حضرت تقدس سر ہما  
 منزلی کردہ بفرودس علا  
 شایعین در از شوق لقا  
 جستم اندر گد شمس آمد این ندا  
 شایعین آشیائے ممتکا  
 نقد جانش داد و در بارے لقا  
 سن سال از ہجرتش صل علی  
 بر مہ تہ تاب برج اولیاء  
 این ہلال غرق مین و ہدا

حاجی صاحب مولوی عثمان جی

حاجی صاحب مولوی عثمان جی



شد خلافت از خلیفه با خلف  
 من جناب الفیض حاجی صاحبی  
 این خلافت داد با فرزند خویش  
 کرد از اسرار فیض نواجگان  
 بهر مادرش سراج دین نمود  
 گشت روشن این چراغ از مشعلش  
 این سراج از خواجه عالم رسید  
 شد خلیفه حقیق این با خلف  
 پر تو فیض الهی تا قیام  
 هست امید حسن از دلش  
 گر سرپا ز شتم از فعل قبیح  
 در بنجر مهر خوی لب الهوس  
 یا تو افع بس کن از حمل محال  
 پیش گاه حضرتش عرضی نما  
 المرد حضرت و الالهتات  
 گر چه ستر پایا برب آورده ام

آنچه بود از دوست احمد شاد عطا  
 ما و حسد باقی عطفی این دلی  
 وان مقام پاک فرمودش عطا  
 درج درج سینه اش گنجینه با  
 داد سجاده پیر عساکر را  
 شمع با شمع ز لوله خواهر با  
 تا سراج الدین محمد پُر فیض  
 یافت درش اولیا و انبیاء  
 ندر گستر باد بر خلق خدا  
 پوشید از ذیل کرم او را خطا  
 گر پذیرد مس من گردد و طلا  
 درج پاکان از زبان ناسزا  
 ای زبان خامه هر زده در  
 هم جبین را بر زین عجز رسا  
 عاقبت نیکم کن رب العلاء  
 با طفیل تان حسن سازد مرا

## تاریخ

از نتیجه فکر خاکپای درویشان حافظ محمد حسین خان صاحب نازان ششپنجه سلیمانی رئیس عظیم همجهر من مضافاً به ملی

بست و دوم زماهی شعبان محترم بود  
 رفته بسوی جنت کان هم سفر فرشته  
 سال وفات حضرت بهر صواب نازان  
 عثمان نقشبندی کامل ولی نهشته



یکبار حضرت قیله ما قبلنی روحی فداه بامراض شدید مریش بودند و مردمان کثیر از کفاف آفاق  
 و اطراف عالم بخدمت سامیه برائی عیادت آمده بودند و جمیع حاضرین حاضر بخدمت بودند  
 که حضرت قبله در آن محفل عام برائی نوشتن اجازت نامه جناب حقائق و معارف آگاه  
 حضرت صاحبزاده مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب امر فرموده بودند و از قلم  
 فیض رقم جناب مولوی محمود شیرازی صاحب نوشته شده بود بعین ایراد بنمایم  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُرْشِدِ عَلَى الْإِطْلَاقِ بِالْمَحْسَنَةِ إِلَى الدَّرَجَةِ الْعُلْيَا وَالطَّرِيقَةِ  
 الْمُنَى وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى مَنْ اسْتَخْلَفَهُ بِالْخَلِيفَةِ عَلَى الْعَالَمِينَ كَافَّةً مُحَمَّدٌ الْمَبْعُوثُ بِالْهُدَايَةِ  
 بِمَجْبُوحَةِ النُّبُوَّةِ وَمَرْكَزِ الْوَلَايَةِ وَعَلَى الْمَدِ وَالْحَبَابَةِ الْأَطْهَارِ لَا سَيِّمًا خَلْفَاءَهُ الْأَمْحَارِ مَا دَارَتْ فِي مَحَافِلِ  
 الْحَقِّ بِالْحَقِّ الْبَابِلِ وَانْتَفَ سَمَاتِ الْبِلَادِ بِلِغَاتِ الْبِلَادِ بِلِ الْأَجْدَلِ حَوْلَ دَرْجِ طَرِيقَتِ  
 وَأَوَامِي أَمَانَتِي كَمَا أَنَّ حَضْرَاتِ كِرَامِ مَشَايِخِ مَجْدِيهِ عَظَامِ بِلَايَا تَبَوُّسَ قُطْبِ الْوَاصِلِينَ وَغُوثِ الْكَامِلِينَ  
 قُدْرَةِ الْإِبْرَارِ وَزِينَةِ الْأَحْرَارِ بِلِي وَنَدَى وَشُخِي وَوَسِيلِهِ لِيَوْمِي وَغَدَى حَضْرَتِ حَاجِي دُوسْتِ مُحَمَّدِ صَبَا  
 بِفَقِيرِ سِيدِهِ بُوْدُ بَقْدَرِ مَقْدُورِ تَا حَالِ تَحْرِيرِ بَابِلِ مَجْهُودِ وَبُحْتِ نَاحِي وَوَكْرَمِ فَادِيَتِ مَاقِدِرِ الْإِلَهِيِّ تَعَالَى لِي أَوَّلِ إِلَى  
 مِنْ سِيرَاتِ تَعَالَى الْأَوَارِ الْيَتَادِيَسِ وَقَتِ كَمَا عَمْرٍ فَقِيرِ قَرِيبِ بَاخَرِ سِيدِهِ وَأَمَارَاتِ قَرَبِ أَهْلِ مَوْجُودِ  
 ظَاهِرِ كَرِيمِهِ اَزْمَدَقِي دُرُودِ مَبْدَأِ شَتِ وَبَارِ كَاهِ حَضْرَتِ اَحَدِيَّتِ هِمَّتِ مِيكَاشَتِ كَمَا دَرِادِئِي  
 اَمَانَتِ مَذْكُورِهِ وَتَرْوِجِ نَسَبِ مَسْطُورِهِ كَسِي رَايِلِيَا قَتِ مَقْرُكُنِ تَا سَلَاكِ اَيْنِ جَمِيعِ بُوْجُودِ اَوْ تَنْظُمِ مَانِدِ  
 سَلْسَلِهِ اَيْنِ مَعْنَى بِنَاتِ اَوْ اَزْمَدَقِ اَنْقَطَاعِ مَحْفُوظِ كَرْدِ تَادِيَسِ وَقَتِ كَمَا وَلَدِ اَشْدِ مُحَمَّدِ سَرَاكِ الدِّيْنِ اَلِشْدِ  
 اَللّهُ تَعَالَى اِلَى اَحْسَنِ الطَّرِيقِ وَاسْعَدَ حَالِهِ وَبَالَهْ وَهُوَ وَلِي التَّوْفِيقِ بِدَرْجِهِ بُلُوْغِ وَرَشْدِ شَرْعِي وَعَوْنِي رَسِيدِ  
 وَوَدْعُودِ مَضْرُوبِ مَعْلُومَاتِ وَملِكَةِ مَعْتَبَرِهَا حَاصِلِ كَرْدِهِ وَوَدْنَسَبِ شَرْفِيَةِ حَضْرَاتِ نَقِشْنَدِيَةِ مَجْدِيهِ اَحْسَدِيهِ  
 وَبِشْتِيَةِ وَقَادِيَةِ وَسَهْرِ دَرِيهِ وَفَلَنِ دَرِيهِ وَشَطَارِيهِ وَمَدَارِيهِ وَكَبَرِيَةِ تَوْجِهَاتِ يَافَتِ وَنَسَبِ مَذْكُورِهِ دَرِ بَاطِنِ اَوْ  
 مَتَمَكَّنِ شَرْدِ وَبِكْرَاتِ نَسَبِ مَذْكُورِهِ بِدَوْلَتِ تَهْذِيبِ اخْلَاقِ صُوفِيَةِ وَاسْتِقَامَتِ بِرَقَرِ بَعِثِ عَلَيْهِ شَرَفِ  
 گشته و همین معانی را خود نیز در باطن خویش مشاهده کرده و جمعی از اصحاب فقیر که اهل بصیرت اند بوجدان



خویش در حصول این معافی گواهی داده اند غریب بطریق و جلال در خاطر افشاند تا دلدارش سابق الذکر را بر  
 مستقر ارشاد طرق قنایه ناکرده قائم مقام خود کرده و خلیفه مطلق و نائب متاب برحق خویش نموده و جعلت یدیه  
 کیبری و قبیله قبولی در دود روی فرحم الله تعالی من اعانه و خذل من امانه و تربیت جمیع متوسلین  
 حضرت شیخ زید گواره موصوف الذکر خویش که مدین فقیر محول شده بود و جمیع منتبان خود و فقیر را کائنات من کان  
 بایشان حواله کردم و امیدوارم که متوسلین ایشان ببرکات حضرات کرام قدسنا الله تعالی  
 با سراجهم الاعلام از بركات محققه این طریق خط و افر فرایند صحبت ایشان از خصائص این قوم  
 فیضی کامل حاصل نمایند الا هم اخصر من خصر و اخذل من خذل و ایلد به الدین و اجعل له ما  
 للمتقین و ارزقه الاستقامه علی السنت السنیه و الشریعت العلیه آمین آمین برحمتک  
 یا ارحم الراحمین و صلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین - مورد خه

۳ شهر ذی القعدة الحرام ۱۳۱۸

العبادات بعضی از حاضرین که بر اصل اجازت نامه ثبت اند درین جایز درج کرده میشوند

العباد

جناب مولوی محمد شیرازی صاحب بقلم خود

العباد

میر صاحب قلندر کهنه پیشین بقلم خود

العباد

حافظ محمد سیدار صاحب آوان بقلم خود

العباد

جناب مولوی حسین علی صاحب بقلم خود

العباد

حقیر ادخان صاحب ترین بقلم خود

العباد

محمد ربو ازخان صاحب میال خیل تاجو خیل

العباد

جناب حضرت نعل شاه صاحب بهادری بلاولی بقلم خود

العباد

ملا محمد سعید آخوندزاده صاحب برادر حضرت قبا بقلم خود

العباد

سید امیر شاه صاحب بهادری بلاولی بقلم خود

العباد

جناب قاضی عبد الرسول صاحب بقلم خود

العباد

جناب مولوی نورخان صاحب بقلم خود

العباد

حاجی قلندر خان صاحب رئیس مادی بقلم خود

رئیس مولوی ذی لقب بخان بهادر بقلم خود



حسب فرموده حضرت قبله با قلبی و روحی فدای جناب مولوی محمود شیرازی صاحب اجازت نامه  
مندرجه صدر با آواز بلند و مجمع عام خواندند و جمیع حاضرین محفل بجان و دل تسلیم گردیدند بیکه حضرت قبله عالم  
قدس الله تعالی بسره الاکرم فرمودند که آیا شما حاضرین را این امر خلافت که بصاحبزاده مقوض شده منظور  
است از جمیع حاضرین آواز آید و سلمنا بر آمد و حضرت لعل شاه صاحب مرحوم فرمودند که پاپوش  
حضرت صاحبزاده صاحب تاج سر است و میدانم بعد از این حضرت قبله دستار خلافت دست مبارک  
نویس بر سر جناب حقائق و معارف آگاه حضرت مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحبزاده صاحب بستند  
و همه مردیان و مخلصان که در آن وقت جمع بودند حمد پروردگار را و نمودند زبان و شکریه خالق لایزال کشوند  
و تحیه مبارکبادی پیشکش ساختند

اگر گیتی را سر باد گیرد چراغ مقبلان هرگز نمیرد

الحمد لله علی ذلک حمد اکثر

احوال تحصیل علوم و دستار بندی فضیلت جناب حقائق و معارف آگاه حضرت صاحبزاده  
مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب ناطقه و عمر و قندهار

قرآن مجید از ملا شاه محمد صاحب آخوندی قریب باید خواندند و نیز نظم و علم فارسی و صرف و نحو و منطق  
و عقائد مطول و علم قرأت و در علم فقه کفر الباقی و تشریح و قایم جلدین اولین و هدایه جلدین آخرین و در  
علم اصول فقه نور الاوار و قدیمی مولوی حسامی و در علم تفسیر تفسیر جلالین و در علم حدیث مشکوٰۃ شریف نصف  
اول و این مابجه نصف اول از جناب مولوی محمود شیرازی صاحب تحفیل گردند و دیگر کتب علوم باقی  
مولوی حسامی تا آخر و تشریح و قایم جلدین آخرین و هدایه جلدین آخرین و هدایه جلدین اولین و تفسیر بزرگ  
و تنقیح الاصول تمام و تلخیص متن مطول و ترجمه قرآن شریف از یاد و مشکوٰۃ شریف نصف آخر و صحیح بخاری  
و صحیح مسلم و جامع ترمذی و متن ابوداود از جناب مولوی حسین علی صاحب سند گردند و در علم تصوف کتب  
قدیمی آیات حضرت امام ربانی محمد الف ثانی رضی الله تعالی عنه هر سه جلد کامل و کتب حضرت خواجه  
محمد معصوم صاحب رضی الله تعالی عنه هر سه جلد کامل این شش دفتر با تحقیق و دیگر کتب تصوف کما حق



چنانچه باید و شاید بالتحقیق و تبیین از حضرت و آله ایا جد خود قبسه عالم و عالمیان قدسنا الشریکه القدوس  
 بهره یاب شدند و تکیه جناب حضرت صاحبزاده صاحب ممدوح از تحصیل علوم مندرجه بالا فالغ کشند  
 حضرت قبله ماقبلی و روحی فداه بعضی خلفا و علماء و فضلاء و دیگر مردان مجاز و مخلصان را برای شمول جلسه  
 و تداریکی آگاهیه بخشیدند حسب انتشار مبارک مریدان از هر اطراف و جوانب جمع آمدند حضرت قبله  
 ماقبلی و روحی فداه بتاریخ ۴ ماه جمادی الاول ۱۳۱۳ روزه نیشینه بوقت صبح بعد صلوٰه و ختم معموله حضرت  
 خواجگان نقشبندیه مجدیو به یزاد پیر اولاد حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حضرت حاجی دوست محمد  
 صاحب برداشت مفجعه الشریف و نورالاشرف و قدس المصطفی و رضی الله تعالی عنه و از راه عنایح مجمع عام  
 حاضرین نشسته به ختم کلام الله شریف کردند بعد از چند حافظان و قاریان سوره های قرآن مجید و آواز بلند  
 چنانچه ختم کردن عادت پیران ما هست خواندند بعد از ختم شریف حضرت قبله ماقبلی و روحی فداه  
 بزراد شریف متوجه شده و عاتاد و درخواستی که در این آثار چند کسان مجذوب شدند بار دوم دعا  
 و درخواستی که جمیع حاضرین و غائبین منتبان این طریق علیه نقشبندیه مجدیو به لاحق تعالی از فیض و برکات و  
 اوارا مال کناد بجزیره النون و الصا و بالنبی و آله الامجاد علیه و علیهم الصلوٰه و التحیات بار سوم دعا و حاجات  
 و حل مشکلات برای همه حاضرین محفل خواندند که الله تبارک و تعالی همه امورات و همات و میده و دیویرایشان  
 را با حسن و جود کفایت و سرانجام فرمایاد و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله و صحابه اجمعین برجتک یا ارحم الراحمین  
 بعد از آن حضرت قبله ماقبلی و روحی فداه استاد شدند جمیع اهل مجلس تعظیماً برخواستند حضرت قبله اول  
 و تدار فیض از دست مبارک خویش بر سر جناب خاتون و معارف آگاه حضرت صاحبزاده صاحب  
 مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب تالف و تدار شدند و باقی دو بیچ از دست اند کرده جناب مولوی  
 محمد شیرازی صاحب از دست خویش بر سر جناب حضرت صاحبزاده صاحب پیچیدند باز دو بیچ از دست  
 و تدار جناب مولوی حسین علی صاحب بر سر جناب حضرت صاحبزاده صاحب ممدوح پیچیدند و بقیه  
 و تدار را جناب حضرت لعل شاه صاحب تبرکات بر سر جناب حضرت صاحبزاده صاف موصوف شدند بعد  
 از آن حضرت قبله صاحبزاده عالی تبار را چه غله پند پس جمیع حاضرین محفل زبان مبارک بادی کشادند پس



ازال حضرت قبلہ دستار استاد ی بر سر جناب مولی محمود شیرازی صاحب بتن و چوغہ پوشانیدہ کہ استاد  
اولی بودند بعد کہ دستار استاد ی بر سر جناب مولی حسین علی صاحب بتن و چوغہ پوشانیدہ نہ کہ استاد دوم  
بودند باز دستار فضیلت مان حضرت صاحبزادہ صاحب سابق الذکر بر سر جناب مولی محمد علی خان صاحب  
بتن و چوغہ پوشانیدہ کہ ہم سبق جناب حضرت صاحبزادہ صاحب ممدوح بودند و بطغیل ہمراہی و ہم نشینی  
ایشان تحفیل علم کردند۔

آہن کہ پیادہ اس آشناست۔ آن ہم بصورت طلاست۔

من بعد دستار بزرگی بر سر جناب حضرت سیادت و سعادت پناہ شرافت و نجابت و نگاه و حقائق  
و معارف آگاہ سید علی شاہ صاحب ہمائی ملاولی بتن کہ خلیفہ جلیل القادہ حضرت قبلہ بالوند و بشارت  
صمیمیت نیزانہ حضرت ایشان حاصل نمودہ بودند و چوغہ پوشانیدہ ناپس ازال دستار ہا بر سر بعضی خلفاء  
فخلاً اسامی من درجہ ذیل بتن۔

ملا محمد سعید آخوندزادہ صاحب	برادر عزیز حضرت قبلہ	جناب حاجی قلندر خان صاحب	دیس ٹی
جناب حافظ محمد یار صاحب	قاضی عبدالرہول صاحب	جناب قاضی قمر الدین صاحب	
سید امیر شاہ صاحب	ابن احقر راقم الحروف عقی عنہ	مولوی نور خان صاحب	
مولوی ولی محمد صاحب	قاضی عبدالغفار صاحب	عبدالحجید آخوندزادہ صاحب	
ملا قطار صاحب	ملا و نادر صاحب	جناب مولوی نور الحق صاحب	

بعد فراغ جلسہ دستار بنیای تقیم شیرینی کردند پس از ان حضرت قبلہ ماوروحی فدائے دعا آخری خوانند  
صلی اللہ علی خیر خلق محمد و آلہ و صحابہ اجمعین بھتک یا اھم الہ اھمین۔

پس از عرصہ قلیل روز دوشنبہ بعد صلوٰۃ فجر مہتمم شہر ربیع الاول ۱۳۱۲ھ یک ہزار صد و چہارہ و پیر  
حضرت قبلہ ماقبل و روحی فدائے در عین حیات خویش جناب حقائق و معارف آگاہ حضرت صاحبزادہ  
مولانا مولی محمد سراج الدین صاحب را بعد صلوٰۃ فجر خلعت بخلعت نمودن امر فرمود پس جناب حضرت صاحبزادہ  
صاحب ممدوح حسب الارشاء حضرت قبلہ با بعد فراغ ختم حضرات حلقہ کردند و درہ نشان خانقاہ شریف



و دیگر مریدان را توجیه و انبساط با تاثیرات ظاهر گشت را فهم گویای عینی عتبه در اول حلقه جناب حضرت صاحبزاده  
 صاحب ممدوح این استغفر نیز شامل بود تا تیری عجیب نمود الحاح علی ذلک حمداً کثیراً امتوا فراء الشکر و شکر  
 متکثر پس از تالیف مندرجه بالا وقت وفات حضرت قبله ما قلبی و روحی فدای جناب صاحبزاده صاحب موصوف  
 بوقت هجوم امراض حضرت ایشان اکثر اوقات دو وقت حلقه می فرمودند و بعد وفات حضرت مغفوره در یک  
 روزه بر منبداً و شاد و حلوس فرمودند پس از آن شب آینه بعد از نیم شب بر دست مبارک ایشان خلفا  
 و علما و فضلاء و درویشان خانقاه شریف و دیگر مردمان خاص و عام تجاری بیعت نمودند بعد از فراغ صلوة فجر و ختم  
 حضرات ارام علیهم الرضوان حلقه فرمودند بسیار مردمان خاص و عام داخل حلقه بودند تا تاثیرات در آن حلقه  
 داده گردیدند جناب خان و الا نشان عالی جاه رفیع جایگاه رنما از خال صاحب بهادر میاں خیل تاج خیل  
 رئیس موسی زئی کیکی از خادمان حضرت قبله ما قلبی و روحی اند و در ولایت صغری حالات و تاثیرات عجیبه میدادند  
 نیز در آن حلقه شریف شامل بودند از کمال غلبه عشق و محبت قلبی هر قدر که تصور صورت مبارک حضرت مغفوره  
 در نظر داشت و لکن بالکل شبیه صورت مبارک حضرت ایشان در نظرش نیامد و دید که جمیع حضرات  
 بر سر مبارک جناب حقانی و معارف آگاه حضرت صاحبزاده مولانا مولای محمد سراج الدین صاحب شاه  
 اند از کمال شغقت سایه کرده اند و فیض و انوار بر سر حضرت صاحبزاده صاحب ممدوح می ریزند و قتی که  
 جناب خان صاحب موصوف این کیفیت را مشاهده کرد پس بهمال ادب متوجه جناب حضرت صاحبزاده  
 صاحب شانه و مورد تاثیرات گشت بعد وفات حضرت مغفوره حضرت صاحبزاده صاحب ایشان هر  
 روزه دو وقت جمیع و تمام حلقه شریف را با او مدت می فرمایند اکثر اوقات در ذکر و افکار و مراقبه مشغول اند  
 و بعد از فراغ امور باطن درویشان خانقاه شریف را تا در پس علم و شیه میفرمایند و ارشاد بدستور سابق مانند  
 حضرت مغفوره جاریست بلکه زیاده تر بر جمیع مردمان و قبول در مخلوقات بحضرت صاحبزاده صاحب موصوف  
 شده است اللهم زد فرغم ثمود - الله تبارک و تعالی ای سایه پیاپی را بر سر ما خادمان این درگاه سلامت بالکرامت  
 تاییدم القیام قیامت قائم و پاینده و داد بخرمته الثون و الصادق بالینی و آله الامجاد علیه و علیهم الصلوٰة والسلام  
 آمین آمین آمین! بختک یا ارحم الراحمین -



حالات تالیخی و تعداد کل عمر مبارک جناب حقایق و معارف آگاه حضرت مولانا مولوی  
 محمد سراج الدین صاحب مظلوم و زنده از تاریخ و سنه وقت ولادت با سعادت  
 تاتاریخ و سنه وقت جلوس پیمند از تشاد تفصیل و اول ولادت با سعادت جناب حضرت  
 صاحبزاده صاحب وقت اشراق روزه و جنبه پانزدهم محرم الحرام ۱۲۹۴ هجری یک هزار و صد و نود و هفت  
 هجری تاتاریخ و سنه اجازت نامه حضرت صاحبزاده صاحب ایشان سویم شهر ذی القعدة الحرام ۱۳۱۱ هجری  
 یک هزار و صد و یازده هجری که اذین حساب اذروئی تفریق عرصه و میانی چهارده سال نه ماه و هجده یوم  
 میشود اکثر اوقات در تحصیل علوم دینی ضروری صرف فرمودند و از تاریخ و سنه اجازت نامه حسب تدریج  
 بالاتاریخ و سنه جلسه و تشاد بندی فضیلت حضرت صاحبزاده صاحب ایشان بوقت نماز عشاء  
 روزه پنجشنبه چهاردهم ماه جمادی الاولی ۱۳۱۳ هجری یک هزار و صد و بیست و هجری که اذروئی تفریق عرصه  
 و میانی یک سال شش ماه و یازده یوم می برآید و تحقیق علوم دینی و علم تصوف و کسب سلوک باطن  
 گذرانید و از تاریخ و سنه جلسه و تشاد بندی فضیلت مطابق تحریر بالاتاریخ و سنه حلقه شروع  
 کردن حضرت صاحبزاده صاحب ایشان بعد صلوة فجر روزه و جنبه هفتم شهر ربیع الاول ۱۳۱۲ هجری  
 یک هزار و صد و چهارده هجری که بحساب تفریق عرصه و میانی نه ماه و بیست و سه یوم حاصل آید و در  
 حصول کسب سلوک باطن و ذکر و افکار و اکثر اوقات در حضور صحبت حضرت قبله بسر فرمودند و از تاریخ و سنه  
 حلقه شروع کردن حسب اندراج بالاتاریخ و سنه وقت جلوس پیمند از تشاد حضرت صاحبزاده  
 صاحب ایشان وقت اشراق یوم سه شنبه بیست و دویم ماه شعبان المعظم ۱۳۱۲ هجری یک هزار و صد و چهارده  
 هجری که بحساب تفریق عرصه و میانی پنج ماه و یازده یوم میشود و ذکر و افکار و مراقبه و شب بخیری و حضور صحبت  
 حضرت قبله و اکثر اوقات در هجوم امراض حضرت ایشان حلقه کردن برای القای فیض و قلوب مرغان  
 عجز و نیاز و خروج فرمودند پس اذین جمله حساب مندرجه بالا از تاریخ و سنه وقت ولادت با سعادت  
 تاتاریخ و سنه وقت جلوس پیمند از تشاد میزان کل عمر مبارک جناب حضرت صاحبزاده صاحب  
 هفتده سال هفت ماه هفت یوم و بیست و پنج شب و بیست و پنج روز



تفتت حالات تاجی و تعداد کل عمرباک بخراب حقایق و معارف آگاه حضرت مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب ظلاله و عمره از تاریخ و سنده وقت ولادت با سعادت تا  
تاریخ و سنده وقت جلوس پسر سندن ارشاد تفصیل وار

۱	۲	۳	۴	۵
غنا تاجی	غنا سنده	غنا تاجی و سنده وقت ولادت	غنا تاجی و سنده وقت ولادت	غنا تاجی و سنده وقت ولادت
وقت اشراق و زود ششبه پا زود هم عمر و الحرام	۱۲۹۵	ولادت با سعادت بخراب حضرت صاحبزاده صاحب واقع شد	۰	غنا تاجی و سنده وقت ولادت با سعادت مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب ظلاله و عمره از تاریخ و سنده وقت ولادت با سعادت تا تاریخ و سنده وقت جلوس پسر سندن ارشاد تفصیل وار
نیم شهر ذی القعدة الحرام	۱۳۱۱	اعازت نام حضرت صاحبزاده صاحب از شد شاه و حضرت قلیا خان از مقام خود کرده و غیره و طمان و نائب خانب برقی خویش نموده	۴ سال ۵ ماه ۱۰ یوم	غنا تاجی و سنده وقت ولادت با سعادت مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب ظلاله و عمره از تاریخ و سنده وقت ولادت با سعادت تا تاریخ و سنده وقت جلوس پسر سندن ارشاد تفصیل وار
وقت نماز عاشق روز پنجشنبه چهار ماه جمادی الاول	۱۳۱۲	جلوس از بدی نصیات بخراب حضرت صاحبزاده صاحب کرده شد	۶ سال ۱۱ یوم	غنا تاجی و سنده وقت ولادت با سعادت مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب ظلاله و عمره از تاریخ و سنده وقت ولادت با سعادت تا تاریخ و سنده وقت جلوس پسر سندن ارشاد تفصیل وار
بعد نماز فجر روز دوشنبه ششم ربیع الاول	۱۳۱۳	حضرت قلیا خان حیات خویش بخراب حضرت صاحبزاده صاحب از سعادت بخراب مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب ظلاله و عمره از تاریخ و سنده وقت ولادت با سعادت مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب ظلاله و عمره از تاریخ و سنده وقت ولادت با سعادت تا تاریخ و سنده وقت جلوس پسر سندن ارشاد تفصیل وار	۹ ماه ۱۳ یوم	غنا تاجی و سنده وقت ولادت با سعادت مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب ظلاله و عمره از تاریخ و سنده وقت ولادت با سعادت تا تاریخ و سنده وقت جلوس پسر سندن ارشاد تفصیل وار
وقت اشراق و سنده ششم بیت دوم ماه شعبان المعظم	۱۳۱۴	وقت جلوس پسر از ارشاد بخراب حضرت صاحبزاده صاحب شایع گردید	۱۵ ماه ۱۵ یوم	غنا تاجی و سنده وقت ولادت با سعادت مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب ظلاله و عمره از تاریخ و سنده وقت ولادت با سعادت تا تاریخ و سنده وقت جلوس پسر سندن ارشاد تفصیل وار

میزان کل عمرباک صاحب بخراب حضرت صاحبزاده صاحب  
از تاریخ ولادت با سعادت تا تاریخ پسر سندن وقت جلوس پسر سندن ارشاد  
۱۴ - سال ماه - ۶ یوم



# هفت سلسل

حضرات نقشبندیہ مجربہ احمدیہ - قادریہ - چشتیہ - سہروردیہ - وکبریہ و مالکیہ و قلندیہ کہ انہ حضرت  
 پیرو مشائخ اہل حق را سلسلہ ہائی حضرت قبلہ کہ برائ ہر حضرت حاجی دوست محمد  
 صاحب قنداری قدس سرہ بر ختم ہر سلسلہ ثبت بود و چند کلمات خاص و متخص حضرت حاجی صاحب مغفورہ در  
 آخرش مرقوم بودی کہ دگاست بعینہ نقل کردہ یا نگارم و در انتہام ہر سلسلہ اسم شریف حضرت حاجی دوست محمد  
 صاحب و حضرت صاحب قبلہ بر ذات مضیعہما و نور الشمرقہما ایزاد کردہ ام:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سلسلہ حضرات نقشبندیہ

۱ الہی بجزمت شیخ المذنبین رحمۃ اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و صحابہ  
 و سلم الہی بجزمت خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امیر المؤمنین حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 الہی بجزمت صاحب سیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الہی بجزمت  
 حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ الہی بجزمت حضرت امام بہام حضرت امام  
 جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ الہی بجزمت سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 الہی بجزمت خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الہی بجزمت حضرت ابوالقاسم گرگانی رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ الہی بجزمت حضرت خواجہ ابوالعلی فارابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الہی بجزمت حضرت خواجہ ابوال  
 یوسف ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الہی بجزمت خواجہ عبدالخالق غجدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الہی بجزمت  
 حضرت خواجہ محمد عارف دیلوگری رضی اللہ تعالیٰ عنہ الہی بجزمت حضرت خواجہ محمود انجیرغندی رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ الہی بجزمت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الہی بجزمت حضرت خواجہ  
 محمد بابا ساسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الہی بجزمت سادات حضرت سید امیر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ



الہی بکرمیت حضرت خواجہ خواجگان پیر پیران حضرت یحییٰ بن محمد بابا و الدین نقشبند - رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 الہی بکرمیت حضرت خواجہ علاء الدین عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ الہی بکرمیت حضرت مولانا یعقوب  
 چوہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الہی بکرمیت ناصر الدین حضرت خواجہ عبید اللہ احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الہی  
 بکرمیت حضرت مولانا محمد زابد رضی اللہ تعالیٰ عنہ الہی بکرمیت حضرت مولانا درویش محمد رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ الہی بکرمیت حضرت مولانا خواجگی الکنکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الہی بکرمیت خواجہ محمد باقی بانشیرت  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ الہی بکرمیت امام ربانی مجدد و منور الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سہروردی رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ الہی بکرمیت عودۃ الوثق حضرت ایشان خواجہ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ الہی بکرمیت  
 سلطان الاولیاء حضرت شیخ سیف الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ الہی بکرمیت حضرت مولانا حافظ محمد محسن  
 دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الہی بکرمیت مید السوات حضرت یزید محمد صاحب بدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 الہی بکرمیت شمس الدین حبیب اللہ مظہر حسن حضرت شہید زمانہ جان جانان رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 الہی بکرمیت مجدداتہ الثالثہ والعشرین نبیہ البشر خلیفہ خدام و ج شریعت مصطفیٰ حضرت مولانا و  
 سیدنا عبد اللہ المعروف بشاہ غلام علی احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الہی بکرمیت سرہنگ اہل تفریح حضرت  
 مولانا و سیدنا شاہ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ الہی بکرمیت غوث زمان قطب دوران حافظ القرآن  
 المجید حضرت مولانا و سیدنا شاہ احمد عیسیٰ صاحب قدسنا اللہ لہربہ الاقدس الہی بکرمیت حاجی الحرمین  
 الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین و سلطنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قند ہادی رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ الہی بکرمیت حضرت خواجہ مشکک شایب الاولیاء سند الاتقیاء بذیہ الفقہاء راس العساکر  
 رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فی ربیع العصر  
 وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمن پیر دیکر حضرت مولانا محمد عثمان غفار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شہ درختہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم درویش الکنکی نوشتہ است ۱۲ منہ  
 ۱۲ منہ درختہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم بزرگ کجالی نوشتہ است ۱۲ منہ



# سلسله حضرات قادریہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آہی بکرمات شفیع الدینین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آہی بکرمات خلیفۃ  
 رسول اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ آہی بکرمات سبط رسول اللہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 آہی بکرمات سبط رسول اللہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آہی بکرمات حضرت امام زین العابدین  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ آہی بکرمات امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آہی بکرمات حضرت امام جعفر صادق  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ آہی بکرمات امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آہی بکرمات امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ آہی بکرمات حضرت فیخ معروف کرخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آہی بکرمات سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 آہی بکرمات یحییٰ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ آہی بکرمات فیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ آہی بکرمات شیخ  
 عبدالواحد بن عبدالعزیز یمنی رحمۃ اللہ علیہ آہی بکرمات ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ آہی بکرمات  
 شیخ ابوالحسن علی النہکار رحمۃ اللہ علیہ آہی بکرمات حضرت فیخ ابوسعید خدری رحمۃ اللہ علیہ آہی بکرمات  
 پیر پیران پیر دستگیر میراں محی الدین محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ آہی بکرمات سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ آہی بکرمات سید شرف الدین قتال رحمۃ اللہ علیہ  
 آہی بکرمات سید عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ آہی بکرمات سید بابا الدین رحمۃ اللہ علیہ آہی بکرمات  
 سید عقیل رحمۃ اللہ علیہ آہی بکرمات شمس الدین مہرانی رحمۃ اللہ علیہ آہی بکرمات سید گدائی حسن اول  
 رحمۃ اللہ علیہ آہی بکرمات سید ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ آہی بکرمات سید شمس الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ  
 آہی بکرمات سید گدائی حسن ثانی رحمۃ اللہ علیہ آہی بکرمات شاد فیض صاحب رحمۃ اللہ علیہ  
 آہی بکرمات شاہ کمال کیتہی رحمۃ اللہ علیہ آہی بکرمات شاہ سکنہ رحمۃ اللہ علیہ آہی بکرمات امام  
 ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ آہی بکرمات خازن الرحمۃ شیخ محمد سعید  
 رحمۃ اللہ علیہ آہی بکرمات فیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ آہی بکرمات شیخ محمد عابد سنائی رحمۃ اللہ علیہ



آلی بجرمت حبیب الله مرزا جان جاناں رحمة الله علیه آلی بجرمت عبد الله شاه المعروف بشاه  
 غلام علی صاحب رحمة الله علیه آلی بجرمت شاه حضرت ابوسعید صاحب رحمة الله علیه آلی بجرمت شاه  
 احمد سعید صاحب رحمة الله علیه آلی بجرمت حاجی الحرمین الشرفین مقبول رب المشرقین والمغربین  
 وسیلتنا الی الله الصمد حضرت حاجی دوست محمد صاحب قدس هادی رحمة الله علیه آلی بجرمت حضرت  
 خواجہ مشکاشاہ الاولیاء سید الاتقیاء ابدیہ الفقہار رئیس الفضلاء شیخ الحدیثین قبلۃ المسالکین امام العارفین  
 برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فی العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشرفین مظہر فیض الرحمان پیر دستگیر حضرت  
 مولانا محمد عثمان صاحب رضی الله تعالیٰ عنہ

## سلسلہ حضرات حشینیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آلی بجرمت شیخ المذنبین رحمة للعالمین محمد مصطفیٰ علیہ السلام آلی بجرمت خلیفہ رسول الله  
 امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم الله وجہہ آلی بجرمت خیر التالیین شیخ حسن بصری رحمة الله علیه آلی بجرمت  
 حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمة الله علیه آلی بجرمت خواجہ فیصل بن عیاض رحمة الله علیه آلی بجرمت  
 سلطان ابراہیم اوسم رحمة الله علیه آلی بجرمت خواجہ خلیفۃ المرعشی رحمة الله علیه آلی بجرمت خواجہ امین الدین  
 ابہر البصری رحمة الله علیه آلی بجرمت خواجہ ابوالبرہیم اسحاق علودنیوی رحمة الله علیه آلی بجرمت  
 خواجہ ابوالاسحاق حشینی رحمة الله علیه آلی بجرمت خواجہ احمد حشینی رحمة الله علیه آلی بجرمت خواجہ ابو محمد حشینی  
 رحمة الله علیه آلی بجرمت خواجہ ابویوسف حشینی رحمة الله علیه آلی بجرمت خواجہ مودود حشینی رحمة الله علیه

لہ در کتاب مناقب مقامات احمدیہ سعیدیہ و در نسخہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم ابراہیم ابن ادیم نوشتہ است ۲۷

لہ در کتاب مناقب مقامات احمدیہ سعیدیہ و در اربع النہای سعیدیہ بصری و در نسخہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم امیرہ البصر نوشتہ است ۱۲

لہ در کتاب مناقب مقامات احمدیہ سعیدیہ و در اربع النہای ابوالاسحاق شامی نوشتہ است ۲۷

لہ در کتاب مناقب مقامات احمدیہ سعیدیہ و در اربع النہای ابو احمد حشینی نوشتہ است ۲۷



الی بکرمت خواجه حاجی شریف زندنی رحمة الله علیه الی بکرمت حضرت خواجه عثمان هارونی رحمة  
 الله علیه الی بکرمت امام الطريقة تاجه معین الدین حسن بنجرى رحمة الله علیه الی بکرمت حضرت خواجه  
 قطب الدین نجی رحمة الله علیه الی بکرمت حضرت خواجه فرید الدین گنج فکر رحمة الله علیه الی بکرمت  
 خواجه مخدوم علی صابر رحمة الله علیه الی بکرمت شیخ شمس الدین نرگ پانی پتی رحمة الله علیه الی بکرمت  
 جلال الدین پانی پتی رحمة الله علیه الی بکرمت شیخ احمد عبدالحق دودلوی رحمة الله علیه الی بکرمت  
 شیخ محمد عارف رحمة الله علیه الی بکرمت شیخ محمد رحمة الله علیه الی بکرمت شیخ عبد القدوس گنگوہی  
 رحمة الله علیه الی بکرمت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمة الله علیه الی بکرمت شیخ عبد الواحد رحمة الله علیه  
 الی بکرمت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سہروردی رحمة الله علیه الی بکرمت شیخ  
 خازن الرحمۃ شیخ محمد سعید رحمة الله علیه الی بکرمت شیخ عبد الواحد رحمة الله علیه الی بکرمت شیخ  
 محمد عابد سناحی رحمة الله علیه الی بکرمت حبیب اللہ مزاجیان جاناں رحمة الله علیه الی بکرمت  
 شیخ الشیوخ عبد اللہ شاہ المعروف بغلام علی شاہ رحمة الله علیه الی بکرمت شاہ ابوسعید حبیب  
 رحمة الله علیه الی بکرمت حضرت شاہ احمد سعید صاحب رحمة الله علیه الی بکرمت حاجی الحرمین  
 الشرفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری  
 رحمة الله علیه الی بکرمت حضرت خواجه شمس الدین صاحب الدار الاہلیہ لیا سدا لایقبا زبدة الفقہاء راس العلماء رئیس الفضلاء  
 شیخ الحدیث قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر و جید الزمان حاجی الحرمین  
 الشرفین مظہر فیض الرحمن پیر و ستیکہ حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ عنہ

نہ در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعید حسن بنجرى چشتی دودلوی و ہمارا چشتی بنجرى نوشہ است ۱۲ منہ  
 نہ در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعید بنجرى کاکلی دودلوی ہمارا فقط بنجرى راوشی یافتہ شدہ  
 نہ در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعید شیخ احمد عارف نوشہ است  
 نہ در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعید دودلوی ہمارا و بنجرى شمس الدین صاحب رحمہ اللہ را یافتہ شدہ



# سلسله حضرات سهروردیه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آلِی بَحرمتِ فیض المذنبین رحمة العالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم الہی بَحرمتِ امیر المومنین  
خليفة رسول اللہ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الہی بَحرمتِ حضرت حسن بصری رحمة اللہ علیہ الہی بَحرمتِ  
جیب عجبی رحمة اللہ علیہ الہی بَحرمتِ داؤد طائی رحمة اللہ علیہ الہی بَحرمتِ معروف کرخی رحمة اللہ علیہ  
آلِی بَحرمتِ سری سقطی رحمة اللہ علیہ الہی بَحرمتِ حضرت جنید بغدادی رحمة اللہ علیہ الہی بَحرمتِ  
حمزہ و نوری رحمة اللہ علیہ الہی بَحرمتِ شیخ احمد نوری رحمة اللہ علیہ الہی بَحرمتِ شیخ محمد رحمة اللہ علیہ  
الہی بَحرمتِ سیار محمد رحمة اللہ علیہ الہی بَحرمتِ وحید الدین عبدالقادر سهروردی رحمة اللہ علیہ  
الہی بَحرمتِ فیض شہاب الدین سهروردی رحمة اللہ علیہ الہی بَحرمتِ شیخ بہاؤ الدین ذکیا ملتانی  
رحمة اللہ علیہ الہی بَحرمتِ شیخ صدر الدین رحمة اللہ علیہ الہی بَحرمتِ رکن الدین رحمة اللہ علیہ  
الہی بَحرمتِ مخدوم جہاں گشت رحمة اللہ علیہ الہی بَحرمتِ سید اجل پراچی رحمة اللہ علیہ الہی بَحرمتِ  
سید پدین پراچی رحمة اللہ تعالیٰ علیہ الہی بَحرمتِ درویش محمد بن قاسم اودھی رحمة اللہ علیہ الہی بَحرمتِ  
عبدالقادوس گنگوہی رحمة اللہ علیہ الہی بَحرمتِ رکن الدین رحمة اللہ علیہ الہی بَحرمتِ عبد الواحد  
رحمة اللہ علیہ الہی بَحرمتِ محبوب ربانی حمزہ الف ثانی شیخ احمد فاروقی سہرندی رحمة اللہ علیہ  
الہی بَحرمتِ حضرت خواجہ محمد سعید رحمة اللہ علیہ الہی بَحرمتِ شیخ عبدالاحد رحمة اللہ علیہ الہی بَحرمتِ

لہ در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سید و ذخیرہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم شیخ احمد اسود نوشته است ۱۲ منہ  
لہ در کتاب مناقب مقامات احمدیہ سید و ذخیرہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم فقط لفظ عبدالقادر نوشته است ۱۲ منہ  
لہ در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سید و ذخیرہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم لفظ عبدالقادر سہروردی و شیخ شہاب الدین سہروردی الہی  
بَحرمتِ حضرت ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی رضی اللہ عنہ و در نسخہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم الہی بَحرمتِ ابو نجیب  
سہروردی یافتہ شد ۱۲ منہ

لہ در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سید و ذخیرہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم عبدالاحد نوشته است ۱۲ منہ



شیخ محمد عابد رحمة الله تعالى علیه الهی بجزمت مرزا یحیی خان رحمة الله علیه الهی بجزمت عبدالرشاد  
معروف بشاه غلام علی رحمة الله علیه الهی بجزمت شاه ابوسعید صاحب رحمة الله علیه الهی بجزمت  
شاه احمد سعید صاحب رحمة الله علیه الهی بجزمت حاجی الحرمین الشرفین مقبول رب المشرقین والمغربین  
وسیلتنا الی الله الصمد حضرت حاجی دوست محمد قنداری رحمة الله علیه الهی بجزمت حضرت خواجہ  
مشکک کتائب الادبیات الاتقیاء ذیة الفقہار اس المملکة رئیس الفضلاء شیخ الحدیث قلیة السالکین الم عارفین  
برهان المعرفۃ شمس الحقیقة قریة العصر حیا الزمان حاجی الحرمین الشرفین مظہر فیض الرحمن بیردستگیر  
حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی الله تعالی عنہ

## سلسلہ حضرات کبریہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲ الہی بجزمت شیخ المذنبین رحمة الله علیہین محمد مصطفیٰ علیہ السلام الہی بجزمت امیر المومنین  
علی نقوی کرم الله وجہ الہی بجزمت شیخ حسن بصری رحمة الله علیه الهی بجزمت شیخ جیب عجی رحمة الله علیه  
الہی بجزمت داود طائی رحمة الله علیه الهی بجزمت شیخ معروف کرجی رحمة الله علیه الهی بجزمت شیخ  
سری سقطی رحمة الله علیه الهی بجزمت حیدر بندادی رحمة الله علیه الهی بجزمت ابوعلی دودبادی رحمة الله علیه  
الہی بجزمت ابوعلی کاتب رحمة الله علیه الهی بجزمت خواجہ عثمان مقربی رحمة الله علیه الهی بجزمت  
ابوالقاسم گمانی رحمة الله علیه الهی بجزمت ابوبکر ناسح رحمة الله علیه الهی بجزمت خواجہ احمد غزالی رحمة  
الله علیه الهی بجزمت غیاث الدین البخیب سہروردی رحمة الله علیه الهی بجزمت عمار یا سہر رحمة الله  
الہی بجزمت شیخ روضہ بھان نقوی رحمة الله علیه الهی بجزمت شیخ نجم الدین کبری رحمة الله علیه الهی بجزمت  
شیخ محمد الدین البغدادی رحمة الله علیه الهی بجزمت شیخ علی الاہوری رحمة الله علیه الهی بجزمت



شیخ احمد جو ریائی رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت شیخ عبدالغفرانی رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت شیخ  
 علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت شیخ محمود المروغانی رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت امیر علی  
 ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت شیخ خواجہ اسحاق جیلانی رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت امیر عبد اللہ  
 بزادش آبادی رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت شیخ رشید الدین بیڈواری رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت  
 شیخ شاہ بیڈواری رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت حاجی محمد بنو نشانی رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت شیخ  
 کمال الدین حنین خلثی رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت شیخ یعقوب صرغی کشمیری رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت  
 شیخ احمد سہروردی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت حضرت محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت عبداللہ  
 رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت حضرت شیخ محمد عابد نامی رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت مرزا جان بانان  
 رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت عبداللہ شاہ معروف بگرام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت  
 حافظ القرآن المجید شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت حافظ القرآن المجید شاہ احمد سعید صاحب  
 قدسنا اللہ سرہ الاقدس الہی بکرمیت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشتقین والمغتربین  
 وسیلتنا الی اللہ الصمد جناب حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت حضرت غلام  
 مشکا کاشی الاولیاء الاتقیاء ذی الفقہاء اس العلم رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلہ السالکین  
 امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمن  
 پیر بیکر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ عنہ

۱۰۰۰ در نسخہ مولوی فیروز محمد صاحب مرحوم جو ریائی نوشتہ است ۱۲۰۰  
 ۱۰۰۰ در نسخہ مولوی فیروز محمد صاحب مرحوم سمرقانی نوشتہ است ۱۲۰۰  
 ۱۰۰۰ در نسخہ مولوی فیروز محمد صاحب مرحوم خواجہ اسحاق شہید جیلانی یافتہ شد ۱۲۰۰  
 ۱۰۰۰ در نسخہ مولوی فیروز محمد صاحب مرحوم بیڈواری نوشتہ است ۱۲۰۰  
 ۱۰۰۰ در نسخہ مولوی فیروز محمد صاحب مرحوم بیڈواری نوشتہ است ۱۲۰۰  
 ۱۰۰۰ در نسخہ مولوی فیروز محمد صاحب مرحوم غازی نوشتہ است ۱۲۰۰



# سلسلہ حضرات مداریہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الہی بکرمیت شیخ المذنبین و عالم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم الہی بکرمیت خلیفہ رسول  
 اللہ امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ الہی بکرمیت عبد اللہ علم بردار رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم الہی بکرمیت شیخ یحییٰ الدین شامی رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت شیخ طیفور شامی رحمۃ اللہ علیہ  
 الہی بکرمیت امام الطریقۃ حضرت بدیع الدین شاہ دار رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت مخدوم جہانیاں  
 جہان کشت رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت سید اجمل پراچی رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت سید پدھن پراچی  
 رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت شیخ محمد بن قاسم اودھی رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت شیخ عبدالقدوس گنگوہی  
 رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت مخدوم عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ  
 الہی بکرمیت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت  
 شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت محمد عابد شامی رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت مرزا جہان جہان رحمۃ  
 اللہ علیہ الہی بکرمیت حضرت شاہ غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت شاہ ابوسعید صاحب  
 رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الہی بکرمیت حاجی الحرمین الشریفین  
 مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ  
 علیہ الہی بکرمیت حضرت خواجہ مشکاک شاہ سید الاولیاء سند الایقان ذبۃ الفقہار اس العلماء  
 رئیس الفقہاء شیخ الحدیث قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر حید الزمان  
 حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمن پیر دکنیہ حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ



## سلسلہ حضرات قلندیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الہی بجزمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم الہی بجزمت عبدالعزیز کی  
 رحمۃ اللہ علیہ الہی بجزمت سید خضر رومی رحمۃ اللہ علیہ الہی بجزمت امام الطریقۃ نجم الدین قلندر  
 بن حضرت نظام غزنوی رحمۃ اللہ علیہ الہی بجزمت شہ قلیب الدین بینا دل رحمۃ اللہ علیہ  
 الہی بجزمت شیخ عبدالسلام عرف شہ علی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ الہی بجزمت شیخ عبدالقدوس  
 گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ الہی بجزمت شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ الہی بجزمت محمد الاحد رحمۃ اللہ علیہ  
 الہی بجزمت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بجزمت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الہی بجزمت شیخ  
 عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ الہی بجزمت شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ الہی بجزمت حضرت مرزا جاناں  
 رحمۃ اللہ علیہ الہی بجزمت حضرت شہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ الہی بجزمت حضرت شہ  
 ابوسعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الہی بجزمت حضرت شہ احمد سعید صاحب قدس اللہ بے الاقدس  
 الہی بجزمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقی والمغربین وسیلتنا الی اللہ حضرت  
 حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ الہی بجزمت حضرت خواجہ مشکا شایب لاویا سند الاقبار  
 زبدۃ الفقہار اس العلم رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبیلۃ الساکین امام العارفین یرمان المعرفۃ شمس الحقیقۃ  
 فرید العصر وجید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمن پیروستگیر حضرت مولانا محمد عثمان  
 صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔



# نیات مراقبات مقامات مجتوبه

## نیت مراقبه احدیت

فیض میآید از ذاتیکه جمیع صفات کمال است و منزله از هر نقصان و زوال مود فیض لطیفه قلب من است

## مراقبات مشارب

### اول مراقبه لطیفه قلب

لطیفه قلب خود را مقابل لطیفه قلب مبارک سرور عالم صلی الله تعالی علیه وسلم داشته بزبان حال انجا کند که الهی فیض تجلیات افعالی که از لطیفه قلب حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم در لطیفه قلب حضرت آدم علیه السلام افافه فرموده بحرته پیران کبار در لطیفه قلب من اتفاقن.

### ثانی مراقبه لطیفه روح

لطیفه روح خود را مقابل لطیفه روح مبارک سرور عالم صلی الله علیه وسلم داشته بزبان حال عرض کند الهی فیض تجلیات صفات ثبوتیه که از لطیفه روح مبارک آن سرور صلی الله علیه و سلم در لطیفه روح حضرت نوح و ابراهیم علیهما السلام افافه کرده بحرته پیران کبار در لطیفه روح من اتفاقن.

### ثالث مراقبه لطیفه ستر

لطیفه ستر خود را مقابل لطیفه ستر مبارک سرور عالم صلی الله علیه وسلم داشته بزبان خیال عرض کند الهی فیض تجلیات شئون ذاتیه که از لطیفه ستر مبارک آن سرور علیه السلام در لطیفه ستر حضرت موسی علیه السلام افافه فرموده بحرته پیران کبار در لطیفه ستر من اتفاقن.

### رابع مراقبه لطیفه خفی

لطیفه خفی خود را مقابل لطیفه خفی مبارک سرور عالم صلی الله تعالی علیه وسلم داشته بزبان حال



عرض کند الهی فیض صفات بلیه که از لطیفه خفی حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم در لطیفه خفی حضرت  
عین علیه السلام افاضه فرموده بمرتبه پیران کبار در لطیفه خفی من القان -

### خامس مراقبه لطیفه اخفی

لطیفه اخفی خود را مقابل لطیفه اخفی مبارک سرور عالم صلی الله تعالی علیه وسلم داشته زبان حال  
عرض کند الهی فیض تجلیات شان جامع که در لطیفه اخفی آن سرور علیه الصلوٰة والسلام افاضه فرموده  
بمرتبه پیران کبار در لطیفه اخفی من القان -

تجلیه - باید دانست که در هر مراقبه لطیفه را که مورد فیض است ملحوظ داشته و همی لطیفه را از هر  
یک از حضرات مشایخ که اتم یا سرور و عالم صلی الله تعالی علیه وسلم بمنزه آئینه های متقابل فرض کرده بطریق  
تعاکس آن فیض مخصوص را در لطیفه مخصوصه خود منعکس انگازد تا مقتضای اخلاص و طاعت ظن عبدی بی مامل  
بحصول انجاء و نجات علی الله یعزیزه -

نیت مراقبه معیت مضمون گرمید و هم معکم ایضا گفته را ملحوظ داشته از صمیم قلب و اندک  
فیض میآید از آنیکه با من است و با هر ذره از ذرات کائنات همچنان شان که مرا دوست تعالی تشار فیض  
دارد و ولایت صغریست که ولایت اولیا که عظام و ظل اعمار و صفات مقدسه است مورد فیض لطیفه  
قلب من -

نیت مراقبات ولایت کبری و آن مشتمل بر سه دانه و یک قوس -

### نیت دانه اولی

مضمون گرمید - وَخَنَّ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرْدِ و اشتداد روی باطن و اندک فیض  
میآید از آنیکه نزدیک تر است بمن از رگ جان من همچنان شان که مرا دوست است سبحانه مورد فیض لطیفه  
نفس و لطائف همه عالم ابر من است تشار فیض دارد و ولایت کبری است که ولایت انبیا  
عظام و اصل دارد ولایت صغریست -



### دائرة ثانیہ ولایت کبریٰ

مضمون کریمہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ را ملحوظ داشته در خاطر بگذرانند که فیض میآید از ذاتیکه مراد است  
میدارد و من اولاد دوست میدارم نشر فیض دائرة ثانیہ ولایت کبریست که ولایت انبیا عظام و اصل  
دائرة اولیست مورد فیض لطیفه نفس من است۔

### دائرة ثالثہ ولایت کبریٰ

مضمون کریمہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ را ملحوظ داشته در خیال آرد که فیض میآید از ذاتیکه مراد است  
می دارد و من اولاد دوست می دارم نشر فیض دائرة ثالثہ ولایت کبریست که ولایت انبیا عظام علیهم السلام  
و اصل دائرة ثانیہ است مورد فیض لطیفه نفس من است۔

### قوس

مضمون کریمہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ را ملحوظ داشته در دل گذرانند که فیض میآید از ذاتیکه مراد است  
میدارد و من اولاد دوست میدارم نشر فیض قوس ولایت کبری است که اصل دائرة ثالثہ است مورد  
فیض لطیفه نفس من۔

### مراقبه اسم الظاهر

فیض میآید از ذاتیکه معنی است باسم الظاهر مورد فیض لطیفه نفس و لطائف خمسہ عالم امر من۔

### مراقبه اسم الباطن

فیض میآید از ذاتیکه معنی است باسم الباطن نشر فیض دائرة ولایت علیا است که ولایت ملائکه  
ملا علی است مورد فیض لطیفه نفس من سوائی عنصر خاک۔

### مراقبه کمالات نبوت

فیض میآید از ذات بحت که نشر کمالات نبوت است مورد فیض لطیفه عنصر خاک من است۔

### مراقبه کمالات رسالت

فیض میآید از ذات بحت که نشر کمالات رسالت است مورد فیض نبوت و حدافی من است۔



### مراقبه کمالات اولوالعزم

فیض میآید از ذات بحت که نشأ کمالات اولوالعزم است مورد فیض هیت و حدانی من

### مراقبه حقیقت کعبه ربانی

فیض میآید از ذات بحت که مجود الیه جمیع ممکنات و نشأ حقیقت کعبه ربانی است مورد فیض هیت

و حدانی من -

### مراقبه حقیقت قرآن مجید

فیض میآید از مبدا وسعت بیچون حضرت ذات که نشأ حقیقت قرآن مجید است مورد فیض هیت

و حدانی من -

### مُراقبه حقیقت صلوة

فیض میآید از کمال وسعت بیچون حضرت ذات که نشأ حقیقت صلوة است مورد فیض هیت

و حدانی من -

### مُراقبه معبودیت صرفه

فیض میآید از ذاتیکه نشأ معبودیت صرفه است مورد فیض و حدانی من است -

### مُراقبه حقیقت ابراهیمی

فیض میآید از ذاتیکه نشأ حقیقت ابراهیمی است مورد فیض هیت و حدانی من -

### مُراقبه حقیقت موسوی

فیض میآید از ذاتیکه نشأ حقیقت موسوی است مورد فیض هیت و حدانی من -

### مُراقبه حقیقت محمدی

فیض میآید از ذاتیکه نشأ حقیقت محمدی است مورد فیض هیت و حدانی من -

### مُراقبه حقیقت احمدی

فیض میآید از ذاتیکه نشأ حقیقت احمدی است مورد فیض هیت و حدانی من -



## مراقبه حب صرف

فیض میآید از ذاتیکه نثار حب صرف است مورد فیض هیئت وحدانی من -

## مراقبه دائره لالتعین

فیض میآید از ذات بحت که نثار دائره لالتعین است مورد فیض هیئت وحدانی من -

## ختم اول بامداد

ختم جمیع خواجگان نقشبندیه محمديه قدس الله تعالی اسرارهم

سوره فاتحه مبارکه هفت بار درود شریف یک صد بار سوره الم نشرح بمقتاد و نه بار و سوره اخلاص  
تشریف یک هزار بار سوره فاتحه شریفه هفت بار درود شریف یک صد بار یا قاضی الحاجات یکصد بار  
یا کافی الملهیات یکصد بار یا دافع البلیات یکصد بار یا شافی الامراض یکصد بار یا رفیع الدراجات  
یکصد بار یا مجیب الدعوات یکصد بار یا ارحم الراحمین یک صد بار بخواند و ثواب آل جملة را  
بارواح جمیع حضرات نقشبندیه تفصیل سلسله و ترتیب آل خوانده بخشد -

ختم حضرت شاه غلام علی صاحب دهلوی

یا الله یا رحمن یا رحیم یا ارحم الراحمین هو علی الله علیه خیر خلقه محمد بن محمد باد

ختم حضرت مرزا مظفر جان جاناں صاحب دهلوی

درود شریف یک صد مرتبه یا حی یا قیوم یا محمد یا محمد استغنی عنک استغنی عنک یا محمد مرتبه درود شریف یکصد مرتبه -

## ختم دوم ظهر

ختم حضرت حاجی عثمان صاحب دامانی

درود شریف یکصد مرتبه سبحان الله و بحمد الله سبحان الله العظیم و بحمد الله پنج صد مرتبه

درود شریف یک صد مرتبه -



ختم حضرت حاجی دوست محمد صاحب قنداری  
 درود شریف یکصد مرتبه رَبِّكَ لَا تَذَرُنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ پنج صد مرتبه درود شریف  
 یک صد مرتبه.

ختم شاه احمد سعید صاحب دهلوی  
 درود شریف یکصد مرتبه يَا رَحِيمُ كُلِّ حَرِيحٍ وَمَكْرُوبٍ وَخِيَاثَةٍ وَمَعَاذَهُ يَا رَحِيمُ پنج صد  
 مرتبه درود شریف یک صد مرتبه.

ختم حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی  
 درود شریف یک صد مرتبه حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ پنج صد مرتبه درود شریف یک صد مرتبه  
 ختم حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب فاروقی  
 درود شریف یک صد بار اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پنج صد  
 بار درود شریف یک صد بار.

ختم حضرت امام ربانی مجید الف ثانی  
 درود شریف یک صد بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَارَكْنَا مِنْهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ پنج صد مرتبه درود شریف یک صد مرتبه  
 ختم حضرت خواجہ خواجگان شاه نقشبند بخاری  
 درود شریف یک صد مرتبه يَا خَفِیُّ اللُّطْفِ اَذْكُرْنِیْ بِلُطْفِكَ اَخْفِیْ مِنْهُ مَا یُرِیْ دُرُودُ شَرِیفِ یک  
 صد مرتبه

## ختم سویم عصر

ختم جمیع خواجگان نقشبندیہ محمد دیر قدس اللہ تعالیٰ امرام  
 حسب ترتیب مشہورہ تحریر گشتہ ختم هر روز کائنات و مفر موجودات محمد مصطفیٰ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً



تَجِدُنَا فِيهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَهْوَالِ وَالْأَفَاتِ وَتَقْضِي نَدَابَهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُ نَادِيَهَا مِنْ  
جَمِيعِ الشَّيْثَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا هِمْدًا عَلَى الدَّرَجَاتِ وَتَمْلِكُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرِ  
فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَكَ يَا مَوْلَا الْمُؤْمِنِينَ

قطعه تاریخ تالیف کتاب مجموعہ قوام عثمانی ساخته جناب حقاوق خان صاحب ترین دیووالہ

بسم اللہ کہ از فضل الہی	کامل شد کتاب لاجواب
کتاب الہی است کہ ہرگز چشم و دران	مثالش دیدہ کم باشد بخواب
چگونہ وصف این مجموعہ عارفی	کتاب معرفت را انتخاب
بود کج صدایت را کلیدی	اقالیم صفا را فتح باب
عجب الوار و اسرار حقان	در مضمون ہر فصل و باب
ذیر این گلستان سعادت	بکام جان رسد بوی گل باب
مقامات جناب غوث عثمان	سپہ معرفت را آفتاب
بہ تخت مسند شاہ و مجدد	مبارک جانشین نائب مناب
فروزان شد نور او جہانی	ز فیض بہرہ و ہر شیخ و شاہ
چو تالیفش نمود اکبر علی شاہ	بامید جزا مزد ثواب
پئے تاریخ سال اختتامش	نہ ابجد خوان دل جستم حساب
نوشت این مصرع تاریخ حقاوق	حسن تالیف گردیدہ کتاب

قطعه تاریخ تصنیف کتاب گفتہ جناب قاضی عبدالغفار صاحب کلاچی والہ

بعد تحمید خداوند و درود از سلام	میدم شہزادہ نجمتہ اللادانی و الخطام
سید اکبر علی شاہ مطلع الزار علم	ساخت یک مجمع قوام فیض خاص عام
از مکاتیب و کلام خواجہ قذیب البیان	استکہ بذوات عزیزش تکیہ گاہ متہام



www.mhhe.com/9780070675916





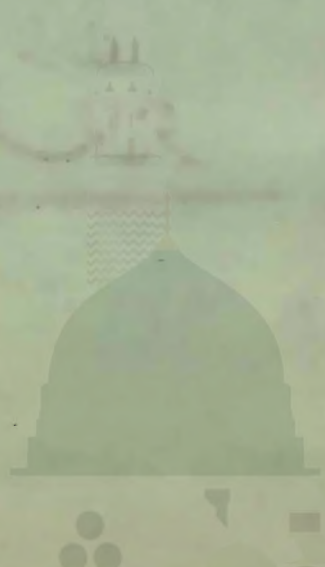






# مستطابہ کتب خانہ

مستطابہ کتب خانہ  
مستطابہ کتب خانہ  
مستطابہ کتب خانہ  
مستطابہ کتب خانہ  
مستطابہ کتب خانہ  
مستطابہ کتب خانہ





## **Maktabah.org**

This book has been digitized by [www.maktabah.org](http://www.maktabah.org).

Maktabah.org does not hold the copyrights of this book. All the copyrights are held by the copyright holders, as mentioned in the book.

Digitized by Maktabah.org, 2011

Files hosted at Internet Archive [[www.archive.org](http://www.archive.org)]

We accept donations solely for the purpose of digitizing valuable and rare Islamic books and making them easily accessible through the Internet. If you like this cause and can afford to donate a little money, you can do so through Paypal. Send the money to [ghaffari@maktabah.org](mailto:ghaffari@maktabah.org), or go to the website and click the Donate link at the top.

[www.maktabah.org](http://www.maktabah.org)